﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک04نومبر 2016ء | 03صفر 1438 ہجری قمری ❁ 04نبوت 1395 ہجری شمسی | شمارہ45

اگر دل درست ہو جائے

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: خبردار! انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح رہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ غور سے سنو وہ لوتھڑا دل ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرا لدینہ حدیث نمبر: 50)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

جبکہ بلاشک وشبہ تم سورۃ نور میں یہ پڑھتے ہو کہ تمام خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ پھر تم عیسیٰ کی تلاش میں لگے ہوئے ہو جو بنی اسرائیل میں سے ہے اور جوان (خلفاء امت) کے تعلق میں کہا گیا ہے اسے بھول جاتے ہو۔ اور تم نبی ﷺ کی حدیث میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔) کے الفاظ پڑھتے ہو پھر بھی جاہلانہ رویہ اختیار کرتے ہو۔

جو تمہارے پاس آیا اسے تو تم چھوڑتے ہو اور مُردے کو بلند و بالا آسمانوں سے بلا رہے ہو اور سبّ و شتم کرتے ہو اور جو منہ میں آئے کہتے چلے جاتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے جس دن ہر نفس جزا و سزا کے لئے حاضر کیا جائے گا۔

”ہمارا بزرگ و برتر ربّ پاک ہے وہ غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا۔ اور وہ آسمان سے زمین کی پاتال تک حکم نافذ کرتا ہے پس کیا کوئی ایسا جوان ہے جو اس سے ڈرے اور سرکشی نہ کرے اور کیا کوئی ایسا شریف انسان ہے جو اس کی اطاعت کرے اور انکار نہ کرے۔ کیا وہ اپنے پہلے آباء واجداد کے خیالات پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں حالانکہ ان کے خیالات میں کوئی پختگی نہ تھی اور تو ان کو اس میں باہم اختلاف کرنے والا پائے گا۔ اور ان کی رائے (کا سفر) ان کی آراء کو ہر لحہ پھینکتا رہا پس اسے ثبات نہ ملا اور نہ کوئی قرار اور وہ ہر لحہ تبدیل ہوتی رہی ہے۔ اور اللہ کی قسم مَیں صادق ہوں اور انہوں نے بغیر کسی علم اور واضح دلیل کے اس چیز کا انکار کر دیا جو میں لایا ہوں اور اگر وہ سچے ہیں تو میں اپنے آپ کو ذبح کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟ وہ صرف اندازے سے بات کرتے ہیں اور حق سے آگاہ نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ زلزلے اور طاعون صرف ان لوگوں کی نحوست کی وجہ سے آئے ہیں اور یہ منحوس قوم ہیں۔ ان کے اقوال پر نگاہ ڈال! کہ وہ کیسی بیہودہ گوئی کر رہے ہیں۔ اے کتاب اور رسول کے دشمنو! تم کس بنا پر بدشگونی کر رہے ہو؟ کیا عذاب اس لئے آیا ہے کہ اللہ نے اپنے بندے کو رسول بنا کر بھیجا تا وہ اس کے ذریعہ اپنی حجت تمام کرے اور تا وہ غافل قوم کو متنبہ کرے؟ ہلاکت ہے تم پر اور تمہاری سوچ پر۔ اور اللہ نے ان امور کے ظہور سے پہلے ان کی خبر دی تھی۔ پھر تم اللہ اور اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہو۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ تم کفر کی راتوں اور ان کی تاریکیوں کو دیکھتے ہو اور ایک مرسل کی ضرورت اور اس کی علامات کو محسوس کرتے ہو، پھر بھی تم اعراض کر رہے ہو۔ گویا تم اندھی قوم ہو۔ جب اسلام کی صبح متبسم ہوئی اور اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنے عظیم الشان نشانوں کے ذریعہ شرک کا استیصال کرے تو اُس کے نشانوں کی نسبت سازشیں کرنا تمہارا وطیرہ ہو گیا کہ شاید لوگ حق کی طرف رجوع نہ کریں۔ جبکہ بلاشک وشبہ تم سورۃ نور میں یہ پڑھتے ہو کہ تمام خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ پھر تم عیسیٰ کی تلاش میں لگے ہوئے ہو جو بنی اسرائیل میں سے ہے اور جوان (خلفاء امت) کے تعلق میں کہا گیا ہے اسے بھول جاتے ہو۔ اور تم نبی ﷺ کی حدیث میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔) کے الفاظ پڑھتے ہو پھر بھی جاہلانہ رویہ اختیار کرتے ہو۔ کیا تم اس شخص کا انکار کرتے ہو جو رحمٰن خدا کی طرف سے کھلے کھلے نشان اور دلائل لے کر آیا ہے۔ اور تم کفار کو دیکھتے ہو کہ انہوں نے تمہارے دین کو جو تمام ادیان سے بہتر ہے کس طرح زخمی کیا ہے اور انہوں نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ تم مرتد ہو جاؤ اور ان کی طرح حزب شیطان بن جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ جان لو کہ اللہ کی غیرت نے اس زمانے میں یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اپنے بندے کو بھیجے اور اپنا وعدہ پورا کرے اور اپنے گروہ کو زیادتی کرنے والوں کے گروہ سے نجات دلائے۔ پس میں ہی وہ بندہ ہوں جسے مامور کیا گیا ہے اور یہ وقت وہی وقت ہے جو پہلے سے لکھا ہوا تھا۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ اور حق واضح ہو گیا ہے اور وقت متعین ہو گیا ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نہیں سمجھتے۔ افسوس تم پر کہ سب سے پہلے تم میرا انکار کرنے والے بن گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے تم انتظار کر رہے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح شرک زمین کے تمام اطراف وجوانب اور ملک کے گوشے گوشے میں پھیل چکا ہے۔ کیا تم جانتے بوجھتے اس کا انکار کر رہے ہو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

اے قوم کے **علماء**! تم نیند کے پیالوں کا رخ نہ کرو۔ جبکہ اللہ تمہیں بڑے بڑے حوادث کے ذریعہ بیدار کر رہا ہے۔ اور تمہیں بڑی بڑی مصیبتوں سے آگاہ کر رہا ہے۔ پس نیکوں والا خوف کہاں گیا۔ اور قہار خدا کے ذکر سے بہنے والے آنسوؤں کا پانی کہاں گیا ہے۔ تم دین کے برتن تھے پھر ان سے کفر چھلکا بلکہ بہنے لگا پس مجھے تعجب ہوا کہ تمہارے نفس کے پرندے نے نہ چوزے نکالے اور نہ ہی انڈے دیئے۔ اے اسراف کرنے والو! کیا تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ تم صاف ستھرے دسترخوانوں پر آگ پر بھُنے ہوئے گوشت کے ساتھ روٹیاں کھاؤ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے“ اور یہ نہیں فرمایا کہ صرف کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ واہ سبحان اللہ! کیا طریق ہے جو تم نے اختیار کیا ہے اور کیا راستہ ہے جو تم نے منتخب کیا ہے۔ کیا تم رہتی دنیا تک زندہ رہو گے۔ اور مرو گے نہیں؟ اور ابدالآباد تک ہمیشہ اس دنیا کے پھل چنتے رہو گے؟ اور ہلاک نہیں ہو گے۔ دنیا کا آخر آ گیا۔ پس تم کیوں بیدار نہیں ہوتے حالانکہ تمہاری اس سرزمین پر طاعون کی وباء اور دوسری آفات نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے؟ سردیوں کا موسم ہو یا گرمیوں کا یہ (وبائیں) تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ کیا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے؟ کیا تمہیں نظر کی کمزوری کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے یا تم ہو ہی اندھے۔ اور گوناگوں مصائب تمہارے سامنے ظاہر ہو چکے۔ حتی کہ خود تم پر، تمہاری اولاد، تمہاری خواتین اور تمہارے اعزاء واقارب پر بھی وارد ہو گئے اور ہر سال تمہارے عزیز مر کر تم سے بچھڑ رہے ہیں پس تمہارے بس میں جزع فزع اور آہ وبکا کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک وہ رسول نہ بھیج لے تا کہ وہ حجت تمام کرے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اور اللہ نے اپنی کتاب میں ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور پہلی امتوں میں بھی ایسی ہی اس کی سنت جاری رہی ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس امام کو نہیں پہچانتے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور اس داعی کی اتباع نہیں کرتے جو تم میں کھڑا کیا گیا ہے؟ کیا تم تکذیب کرنے والے اور انکار کرنے والے کا انجام نہیں جانتے؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم جاہلیت کی موت مرو اور پھر آخرت میں تمہاری باز پرس ہو؟۔ اور تمہاری راہنمائی تو قول طیب کی جانب کی جا رہی ہے پھر نہ جانے تم کیوں پاک صاف چیز کو چھوڑتے ہوئے گدلی چیز کو ترجیح دیتے ہو۔ جو تمہارے پاس آیا اسے تو تم چھوڑتے ہو اور مُردے کو بلند و بالا آسمانوں سے بلا رہے ہو اور سبّ و شتم کرتے ہو اور جو منہ میں آئے کہتے چلے جاتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے جس دن ہر نفس جزا و سزا کے لئے حاضر کیا جائے گا۔ اور نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔ بے شک سبّ و شتم سے کام لو، اللہ تو سنتا اور دیکھتا ہے۔“

....(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 80 تا85۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 راگست 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا جن میں سے تین نکاح ایسے ہیں جن میں لڑکا یا لڑکی میں سے کوئی نہ کوئی واقفین نَو میں سے ہیں اور ایک ہمارے نومبائع کا ہے۔ ان کا رشتہ ماریشس کے پرانے خاندان میں ہوا ہے۔

تمام وہ رشتے جو آج طے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس نہج پر اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاص طور پہ ان آیات میں تلقین فرمائی ہے۔

حضور انور اید اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واقفین نَو کو، انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں یا ان کے والدین نے وقف کیں اور اب ان میں سے بعض ایسے ہیں جو میدان عمل میں بھی ہیں، خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں، خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں، ان کے نمونے دوسروں کے لئے ایسے ہونے چاہئیں کہ جن کو وہ اختیار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ایک واقف زندگی، واقف نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے اس کے گھریلو معاملات ہوں یا بیرونی معاشرتی تعلقات، ان سب میں اس کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اگر آپ گھریلو معاملات میں، میاں بیوی کے تعلقات میں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بڑی خوبصورتی سے گزرے گی، بڑی آسانی سے گزرے گی، بڑے امن میں گزرے گی۔ اور پھر آئندہ نسلیں بھی اپنے والدین کے اس نمونے پر چلتے ہوئے اس زندگی کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دیں گی جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پس بچوں کی تربیت کے لئے بھی اور اپنے گھروں کے امن کے لئے بھی ضروری ہے کہ والدین بھی اور ان کے بچے بھی جن کے رشتے قائم ہو رہے ہیں، میاں بیوی بھی اور خاندان بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اللہ کرے کہ قائم ہونے والے یہ رشتے ان باتوں کو مدّنظر رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ ان راہوں پہ چلیں جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔ اب مَیں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ عائشہ احمد واقفۂ نو ہیں جو فیاض احمد صاحب کی بیٹی ہیں ان کا نکاح عزیزم عیون احمد بشارت (یہ بھی واقف نَو ہیں) ابن بشارت احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ۔ اگلا نکاح عزیزہ عائشہ بٹ (یہ بھی واقفۂ نو ہیں) بنت مکرم شکیل احمد بٹ صاحب کا ہے جو عزیزم سمیع اللہ (واقف نَو) ابن مکرم برکت اللہ صاحب کے ساتھ تین ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح ثنا احمد بنت مکرم نسیم احمد صاحب نارتھ ہیمپٹن کا ہے جو محمد ہاشم احمد (واقف نَو) ابن مکرم شیخ عبدالوحید صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دولہے کو مخاطب کر کے فرمایا: ۔ ہاشم نام ہے آپ کا؟

دولہے نے عرض کیا کہ ہشام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ۔ ہشام ہے ناں؟ ہاشم کے نام پر آپ نے بھی منظور کر دیا۔ انہوں نے بھی منظور کر دیا۔ ہشام نام ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

The next Nikah is of Asifa Nadia Bhunnoo, daughter of Mr Nasir Ahmad bin Yadullah Bhunnoo Sahib of London. This has been settled with Mr Thierry Ata Ul Haqq Ponou sahib at a Haq mehr of 10,000 Pounds.

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿ برکینا فاسو (مغربی افریقہ) ﴾

برکینا فاسو کے ریجن 'دوگو' کی جماعت اولا (Oula) میں مسجد کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو 'دوگو' ریجن کی جماعت اولا (Oula) میں مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

مکرم حافظ منظور احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق 15 اپریل 2016ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کی افتتاحی تقریب کا بابرکت انعقاد کیا گیا۔ یہ مسجد دوگو شہر سے تقریباً 50 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر ومشنری انچارج برکینا فاسو مع وفد افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لائے۔ گاؤں کے چیف کی قیادت میں احباب نے آپ کا پُر جوش استقبال کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں گاؤں کے چیف نے مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ مسجد تعمیر ہونے کے بعد کچھ لوگ (غیر احمدی مسلمان) اُن کے پاس آئے اور اُن کو کہا کہ آپ اس مسجد کے افتتاح کی اجازت نہ دیں کیونکہ ایک گاؤں میں دو نماز جمعہ نہیں ہو سکتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں لیکن اُن کے نزدیک ہر ایک مذہب آزاد ہے۔ اور برکینا فاسو میں ہر ایک مذہب کو اس کے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت ہے۔ اس لئے انہوں نے مسجد کے افتتاح کی اجازت دے دی۔

[یاد رہے کہ جب غیر از جماعت مسلمانوں کو اس مسجد کے افتتاح کا پتہ چلا تو انہوں نے اس کی شدید مخالفت شروع کر دی اور کہا کہ ایک گاؤں میں ہم دو نماز جمعہ نہیں ہونے دیں گے۔ اس پر جب ہمارا وفد وہاں کے میئر اور چیف کو ملا اور ان کو ساری بات بتائی کہ جماعت احمدیہ امن اور محبت کا مذہب ہے تو انہوں نے ہمیں اس مسجد کے افتتاح کی اجازت دے دی۔]

احمدیہ مسجد Oula

اس کے بعد مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے تقریر کی۔ آپ نے مسجد کو آباد رکھنے کی اہمیت بیان کی اور حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی مثال دی کہ کس طرح ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے کہا کہ اس لئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ مسجد کو آباد کرے۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر 12 دوسری جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس افتتاح پر کُل حاضری 350 تھی۔

....

برکینا فاسو کے ریجن 'بنفورہ' کے گاؤں 'لوموگارا' میں مسجد کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو 'بنفورہ' ریجن کے ایک گاؤں 'لوموگارا' (Loumogara) میں مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک

یہ گاؤں Banfora ریجن سے قریباً 70 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ 2013ء میں جماعت احمدیہ کی آغوش میں آیا۔ اور بیعت کے بعد احمدیوں نے اپنی نمازیں اور جمعہ علیحدہ کھلی جگہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد بچوں اور عورتوں نے معلم صاحب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ وہاں کے دیگر لوگ جن کے پاس مسجد تھی وہ ان پر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ مسجد کے بغیر جمعہ نہیں ہوتا۔ احمدیت چھوڑ دو اور ہماری مسجد میں جمعہ پڑھا کرو۔ لیکن یہ احباب وخواتین اور بچے باقاعدگی سے جمعہ اور نمازیں پڑھتے رہے۔

احمدیہ مسجد Loumogara

مکرم حافظ منظور احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق نومبر 2015ء میں یہاں مسجد بنانی شروع کی اور اپریل 2016ء میں یہ مسجد مکمل ہوئی۔ 6 مئی 2016ء کو مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر ومشنری انچارج برکینا فاسو نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔

افتتاح کے موقعہ پر بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب موجود تھے اس لئے مکرم امیر صاحب نے احمدیت کا تعارف کروایا اور بتایا کہ امام مہدی کو ماننا کیوں ضروری ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ ہی وہ امام مہدی ہیں جن کا سب لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ اور ہم نے ان کو مان لیا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں گاؤں کے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کیا۔

افتتاح کے موقع پر چیف امام، میئر، پریفے (جس کو ہائی کمشنر نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا) 7 گاؤں کے چیف اور 9 گاؤں کے ائمہ نے شرکت کی۔ اس بابرکت تقریب کی کُل حاضری 495 تھی۔

تقریب کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور اس کے بعد گاؤں والوں نے تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا۔

☆......☆......☆

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 423

مکرمہ امل عبد الجلیل صاحبہ (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرمہ امل عبد الجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک بڑا حصہ پیش کر دیا ہے۔اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔

مشروط واپسی

مکرمہ امل عبد الجلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں:

گھر بدری کے بعد میں اپنی بہن سماح کے گھر پر رہ رہی تھی۔ایک ہفتہ کے بعد میری بہن سماح اپنے خاوند کے ہمراہ کبابیر چلی گئی اور اس رات میں ان کے گھر میں اکیلی تھی۔اس وقت میں نے مضطرب ہو کر دعا کی کہ خدایا میرے اہل واقارب سے بھی کسی مرد کو محض اپنے فضل سے ہدایت کا راستہ دکھا دے۔ابھی مَیں نے دعا ختم ہی کی تھی کہ میرے بڑے بیٹے کا فون آ گیا۔اس نے کہا کہ آپ اکیلی ہیں اس لئے میں آپ کے پاس رات رہنے کے لئے آ رہا ہوں۔اگلے روز میری بہن اور بہنوئی کے ساتھ مکرم محمد شریف عودہ صاحب بھی آ گئے۔انہوں نے میرے بیٹے کو سمجھایا تو میرا بیٹا کافی حد تک بات سمجھ گیا اور اصرار کر کے مجھے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔ ہم گھر پہنچے تو حسبِ توقع میرے خاوند نے مجھے دیکھتے ہی گھر سے نکل جانے کا حکم دیا۔ یہ دیکھ کر میرے بیٹے نے اپنے والد سے کہا کہ اگر میری ماں جائے گی تو میں بھی اس کے ساتھ جاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا ہے کہ تیری ماں تیرے باپ سے تیرے حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے۔یہ کہہ کر میرے بیٹے نے مجھے واپس میری بہن سماح کے گھر جانے کا مشورہ دیا۔اگلے روز میرے خاوند نے میرے بیٹے کو طولکرم میں بلایا اور ان کی گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے بیٹے نے فون کر کے مجھے کہا کہ آپ اس شرط پر گھر آ جائیں کہ نہ مرکز جماعت فلسطین میں جائیں گی نہ ہی اپنی بہن سماح کے گھر جائیں گی تاہم اپنے گھر میں آپ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔

میں اس شرط کو قبول کر کے گھر واپس آ گئی۔میرے بیٹے کا خیال تھا کہ میرا مرکز جماعت اور اپنی بہن سماح سے دور ہونا نتیجۃً جماعت سے دوری کا باعث بنے گا لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں گھر میں پہلے سے زیادہ جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے لگی ہوں اور پہلے سے زیادہ ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے لگی ہوں، تو وہ اکثر اوقات ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا کہ اس طرح تو آپ کی احمدیت کے ساتھ وابستگی پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔پھر بڑی حسرت سے کہتا کہ میں آپ کو واپس نہ لاتا تو بہتر تھا۔

لوگوں کی شکایتیں اور پولیس کی دھمکی

میرے خاوند نے مجھ سے مکمل مقاطعہ کر لیا تھا۔نہ وہ میرے ساتھ بولتا، نہ ہی ہمارے ساتھ کھانا کھاتا بلکہ اکیلا نچلی منزل پر رہنے لگا تھا اور میں بچوں کے ساتھ اوپر کی منزل پر رہتی تھی۔

2014ء کے اواخر میں بستی کے بعض افراد کی شکایت کی بناء پر مجھے پولیس کی ایک برانچ میں بلایا گیا۔ میں اپنی بہن سماح کے ساتھ وہاں حاضر ہوئی تو مجھ سے آفیسر نے پوچھا کہ تم نے کس بناء پر احمدیت قبول کی؟

میں نے جواب دیا کہ میں اس ناجی فرقہ کی تلاش میں تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جماعت قرار دیا ہے جو آپؐ اور آپ کے صحابہ کے نقش قدم پر ہوگی۔لیکن میں نے اپنے اردگرد کے مسلمانوں کو دیکھا تو ان کے قول وفعل میں بہت زیادہ تضاد پایا۔ایسے میں ایک اور آفیسر کمرہ میں داخل ہوا جو اپنی ہیئت سے کوئی مولوی لگتا تھا۔اس نے میری بات سن لی تھی اس لئے آتے ہی کہنے لگا کہ مسلمانوں کے قول وفعل میں تضاد کی کوئی مثال بیان کر سکتی ہو؟

میں نے کہا کہ مومن نامی ایک مقامی مولوی نے فتویٰ صادر کیا ہے کہ ہمیں کافروں سے نفرت اور بغض کا عملی اظہار کرنا چاہئے اور ان کے ساتھ جہاد کرنا چاہئے۔یہ کافر کوئی غیر نہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جنہیں بعض مولوی اختلاف عقائد کی بناء پر کافر قرار دیتے۔ میں نے کہا کہ مذکورہ مولوی اپنے فتاوی کے ذریعہ لوگوں کو تو نفرتوں اور خون خرابے پر ابھار رہا ہے لیکن خود اس جہاد کے لئے میدان میں نہیں نکلتا۔پھر میں نے اس آفیسر سے کہا کہ یہ شریر علماء نوجوانوں کے دماغوں کو زہریلے مواد سے بھر رہے ہیں اور اپنے فتاویٰ کے ذریعہ ہر ایک کو دوسروں کی تکفیر کرنے اور پھر اس تکفیر کی بناء پر ایذا دہی کا پروانہ دے رہے ہیں۔یہ سنتے ہی اس نے نہایت سخت لہجے میں کہا کہ ہم نے تمہیں یہ بتانے کے لئے بلایا ہے کہ اگر دوبارہ ہمیں تمہاری بستی کے کسی شخص کی تمہارے بارہ میں یہ شکایت موصول ہوئی کہ تم نے اسے احمدیت کی تبلیغ کی ہے تو پھر اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کی تم خود ذمہ دار ہوگی۔

اس کے بعد اس نے بعض عقائد کے بارہ میں مجھ سے وضاحت لی اور پھر مجھے جانے کی اجازت دے دی۔

تحقیقاتی کمیٹی کے مطالبات

انہی ایام میں وزارت تعلیم نے میرے بارہ میں موصول ہونے والی شکایات کے بارہ میں چھ آدمیوں پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی۔ ان کے سامنے جانے سے قبل مجھے سکول کی ہیڈ مسٹریس نے کہا کہ تمہاری وجہ سے کئی طالبات احمدیت میں دلچسپی لینے لگی ہیں اور وزارت تعلیم کی طرف سے تمہارے بارہ میں مجھے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ تم کسی طالبہ سے علیحدگی میں نہ ملو اور طالبات کے ذہنوں سے یہ بات نکالنے کی کوشش کرو کہ تم احمدی ہو۔

مَیں حیران ہوگئی کہ میں ان کی ٹیچر ہوں لیکن مجھے کہا جاتا ہے کہ ان سے علیحدگی میں بات نہ کرو، اور نہ جانے وہ کونسا جادوئی نسخہ ہے جسے استعمال کر کے میں طالبات کے ذہنوں سے اپنے احمدی ہونے کا خیال مٹا سکتی ہوں۔

جب میں تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو پیش ہوئی تو ارکان کمیٹی کے چہروں پر اور ان کی باتوں میں نفرت کے آثار نمایاں تھے۔ کچھ باتوں کے بعد انہوں نے مجھے ایک کاغذ پر دستخط کرنے کے لئے کہا جس پر لکھا تھا کہ میں آئندہ کبھی کسی طالبہ یا معلّمہ کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروں گی۔

میں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ وعدہ نہیں کر سکتی۔ ہاں یہ وعدہ کر سکتی ہوں کہ میں سکول میں پڑھائی کے پیریڈز میں احمدیت کے بارہ میں کوئی بات نہیں کروں گی۔ بلکہ میں اس اصول پر شروع سے کاربند ہوں کیونکہ میں ان پیریڈز میں نصاب پڑھانے کی تنخواہ لیتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اگر کوئی طالبہ تم سے احمدیت کے بارہ میں سکول سے باہر بھی بات کرے تب بھی تم وعدہ کرو کہ تم اس کے سوال کا جواب نہیں دوگی۔ میں نے جواباً کہا کہ میں فلسطینی ہوں، اور میرے وہی حقوق ہیں جو کسی بھی فلسطینی کے ہیں۔ اگر کوئی مجھ سے سکول سے باہر سوال کرے گا تو میں اس کے سوال کا جواب دوں گی اور سکول کے قوانین کا اطلاق میری سکول سے باہر کی زندگی پر نہیں ہونا چاہئے۔

غیرت دینی کی وجہ سے علیحدگی کا فیصلہ

گو کہ اب تلک میرے خاوند سے میری بول چال بند تھی لیکن ہم ایک ہی گھر میں رہ رہے تھے۔ میرے قبول احمدیت کو وہ اپنے لئے کسی رسوائی سے کم نہ سمجھتا تھا اس لئے اس نے میرے ساتھ برے سلوک کی انتہا کر دی۔

میرے احمدی ہونے کا قصہ اردگرد کی بستیوں میں بھی مشہور ہو گیا تھا۔ اسے سن کر قریبی بستی کا ایک مولوی مجھ پر رحم کھاتے ہوئے مجھے ''کفر'' سے نکالنے کے لئے آن پہنچا۔ لیکن میرے ساتھ معمولی بحث کے بعد ہی اس کا حوصلہ جواب دے گیا اور اس نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے میرے شوہر سے کہا کہ یہ عورت اسلام سے مرتد ہو گئی ہے اور ارتداد کی وجہ سے اس کا اور تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے۔ اب تو میرے شوہر کو شرعی سند مل گئی تھی۔ اب اس نے مجھے، جماعت کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بکثرت برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس صورتحال سے مجبور ہو کر میں نے اس سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا اور اس کا گھر چھوڑ کر علیحدہ کرائے پر مکان لے کر رہنا شروع کر دیا۔

ایک منصف مزاج عورت

ایک روز میرے کرائے کے گھر کی مالکن آئی اور مجھ سے کوئی کتاب مانگی۔ اس وقت میری بہن سماح بھی وہاں پر موجود تھی، اس نے مالکن کو فلسفۃ تعالیم الإسلام دے دی۔ اس نے یہ کتاب پڑھی اور مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو خود ہی بستی کے بعض گھروں میں جا کر میرے بارہ میں کہا کہ اسلامی تعلیمات پر کاربند ایسی خاتون کو کافر یا مرتد کہنا قطعاً ناجائز فعل ہے۔ اور اگر بستی کے لوگوں نے ایسی خاتون کی اس کے خاوند سے علیحدگی کروانے کی کوشش نہ کی تو سب خدا کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ پھر اس نے میرے ہمسایوں کو بھی اس بات کا قائل کیا اور انہیں میرا خیال رکھنے کی تلقین کی۔ فجزاھا اللہ خیراً۔

جلسہ سالانہ قادیان۔۔ایک یادگار سفر

بیس دن تک اپنے بچوں سے علیحدہ رہنے کے بعد میں نے گزشتہ برس (2015ء میں) اپنی دونوں بہنوں کے ہمراہ قادیان کا سفر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگاریں دیکھ کر اور پاکستان سے آئی ہوئی احمدی خواتین سے مل کر ایسی قلبی راحت نصیب ہوئی جسے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہاں جا کر میں نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہاں میں نے اس ایمان کی حلاوت کو محسوس کیا، نیز افراد جماعت میں الفت ومحبت اور نظام جماعت واطاعت کے عجیب نظارے میری نظر سے گزرے۔ میرا سفرِ قادیان ایک ایسا ایمان افروز سفر تھا جس کی یادیں تاحیات میرے ساتھ رہیں گی۔ قادیان میں گزارے ہوئے دن میری زندگی کے بہترین ایام تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بستی کی بار بار زیارت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میں تو قادیان میں ایک عجیب پُر کیف ایمانی اور روحانی فضا میں سانس لے رہی تھی جبکہ میرا خاوند فلسطین میں یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ قادیان میں جا کر گویا مجھ پر جماعت کا جھوٹ عیاں ہو جائے گا اور نعوذ باللہ میں احمدیت سے برگشتہ ہو کر لوٹوں گی۔ بالآخر اس سے صبر نہ ہو سکا اور اس نے قادیان میں ہی مجھے فون کر کے پوچھا کہ قادیان میں کیا پایا؟

میں نے جواب دیا کہ میں نے یہاں پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی موجودگی کو قدم قدم پر محسوس کیا ہے۔ اس پر اس نے نہایت حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ نہ جانے کب تمہاری آنکھوں سے پردہ ہٹے گا؟ پھر کہنے لگا کہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ ایک دن تم پر جماعت کے جھوٹ کی قلعی کھل جائے گی اور تم ندامت کا اظہار کرو گی جبکہ اس وقت ندامت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

زندگی یکسر تبدیل ہوگئی

مَیں نے لاکھ کوشش کی کہ میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ پیار محبت اور مودت سے عبارت زندگی گزاروں اور ہم سب مل کر خدا کے قرب کی راہیں تلاش کریں لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ میرے خاوند کا اہانت آمیز رویّہ، تمسخرانہ انداز اور خادمِ مصطفیٰؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گالی گلوچ مجھ سے برداشت نہ ہوتا تھا اس لئے چند ماہ کے بعد میں نے اپنے تمام حقوق سے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے خلع کی درخواست دائر کر دی جس کا فیصلہ بھی جلد ہی ہو گیا۔ میرے بچوں نے اپنے والد کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ گو وہ کچھ عرصہ کے بعد آ کر مجھ سے مل جاتے ہیں۔ لیکن زندگی یکسر تبدیل ہو کر رہ گئی ہے۔ جو بھی مجھے دیکھتا ہے یہی خیال کرتا ہے کہ میری حالت بہت بری ہو گئی ہے اور اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے ساتھ یہ کیا کر لیا ہے؟ لیکن انہیں خبر نہیں کہ میں جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں سے کچھ پڑھتی ہوں یا ایم ٹی اے العربیہ کا کوئی پروگرام دیکھتی ہوں یا خلیفہ وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کوئی خطبہ سنتی ہوں تو ایک ایسی سکینت اور اطمینان سے میرا دل بھر جاتا ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہے، ایک ایسی ایمانی حلاوت اور روحانی لذت مجھے ملی ہے جسے پانے کے لئے سب کچھ کھویا جا سکتا ہے۔

میرے ایمان کا یہ سفر بہت لمبا تھا۔ جس میں قدم قدم پر مجھے خدا تعالیٰ کی قربت اور معیت کا احساس ہوا۔ اب مجھے اس عرصہ کے بارہ میں بھی سوچ کر ندامت ہوتی ہے جس میں میں احمدی تو تھی لیکن اپنی احمدیت کا اعلان نہیں کیا تھا، کیونکہ احمدیت کے اعلان کے بعد جو لذت وحلاوتِ ایمان نصیب ہوئی ہے قبل ازیں اس سے واقفیت نہ تھی۔

آج مجھے اپنے گھر سے نکلے ایک سال ہونے کو آیا ہے۔ اس عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس میں مَیں نے اپنے بچوں کے لئے یہ دعا نہ کی ہو کہ خدایا انہیں احمدیت کی نعمت عطا فرما اور انہیں خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت کے رشتوں میں بندھنے والے قابل رشک گروہ میں شامل فرما لے۔ اللّٰھم آمین۔......**(باقی آئندہ)**

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست وستمبر 2016ء

عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں، اسی طرح البانیا، بوسنیا، مالٹا، اسٹونیا، رومانیہ، بلغاریہ، میسیڈونیا، ہنگری، کوسووو اور انڈونیشیا سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے الگ الگ ملاقات۔ باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔ مختلف امور سے متعلق مہمانوں کے سوالات کے جوابات۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ذات بابرکات اور جلسہ سالانہ اور اس کے عمدہ انتظامات اور جماعت احمدیہ سے متعلق مہمانوں کے تأثرات۔

اعلانات نکاح۔ خطبۂ نکاح۔ تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

5 ستمبر 2016ء بروز سوموار

(حصہ دوم)

بلغاریہ کے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے 76 افراد پر مشتمل وفد کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی توفیق ملی۔ ان میں سے 46 افراد بذریعہ بس 28 گھنٹے کا طویل سفر طے کرکے آئے۔ 15 افراد نے بذریعہ ہوائی جہاز اور 15 افراد نے اپنی ذاتی گاڑیوں پر سفر کیا۔

اس وفد میں 25 احمدی احباب جبکہ متعدد غیر از جماعت احباب شامل تھے۔ ان میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے جن میں ڈاکٹرز، بزنس مین، فوج کے اعلیٰ ریٹائرڈ افسران، ٹیچرز اور دیگر شعبہ جات کے لوگ شامل تھے۔

وفد کے ہر فرد نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کے تمام انتظامات کی تعریف کی۔

☆...... وفد میں شامل ایک مہمان خاتون Magda صاحبہ نے کہا: یورپ کے ممالک میں بیشمار غیر ملکی مہاجرین آرہے ہیں اور مقامی لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ اس بارہ میں حضور انور نے جو رہنمائی فرمائی ہے وہ دلوں کو سکون عطا کرنے والی اور تمام بے چینیوں کا حل ہے۔ نیز حضور انور نے جو عورتوں اور مردوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے میں ان سے بھی بہت متأثر ہوئی ہوں۔

☆......ایک اور مہمان خاتون مرجان صاحبہ نے کہا: مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ ان ایام میں جلسہ کے روحانی ماحول اور خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اس قدر متاثر ہوئی ہوں کہ اسلام احمدیت قبول کرتی ہوں۔ موصوفہ بیعت کے دوران بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئیں۔

☆......ایک مہمان خاتون Pali صاحبہ نے کہا کہ: جلسہ میں شامل ہوکر انسان حقیقی محبت پاتا ہے۔

☆......ایک مہمان ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ: انتظامات بہت خوبصورت تھے۔ سب لوگ محبتیں ہی محبتیں بکھیرتے نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والوں اور ان کی فیملیز کو فضلوں سے نوازے۔

☆......ایک خاتون Silvana صاحبہ نے کہا کہ: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ اتنے لوگوں کو اکٹھے دیکھ کر اور ایک آواز پر اٹھتے بیٹھتے دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا۔ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دیکھا ہے۔

☆...... ایک مہمان Rustoyanov (رستویانوف) صاحب کہتے ہیں: میں پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور میں نے تمام تقاریر سے کچھ نہ کچھ نیا سیکھا ہے۔ خاص طور پر خلیفۂ وقت کی عورتوں کی طرف تقریر نے بہت متاثر کیا اور خلیفہ نے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش فرمائی۔ آج اس کی بہت ضرورت ہے۔

☆...... ایک مہمان Josef صاحب نے کہا: مہمانوں کی اتنی عزت اور احترام کسی اور معاشرے میں نہیں دیکھا۔ خلیفہ وقت خود مہمانوں سے ان کا حال اور قیام و طعام کے بارہ میں پوچھتے ہیں۔

☆...... ایک عیسائی خاتون Mazie (مازیئے) صاحبہ نے کہا: اسلام کے خلاف اس وقت دنیا میں جو ماحول پیدا ہوگیا ہے اس کے مقابل خلیفۃ المسیح کی کوششوں سے دنیا میں اسلام کی حقیقی تصویر امن کی تصویر کی شکل میں ابھرتی ہے جس سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف نفرت کم ہوتی ہے۔

☆...... ایک مہمان ڈائریکٹر Manikatov (مانیکاتوف) صاحب نے کہا: تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ آخری دن جب ایک ہی آواز پر اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا تو مجھے یہ احساس ہوتا تھا کہ ہم بہت محفوظ ہیں۔

☆...... ایک عیسائی ڈاکٹر Kracimira (کراسیمرا) صاحبہ نے کہا: حضور کی دنیا کی مشکلات میں راہنمائی تمام دنیا تک پہنچنی چاہئے تاکہ دنیا میں امن قائم ہو۔ قرآن کریم کے جو حصے سنے ان سے میرے دل کو سکون ملا ہے۔

☆......ایک مہمان نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات اچھے تھے۔ حضور انور نے جنگ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ جنگ کے خطرات سر پر ہیں۔ ہم اس سے ڈر رہے ہیں۔ حضور انور ہمارے سکون کے لئے کچھ بیان فرمادیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ان تباہیوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا: ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس خدا سے پیار کریں۔ خدا سے اپنا معاملہ ٹھیک رکھیں۔ پھر سب ٹھیک ہوگا۔

☆......ایک مہمان نے عرض کیا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ کی تاریخ بیان فرمائی کہ جماعت میں جلسہ سالانہ کب شروع ہوا تھا۔ یہ ہمیں بہت اچھا لگا۔

☆...... بلغاریہ کے ایک طالبعلم عبداللہ صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی اور کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کرکے مربی بنے ہیں ان کے والد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حضور انور کا شکرگزار ہوں کہ حضور انور نے میرے بیٹے سے بہت محبت کا سلوک فرمایا۔ وہ اس سال مربی بن گیا ہے۔

اس پر حضور انور نے عزیزم عبداللہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب وہاں بلغاریہ جاکر اپنی اعلیٰ مثال قائم کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ والد کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی غلطی پر نظر رکھیں اور ان کی اصلاح کریں۔ ترقی کرنے والی قومیں ہمیشہ اپنی غلطیوں پر نظر رکھتی ہیں۔

☆...... ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان ہوں یا احمدی ہوں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور انسانوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمارا مقصد تعداد بڑھانا نہیں بلکہ وہ نیک لوگ پیدا کرنا ہے جو یہ دونوں حقوق یعنی خدا کا حق اور بندوں کا حق ادا کرنے والے ہوں اور دنیا میں یہ نیک کام کرنے والوں کی اکثریت ہوجائے۔ جب ہم یہ اچھی چیز دنیا کو دیں گے تو دنیا خود بخود ہماری جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرے گی کہ یہاں ہی اچھی چیز ملی ہے۔ پس ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم نے بنی نوع انسان کو خدا سے ملانا ہے۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کا جو بھی حکم ہے آج دنیا اس کے خلاف کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ چاہے وہ پردہ کا معاملہ ہو یا کوئی اور مسئلہ ہو۔ مسجد کا مینارہ بنانے سے بھی روکتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے ضرور عورتوں سے ہاتھ ملانا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ عورت اور مرد اکٹھے رہیں اور پردے کا کوئی لحاظ نہ ہو۔ لیکن ان سب باتوں اور روکوں کے باوجود آپ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ یورپ میں رہتے ہوئے اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہے اور ان سب روکوں کے باوجود یورپ میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی لوگ احمدی ہورہے ہیں۔ اس سال بھی نصف ملین سے زائد لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں جماعت پھیلے گی۔ خواہ مخالفت ہوتی ہے۔ اس کے باوجود پھیلے گی اور ہر جگہ جماعت کا یہی نظام قائم ہوگا۔ ہمیں کوئی ناامیدی نہیں ہے۔

اس پر سوال کرنے والے مہمان نے عرض کیا کہ بلغاریہ میں تو عورتوں کو حقوق نہیں دیئے جاتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اسی لئے کہتا ہوں کہ بلغاریہ کو احمدی کرلیں۔ عورتوں کو حقوق مل جائیں گے۔

بلغارین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

....

میسیڈونیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک میسیڈونیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں میسیڈونیا سے 56 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ اس وفد میں 15 عیسائی، 20 غیر احمدی مسلمان اور 21 احمدی احباب شامل تھے۔ انہوں نے بس کے ذریعہ دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کیا اور 32 گھنٹوں کے سفر کے بعد جرمنی پہنچے تھے۔

☆...... ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ میں سات سال سے احمدی ہوں اور اب جرمنی میں مقیم ہوں۔ حضور انور کو دیکھنے کی تمنا لئے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے جلسہ بہت پسند آیا۔ حضور انور کا دیدار نصیب ہوا۔ میرا جلسہ پر آنے کا مقصد پورا ہوگیا۔

☆...... ایک اور احمدی دوست نے عرض کیا: میں

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر لگتا ہے ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دنیاداری کی سوچ بالکل غائب ہوگئی ہے۔ صرف جلسہ اور بےنفس ہو کر کام کرنا اکثریت کی سوچ ہوتی ہے۔ یہ کام حقیقت میں ایک خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔

ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکرگزار ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی بہتری کے سامان پیدا کرتا ہے وہاں غیروں کے لئے بھی جماعتی تعارف اور تعلقات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو پتا چلتی ہے۔

میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ حالات حاضرہ پر بات ہو یا جماعت احمدیہ پر جس طرح بھی ہو اس کو کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے جوڑوں تا کہ اسلام کی حقیقت ان لوگوں کو پتا چلے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان سے اظہارِ تشکر۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی وغیر احمدی معزز مہمانوں کے تأثرات۔ اخبارات، ٹی وی چینلز و دیگر سوشل میڈیا پر جلسہ سالانہ کینیڈا کی بھرپور کوریج کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14؍اکتوبر 2016ء بمطابق 14؍اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتہ منعقد ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے اختتام کو پہنچا۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم باوجود محدود وسائل کے دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد کرتے ہیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عمومی طور پر انتظامات بھی اچھے ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس ہر شعبہ کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے لوگ نہیں ہیں جو مختلف شعبہ جات میں کام کر کے اس کے بہتر معیار پیدا کر سکیں۔ رضا کار ہیں، والنٹیئرز ہیں، خدام میں سے بھی، اطفال میں سے بھی، انصار میں سے بھی، لجنہ اور ناصرات میں سے بھی۔ افسر بھی ان میں سے مقرر ہوتے ہیں، ماتحت بھی مقرر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے کم پڑھا لکھا افسر مقرر کر دیا جاتا ہے تو چاہے کوئی ڈاکٹر ہو، انجنیئر ہو، پی۔ ایچ۔ ڈی ہو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ کوئی یہ فرق نہیں ہوتا کہ میری تعلیم اعلیٰ یا میرا رتبہ اعلیٰ ہے۔ یہ اطاعت کا معیار جماعت احمدیہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ اور ہر طرح سے پھر تعاون بھی کرتے ہیں۔ نہ صرف تعاون بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا پوری اطاعت کرتے ہیں اور اطاعت کرتے ہوئے اپنے جو بھی فرائض ہیں، ڈیوٹی ہے، خدمت ہے اس کو سرانجام دیتے ہیں۔ ان تین دنوں میں خاص طور پر لگتا ہے ہر ڈیوٹی دینے والے کے دماغ سے دنیاداری کی سوچ بالکل غائب ہوگئی ہے۔ صرف جلسہ اور بےنفس ہو کر کام کرنا اکثریت کی سوچ ہوتی ہے یا ان سب کارکنان کی سوچ ہوتی ہے جو اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ پس یہ کوئی انسانی کام نہیں ہے جو سوچوں کو ایسے دھارے میں ڈالتا ہو، جو عمل کو بےنفس اور عاجزی عطا کرتا ہو۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو جس جذبے سے تمام بچے، جوان، بوڑھے، عورتیں، مرد کام کر رہے ہوتے ہیں یہ کبھی پیدا نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان سب کارکنان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر سوچ سے بالا ہو کر، ہر خواہش سے بالا ہو کر اپنے آپ کو پیش کرنا ہے اور کام کرنا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کو پیش نظر رکھنا ہے۔

پس ہمیں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے جماعت کو خدمت کرنے والے ایسے کارکن مہیا فرمائے ہیں جو باوجود پڑھے لکھے ہونے کے بےنفس ہو کر، اگر انہیں کہا جائے کہ ٹائلٹس کی صفائی کرو تو وہ بھی کرتے ہیں، کھانا پکانے کا کام کرو تو وہ بھی کرتے ہیں، کھانا کھلانے کا کام کرو تو وہ بھی کرتے ہیں۔ سکیورٹی کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں، پارکنگ کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور اس طرح مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی دے رہے ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا بےنفس ہو کر کام کرتے ہیں۔ بچے شوق سے اپنی ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ بچے جب جلسہ گاہ میں مہمانوں کو خاموشی اور ایک شوق سے پانی پلا رہے ہوتے ہیں تو غیر مہمان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیسے تم لوگ ان بچوں میں یہ خدمت کا جذبہ پیدا کر دیتے ہو۔ دنیا کے ان حالات میں جب مسلمان دینی گروپ مدرسوں میں جانے والے بچوں اور نوجوانوں کو جہاد کے نام پر غلط کاموں اور ظلموں کی تربیت دے رہے ہیں، ظالمانہ طور پر انسانی جانوں کے خاتمہ کی کوشش کی جا رہی ہے، زندگیوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جماعت احمدیہ کے بچے اور نوجوان زندگی بخش کام کر رہے ہیں۔ جب روحانی پانی پلانے اور روحانی مائدہ کھلانے کی مجلسیں لگی ہوتی ہیں تو ساتھ ساتھ بچے، نوجوان لڑکیاں، لڑکے مادی پانی پلانے اور کھانا کھلانے کے فرض کو بھی سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور اس حقیقی جہاد میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں جو زندگیاں لینے کے لئے نہیں بلکہ زندگیاں دینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس بات کا اظہار بھی بعض لوگ کر دیتے ہیں کہ جب چھوٹے بچے بڑی خوشی اور ذمہ داری سے پانی پلا رہے ہوتے ہیں تو بے اختیار ان پر پیار آتا ہے۔ پس جہاں ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہاں تمام شامل ہونے والوں کو، جلسہ میں بیٹھ کر سننے والوں کو

ان کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے جن میں سے کئی ایسے ہیں جو جلسہ کے انتظامات کے لئے جلسہ سے پہلے بھی کام کر رہے ہیں اور بعد میں بھی وائنڈ اپ کے کام کے لئے وقت دیتے ہیں۔ نہ ان کو اپنے ذاتی کاموں کے حرجوں کی پرواہ ہے، نہ مالی نقصان کی پرواہ کرتے ہیں۔ بعض مجھے ملے جنہوں نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کی وجہ سے، ڈیوٹی کی وجہ سے اگر چھٹی نہیں ملی تو اپنی نوکریاں چھوڑ دیں۔ نہ ہی یہ لوگ اپنی نینداور آرام کو دیکھتے ہیں اور ایک فکر کے ساتھ یہ لوگ کام کرتے ہیں کہ ہم نے خدمت کرنی ہے اور جلسہ کے انتظامات کو جس حد تک ہو سکے بہترین کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس جہاں میں جلسہ میں شامل ہونے والوں سے کہتا ہوں، اس سے پہلے تو میں خود تمام کارکنوں، بچوں، مہمانوں، لڑکیوں، لڑکوں، عورتوں، مردوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا اور ایک خدمت کے جذبہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی خوشی سے اور بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیا۔ یہ کام حقیقت میں ایک خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔ بظاہر تو یہ کارکن کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن غیر آتے ہیں ان کے لئے بھی یہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہے، کئی لوگوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ چنانچہ امریکہ سے آئے ہوئے ایک غیر از جماعت دوست جو بنگالی ہیں اور بنگالی احمدیوں کے ساتھ آئے تھے، شہید الرحمٰن ان کا نام ہے کہتے ہیں کہ تمام زندگی ملاؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سنّی مسجدوں سے دور رکھا۔ شدت پسندی سے انہیں نفرت تھی۔ ان کی بیوی ایک نیک عورت ہے۔ بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ تقریباً 91 بنگالی امریکہ سے آئے تھے، چنانچہ اپنے بنگالی دوستوں کے ساتھ اس جلسہ پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کی افراد کی تربیت، محبت اور عزت دیکھی تو وہ کہتے ہیں کہ جلسہ دیکھنے کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آیا ہوں۔ جلسہ کے آخری دن وہ لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہجوم کی وجہ سے انہوں نے کھانے پر جانا پسند نہیں کیا۔ رَش تھا۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا اور انہیں کھانا اور پانی دیا اور پھر اس بات کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تاکہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ بھی پھینک دے۔ اس واقعہ نے انہیں اتنا متاثر کیا کہ انہوں نے مجھے ملاقات میں بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر کیا ہے اور انشاء اللہ وہ جلد جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو اس طرح جلسہ سے تبلیغ بھی ہوتی ہے۔ اور پھر یہ ہے کہ صرف ایک خادم کے اعلیٰ اخلاق اور اس کی معمولی سی خدمت کرنا ان کی سوچوں کو بدلنے والا بن گیا۔ اس خادم کو تو شاید یہ بھی پتا نہیں تھا کہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی۔ اس نے تو ایک جذبے کے تحت خدمت کی تھی لیکن یہ خدمت اس غیر میں روحانی تبدیلی کا ذریعہ بن گئی۔ اسی طرح بعض سیاسی لوگ بھی ہیں، اس علاقے کے رہنے والے لوگ بھی ہیں جو عمومی طور پر جماعت کی خدمات کو جانتے ہیں اور اس کا اعتراف بھی کرتے رہتے ہیں ان پر بھی ہر دفعہ جلسہ کے انتظامات کا ایک نیا اثر ہوتا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اور پرسکون طریق پر لوگ عموماً بیٹھے ہوتے ہیں اور کارکنان بھی خاموشی سے کام کر رہے ہوتے ہیں۔

ڈیب شولٹے (Deb Schulte) یہاں وان (Vaughan) پارلیمنٹ کے ممبر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جلسہ پر اتنے سارے رضا کار نظر آتے ہیں جو اس جلسہ کو نہایت منظم طریق سے چلا رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے اندازے کے مطابق آج یہاں پچیس ہزار سے زائد لوگ جمع ہیں اور اس لحاظ سے جلسہ کا منظم طریق پر چلنا رضا کاروں کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ پس یہ رضا کار کارکن بڑا اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے سب کارکنوں کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ جہاں وہ مہمانوں کی خدمت بے نفس ہو کر کرتے ہیں وہاں ایک خاموش مبلغ بن کر احمدیت کا پیغام بھی پہنچا رہے ہیں اور ہر شامل ہونے والے کو بھی جتنے لوگ شامل ہوئے جیسا کہ پہلے میں نے کہا انہیں بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کی خدمت کے جذبہ کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ان کو اس خدمت کی بہترین جزا بھی دے اور ان سب کی صرف یہ ظاہری خدمت نہ ہو بلکہ ایمان اور یقین میں بھی بڑھاتا چلا جائے اور ان کے عمل بھی بہترین ہوں جو اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں۔

اسی طرح ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں، ان کا جہاں جلسہ میں شامل ہونے والوں یا کینیڈا میں رہنے والوں کو جو جلسہ میں شامل نہیں ہوئے شکریہ ادا کرنا چاہئے وہاں دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے۔ بہت سے کارکن یہاں کینیڈا کے لوکل والنٹیئرز (volunteers) ہیں۔ کچھ یہاں کام کرنے والے ہیں، کچھ لندن سے مرکز سے آئے تھے۔ ان سب نے ایک کوشش سے جلسہ کے تینوں دن بڑی محنت سے جلسہ کا لائیو پروگرام دکھانے کا انتظام کیا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ لندن سے بھی ٹیم تو آتی ہے جب بھی میں جہاں جاؤں۔ ایم ٹی اے کی مرکزی ٹیم اَپ لنک کے لئے اس دفعہ اپنا ایک ڈش بھی ساتھ لے کر آئی تھی بجائے یہاں ہائر کرنے کے۔ اس سے بڑا فائدہ بھی ہوا اور ہم وقت کے لحاظ سے آزاد بھی رہے کیونکہ جب کرائے پر لو تو وقت کی پابندی بھی کرنی پڑتی ہے۔ کچھ وقت زائد ہو جائے تو زائد پیسے دینے پڑتے ہیں اور مجموعی طور پر اس لحاظ سے دس پندرہ ہزار ڈالر کی ہماری بچت بھی ہوگئی۔

پس ہر شعبہ کے کارکنان نے اپنے اپنے شعبہ میں جو کام کئے ہیں ان کا افراد جماعت کو شکرگزار ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان کو بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شکرگزار بنو میں تمہاری استعدادوں اور تمہاری صلاحیتوں کو بھی بڑھاؤں گا اور اپنی باقی نعمتیں بھی عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ جب لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہتا ہے تو کسی بات کو محدود نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نوازتا ہے تو بے شمار نوازتا ہے اور ہر لحاظ سے نوازتا ہے۔ پس مومنین کا یہی طریق ہے کہ ہر کامیابی پر، ہر اچھی بات پر خدا تعالیٰ کے شکرگزار بنیں اور جہاں کمزوریاں دیکھیں وہاں اللہ تعالیٰ سے رحم مانگیں اور استغفار کریں۔

بڑے انتظامات میں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مہمانوں نے جو کمزوریاں نظرانداز کر کے عمومی طور پر ہر کام کی تعریف کی ہے اس کے لئے تمام کارکنان کو اپنے اور غیر سب مہمانوں کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ مثلاً کمزوریوں کا ذکر ہے تو جلسہ کے پہلے دن شعبہ مہمان نوازی نے حاضری کا صحیح اندازہ نہیں لگایا حالانکہ ایک دن پہلے مجھے بتایا تھا کہ ہم بائیس ہزار کا کھانا پکائیں گے۔ اتنے لوگ ہم expect کر رہے ہیں۔ جبکہ بیس ہزار کا کھانا پکا جس کی وجہ سے شعبہ کے اپنے اندازے کے مطابق دو ہزار لوگوں کو کھانا نہیں ملا اور اس کی انہوں نے معذرت بھی کی لیکن مہمان بھی جلسہ سننے کے مقصد کو آئے ہوئے تھے۔ اس دن یا اگلے دن بھی اگر کوئی کھانے میں کمی ہوئی تو بعض نے خوش دلی سے اسے برداشت کیا اور کوئی شکوہ نہیں کیا بلکہ بعض دوسروں کی اصلاح کا بھی باعث بن گئے۔ ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ ایک لمبا کیو (queue) کھانے کا لگا ہوا تھا، پہلے یہ کہا گیا کہ کھانا آ رہا ہے ختم ہو گیا ہے لیکن کافی انتظار کے بعد انہیں پھر کہا گیا کہ کھانا ختم ہو گیا ہے اب نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں کہ میں تو اس بات پر انتظامیہ پر بڑا پیچ و تاب کھا رہا تھا، بڑے غصہ میں تھا اتنے میں ان کے آگے کھڑے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ الحمد للہ کھانا ختم ہو گیا۔ میں نے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہنے لگے کہ سوکھی روٹی کے کچھ ٹکڑے میرے پاس ہیں۔ آئیں اب ہم انہیں پانی میں ڈبو کے کھا لیں۔ اگر کھانا مل جاتا تو یہ سنت جو تھی ہم پوری نہ کر سکتے تھے تو آج اس سنت کو بھی پورا کر لیں۔ تو یہ کہنے والے مجھے لکھتے ہیں۔ یہ دیکھ کر نہ صرف میرا غصہ دور ہو گیا بلکہ مجھے شرمندگی بھی ہوئی کہ کیوں مجھے غصہ آیا اور اس بات پر میں بڑا جذباتی ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہوئے ہیں۔

پس انتظامیہ بھی مہمانوں کی شکرگزار ہو جو ایسے اخلاق، اعلیٰ اخلاق دکھانے والے ہیں۔ اس دفعہ انتظامیہ کی طرف سے یہ خوش کن پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ بجائے اپنی باتیں چھپانے کے، اپنی کمزوریاں چھپانے کے انہوں نے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھ کر ان کا اظہار بھی کر دیا۔ لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اب اپنی لال کتاب جو جلسہ کی انتظامیہ کے پاس ہے یہ سب کچھ اس میں لکھیں اور آئندہ بہتر منصوبہ بندی بھی کریں۔ ساتھ ہی میں یہ بھی بتا دوں کہ یہ جگہ بظاہر اب لگ رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اٹھارہ انیس ہزار، بیس ہزار تک لوگوں کو سنبھال سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اور اب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے تو بڑی جگہ کا بھی انتظامیہ کو سوچنا چاہئے یا جماعت کو سوچنا چاہئے یا کم از کم اگر کبھی مجھے جلسہ پر بلانا ہو تو بہرحال یہ جگہ اب ناکافی ہے اس لئے اس بارے میں ضرور سوچیں۔

انتظامیہ نے جو اپنی کمزوریوں کا خود اظہار کیا ہے وہ بھی بتا دیتا ہوں اور اس میں بعض شکایتیں مجھے پہلے پہنچ چکی تھیں اس لئے وہ صحیح بھی ہیں۔ اگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہو تو لوگ خود بھی انتظامیہ کو لکھ کر دے سکتے ہیں تاکہ بہتر انتظام ہو سکے۔

پہلی بات انہوں نے یہ لکھی ہے کہ عرب مہمانوں کے کھانے کے معیار میں شکایت ملی ہے کہ کھانے میں مرچیں زیادہ تھیں، عربوں کے مطابق نہیں تھا اس کو ٹھیک کرنا چاہئے۔ پھر کھانے کی کمی کا اظہار انہوں نے کیا جو میں پہلے بتا چکا ہوں۔ پھر مردوں میں کھانا ایک گھنٹہ تاخیر سے پہنچا۔ ایک تو یہ ہے کہ فاصلہ زیادہ ہے۔ کھانا یہاں پکتا ہے اور پھر تیس کلومیٹر لے جانا پڑتا ہے۔ پھر یہ کھانے کے ٹرک غلطی سے مردوں کے بجائے عورتوں کے حصہ میں چلے گئے جس کی وجہ سے مردوں کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ خیر مرد اگر تکلیف اٹھا لیں تو کوئی حرج نہیں۔ عورتوں اور بچوں کو بھوکا نہیں رکھنا چاہئے تھا۔ یہ اچھا ہوا کہ وہاں چلا گیا۔

پھر انتظامیہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ کھانا تیار کرنے والے کارکنان کی کمی تھی۔ اس کو پورا کرنا تو جماعت کا کام ہے۔ کام کرنے والوں کی جماعت میں کوئی کمی نہیں ہے۔ صرف انتظامیہ کو یہ سوچ رکھنی ہوگی کہ ہم نے خدمت کا جذبہ رکھنے والے لوگ لینے ہیں، اپنی پسند کے لوگ نہیں لینے۔ اس سوچ کو بھی بدلیں اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بہت ہیں۔ جلسہ گاہ کے واش رومز میں لوگوں کو بڑا لمبا انتظار کرنا پڑا اور لوگوں کی شکایتیں بھی ہیں۔ انتظامیہ نے خود بھی محسوس کیا۔ بلکہ مجھے تو بعض شکایتیں پہنچی ہیں کہ صرف انتظار ہی نہیں کرنا پڑا بلکہ بعض لوگوں کو تو جن میں مریض بھی ہوتے ہیں، دوسرے بھی، بڑی تکلیف دہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑا اور میں نے خاص طور پر ایک دن پہلے ان کو اس بارے میں پوچھا بھی تھا کہ اس کا صحیح انتظام ہے کہ نہیں۔ تو مجھے بتایا گیا تھا اس کے مطابق تو مجھے لگتا ہے کہ صحیح انتظام نہیں تھا۔ اب آئندہ اگر وہاں مستقل انتظام نہیں ہے تو عارضی انتظام کرنا چاہئے۔

لنگر خانے میں آڈیو ویڈیو کا انتظام نہیں تھا۔ یہ تو انتظامی غلطی ہے اور حالانکہ بڑی ضروری چیز ہے کہ جو کارکن جلسہ سننے نہیں جاسکتے ان کے جلسہ سننے کا انتظام ہونا چاہئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مردوں کے پچھلے

حصہ میں آواز صاف نہیں تھی۔لیکن جب میرا خطبہ یا خطاب تھا تو مجھے یہ بتایا گیا کہ اس وقت میری تقریر کی آواز تو سننے میں بہتر تھی۔ اگر میری اطلاع غلط ہے تو جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے وہ مجھے بتا دیں کیونکہ میرے مطابق تو پہلے آواز اچھی نہیں تھی اور پھر ہمارے بعض کارکنوں نے اس کو بہتر کرنے کی کوشش کی۔

اسی طرح عربوں کے لئے ترجمہ کا انتظام تھا لیکن ان کو اطلاع نہیں کی گئی۔بعض عرب مجھے ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم پہلے دن خطبہ سے محروم رہے۔اگلے دن ان کو پتا لگا۔حالانکہ یہ تو انتظامیہ کو اتنا تجربہ ہو جانا چاہئے کہ ترجمانی کے لئے بار بار مختلف زبانوں میں،جن جن زبانوں کی ترجمانی ہو رہی ہے وہاں اعلان ہونا چاہئے کہ فلاں جگہ سے اپنی ترجمانی کی ایڈ (aid) جو ہے وہ لے لیں اور بورڈ پر بھی لکھا ہونا چاہئے، انٹرنس(enterance) پر بھی لکھا ہونا چاہئے۔

اب مَیں بعض تاثرات مہمانوں اور اخبارات کے بیان کرتا ہوں جو پھر ہماری توجہ شکرگزاری کے مضمون کی طرف پھیرتے ہیں۔کس طرح اللہ تعالیٰ اکثر لوگوں کے دلوں میں خود ڈالتا ہے۔ ہماری کوشش تو ان نتائج کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

پہلے بعض اپنے سیرین عرب احمدی دوستوں کے تاثرات بیان کرتا ہوں۔ پہلی دفعہ ان کو اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہونے کا اور آزادی سے عبادت کرنے کا موقع ملا کیونکہ وہاں تو پابندیاں تھیں۔ جب حالات خراب نہیں تھے تب بھی وہ آزادی نہیں تھی اور حالات خراب ہونے کے بعد تو کئی سالوں سے بیچارے پِس رہے تھے۔

ایک احمدی دوست احمد درویش صاحب کہتے ہیں کہ یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ کہتے ہیں جب میں جلسہ میں داخل ہوا اور خلیفہ وقت کی موجودگی دیکھی تو مجھے لگا کہ میں اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ کہتے ہیں میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ میری نماز خشوع و خضوع اور تضرع سے معمور ہو گئی ہے۔ پس یہ وہ تبدیلی ہے جو جلسہ میں شامل ہو کے ہر احمدی میں آنی چاہئے۔صرف چند دن کے لئے نہیں بلکہ مستقل۔ یہ کہتے ہیں کہ میں کینیڈین مہمان کو بھی لے کر آیا تھا، سمپسن (Simpson) نامی شخص اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا لیکن اب دہریہ ہو گیا ہے۔جلسہ میں شرکت کے بعد اس نے کہا کہ میں نے محبت بھائی چارہ اور امن اور سلامتی کے بارے میں اس طرح کا مخلصانہ اور سچا کلام زندگی میں کبھی نہیں سنا اور مجھے اس طرح کے اسلام کے بارے میں جان کر بہت خوشی ہوئی۔اللہ کرے کہ یہ خوشی اس کے دل کو کھولنے کا ذریعہ بھی بن جائے۔

اسی طرح ایک سیرین احمدی الحاج عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے تین دن ایسے تھے جن کو زندگی بھر نہیں بھلایا جا سکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انتظام کے ساتھ اکٹھے ہوئے تھے۔ پھر کہتے ہیں جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہر ضروری چیز کی فراوانی حتیٰ کہ بچوں کے اچھل کود کو بھی مدّنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا غیر معمولی تھا۔جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل و حمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں خطابات اور ان کی ترجمانی کا شعبہ بھی بہت اچھا تھا۔ کہتے ہیں میں نے ایک صحافی ٹیم اور ایک مسلمان فیملی کو دعوت دی تھی۔ وہ سب جلسہ کے حسن انتظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خصوصی طور پر جو میرا آخری دن کا خطاب تھا اس کو بڑا پسند کیا اور احمدیوں کی اپنے امام کے لئے محبت ان مہمانوں کے لئے حیران کن امر تھا۔

اسی طرح عبدالقادر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے خصوصاً جب انہیں پتا چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔

پھر ایک ریم مصطفیٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ اتنی بڑی تعداد کے باوجود بہت زیادہ باترتیب اور منظّم تھا۔ مجھے سب سے زیادہ اس روحانیت کا احساس ہوا جو لوگوں کے چہروں پر نظر آ رہی تھی۔ اللہ کرے کہ یہ روحانیت ہمیشہ نظر آتی رہے۔ہم ان تمام لوگوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس جلسہ کے کامیاب انعقاد، تقاریر کے ترجمہ اور دیگر کاموں میں حصہ ڈالا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری روحانیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

پھر سلمیٰ جبولی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جلسہ کے نظم و ضبط اور انتظام کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت ایک جسم کی طرح متحد اور ایک دوسرے کے تعاون سے عبارت ہے۔ ہم ٹرانسپورٹ کے شعبہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ پر لانے اور گھر واپس چھوڑنے کا احسن رنگ میں انتظام کیا۔جلسہ میں مختلف ممالک، مختلف اقوام اور مختلف رنگوں کے افراد مل کر صرف ایک ہدف کے لئے کام کر رہے تھے اور وہ یہ کہ اسلام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچایا جائے۔

حسین عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں گزارے ہوئے لمحات میری زندگی کے خوبصورت ترین لمحات ہیں۔ میں ٹی وی پر مختلف جلسہ سالانہ دیکھا کرتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ خدایا کبھی مجھے بھی خلیفہ وقت کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی توفیق ملے لیکن میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بھی زیادہ عطا کرے گا جتنا میں نے مانگا تھا۔ میں جلسہ سالانہ کے سٹیج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور ایسے میں ان مشکل ایام کی، ان اذیت ناک لمحوں کی داستان میری آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی جو کہ میں نے سخت حالات میں شام اور ترکی میں گزارے اور اس وقت میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور میں نے کہا کہ ایک وہ اذیت ناک دن تھے اور ایک یہ دن ہیں کہ میں خلیفہ وقت کے سامنے بیٹھا ہوں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایک سیرین دوست ہیں فراز صاحب، کہتے ہیں میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر مجھ پر تو دہشت طاری ہو گئی۔ (شاید ترجمہ کرنے والے نے دہشت لفظ لکھ دیا ہے یا انہوں نے واقعی کہا تھا۔ میرا یہ خیال ہے کہ اصل میں محبت کے الفاظ میں انہوں نے ذکر کیا ہے) پھر یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظام اور حاضرین کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی اور ان کے خطابات تھے جن سے میں تینوں دن مستفیض ہوا۔

بہرحال یہ چند احمدی لوگوں کے تاثرات تھے جو میں نے بیان کئے۔ نئے احمدی بھی اور پرانے بھی جو شام سے وہاں کے حالات کی وجہ سے ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔

غیروں کے بھی بعض تاثرات ہیں جو بیان کرتا ہوں۔ جماعت کے تعارف اور تبلیغ کے راستے ان ذریعوں سے کھلتے ہیں۔

جرمن قونصلیٹ یہاں آئے تھے جو مجھے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ میں چار ہفتے پہلے یہاں آیا ہوں۔ جماعت سے زیادہ تعارف نہیں تھا۔مختلف ملکوں میں یہ رہتے رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آج تک اسلامی تعلیمات کے متعلق ایسا جامع خطاب نہیں سنا (انہوں نے میری آخری تقریر سنی تھی)۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی بڑی مثبت ویژن (Vision) ہے۔ پھر میرے متعلق کہتے ہیں کہ حقیقی اسلام کو بیان کیا جو امن اور عدل اور محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ہر لفظ میں ایک حقیقت نظر آ رہی تھی۔ کاش کہ دنیا کا میڈیا جتنا وقت عراق کے بغدادی اور ISIS کے پروپیگنڈے کو دیتا ہے اگر امن کے اس سفیر کو دے تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہر فقرہ ان کا سچائی پر مبنی تھا اور دنیا کے امن کے قیام کے لئے ایک درد تھا۔ کہتے ہیں میں بھی اس پیغام کو جہاں تک میرے لئے ممکن ہوا آگے پھیلاؤں گا۔تو غیر لوگ بھی اس طرح اللہ کے فضل سے ہمارے سفیر بن جاتے ہیں۔

ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جوڈی (Judi) صاحبہ جنہیں یہاں رہنے والے لوگ جانتے ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ تمہارے خلیفہ نے حالات کے مطابق تمہارے سپرد ایک کام کیا ہے کہ وہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں گے اور اس سے بڑھ کر یہ بھی کہ مسلمان اور غیر مسلم اپنے تعلقات محبت کے ساتھ استوار کریں اور سب عدل اور انصاف سے کام لیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو تیسری جنگ عظیم ہو گی اور یہ بات بہت واضح نظر آ رہی ہے۔ عوام الناس اور سیاست دان دونوں کو مل کر کام کرنا ہو گا جس سے دنیا میں امن اور سلامتی قائم ہو گی۔ کہتی ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک مسلمان اور غیر مسلم کو دوسروں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ انتہا پسند گروپوں کے اعمال کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور یہ انتہا پسند لوگ ہی ہیں جو اپنے مقصد کے لئے دوسروں کو بدنام کر رہے ہیں۔

ایک چرچ سیونتھ ڈے اونجلسٹ (Seventh-Day Evangelist) سے تعلق رکھنے والے مہمان آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ آج میرا دل بہت خوش ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں امن و سلامتی کے بارے میں بتایا ہے۔ اب ضروری ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ کو پہچانیں۔ جو جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو۔ مسلمان وہ نہیں ہیں جو میڈیا لوگوں کو بتاتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم تو بڑی پُرامن ہے۔

بیلیز (Belize) سے وہاں کے ایک میئر آئے ہوئے تھے۔ یوکے میں بھی آ چکے ہیں۔ مجھے کہتے ہیں کہ آپ کے اس خطاب کا مجھے بڑا گہرا اثر ہوا ہے کہ جس طرح بین الاقوامی معاملات پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسیح نہ صرف احمدیوں کے لئے ہدایت کا باعث ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں اپنے خطاب میں بیان کی ہیں میں انہیں کبھی بھول نہیں پاؤں گا۔

ایک مہمان یہاں کے میئر ہیں وہ جماعت کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہمارے لئے یہ پیغام خاص موقع ہے۔ ہمیں اپنی روحانیت میں ترقی کرنی چاہئے اور سب انسانوں سے حسن سلوک کریں، یہ ہمیں پیغام

ملا ہے قطع نظر اس کے کہ مذہب کیا ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ جو آپ کے خلیفہ نے سکھایا ہے کہ امن کو دنیا میں قائم کرو۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داری کو ادا کریں اور اپنا کردار ادا کریں۔

برامپٹن (Brampton) سے آئے ہوئے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسہ میں مجھے صرف ایک پیغام ملا کہ امن قائم کرو۔ پھر ایک مہمان نے میری آخری تقریر سنی اور کہتے ہیں کہ یہ حیران کن تھی۔ میرے پاس اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ ایک خاتون ایم پی (MP) یاسمین اتنسی صاحبہ کہتی ہیں کہ خلیفہ کا پیغام، عورتوں سے خطاب بہت اچھا لگا۔ خاص طور پر ایک بات کہ ایک ماں پورے خاندان کے لئے بطور بنیاد ہوتی ہے اور تمام معاشرے کو مضبوط بناتی ہے۔

ایک خاتون میری لین صاحبہ کہتی ہیں کہ یہ میرا نواں جلسہ ہے۔ آپ کے خلیفہ کا خطاب سننے کے لئے میں بیتاب تھی۔ بڑا انتظار تھا۔ پھر کہتی ہیں کہ یہاں میں نے ہر ایک کو دوسرے سے ادب سے پیش آتے ہوئے دیکھا اور اس جلسہ کی اہمیت کا بھی سب کو احساس تھا۔ سیکیورٹی کا انتظام بھی بہت اعلیٰ تھا، ساؤنڈ سسٹم بھی بہت اچھا کام کر رہا تھا اور ویڈیو مانیٹر بھی اعلیٰ قسم کے تھے۔ ترجمہ کے لئے ہیڈ سیٹ کے استعمال کو دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کیونکہ اس کے بغیر ہمارے جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہیں ہونا تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کے امام کی پھر میں باتیں نہ سن سکتی۔ کہتی ہیں ہمیشہ کی طرح آپ لوگ مہمانوں سے بڑے ادب سے پیش آتے ہیں، احترام سے پیش آتے ہیں اگرچہ ہم سب اس کے حقدار نہیں ہیں۔ ہم اس بات پر آپ سب کے شکرگزار ہیں۔ ہزاروں احمدیوں کو امن اور محبت میں سرشار دیکھ کر بہت اثر ہوا اور یہ منظر یورپ اور عرب میں نیگیٹیوٹی (negativity) کے برعکس تھا حاضرین جلسہ کے اتحاد کو دیکھ کر مجھے اطمینان محسوس ہوا۔

جلسہ سالانہ پر جو بھی مہمان آتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا تأثر لے کر جاتے ہیں۔ بیرونی ممالک سے بھی کچھ مہمان آئے ہوئے تھے۔ ایک آدھ کا میں نے ذکر کیا اور بڑے اچھے تاثر لے کر گئے ہیں۔ خاص طور پر یہاں سینٹرل امریکہ کے اور ساؤتھ امریکہ کے لوگ ہمارے جلسوں پہ آتے ہیں اور جب جلسہ کا ماحول دیکھتے ہیں تو اسلام کے بارے میں جو ان کے غلط تصورات ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور ان ممالک میں ہمارے مشن کیونکہ ابھی نئے نئے شروع ہوئے ہیں۔ ابھی چند احمدی ہیں جنہوں نے چند سال پہلے، ایک دو تین سال پہلے بیعتیں کی ہیں اور جماعتیں بنی ہیں۔ بعض مشکلات اور دقتیں بھی سامنے آتی ہیں تو بعض اعلیٰ افسران کے جلسوں پر آنے کی وجہ سے، حقیقت دیکھنے کی وجہ سے ہمیں پھر وہاں کام کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے اور ان کا تعاون حاصل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر لوگ تو ان ممالک سے یوکے (UK) کے جلسہ پر آتے ہیں لیکن کچھ لوگ یہاں بھی آئے ہوئے تھے۔ پس جلسہ اس لحاظ سے بھی تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ بہرحال جلسہ سالانہ جہاں اپنوں کے لئے روحانی بہتری کے سامان پیدا کرتا ہے وہاں غیروں کے لئے بھی جماعتی تعارف اور تعلقات کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو پتا چلتی ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے مسلمان ممالک کے حالات اور اس کی وجہ سے دنیا کے حالات جو سامنے آ رہے ہیں اس نے میڈیا کی نظر بھی جماعت احمدیہ کی طرف پھیری ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان لوگوں کی اس طرف توجہ دلوائی کیونکہ پہلے تو باوجود کہنے کے یہ لوگ نہیں آتے تھے۔ لیکن اس کے بعد ہمارے نوجوان جو ہیں ان کا بھی بڑا کردار ہے جنہوں نے میڈیا کے ساتھ تعلقات بنائے اور رابطے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر کئے۔ کینیڈا کی میڈیا ٹیم میں بھی جس میں اکثریت نوجوانوں کی ہے بڑی محنت سے پریس اور میڈیا سے رابطوں میں اضافہ کیا ہے۔ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہاں کینیڈا میں بھی ہمارے نوجوان اس حد تک اس میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ تو یہاں آ کر دیکھ کر مجھے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماشاء اللہ نوجوان بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اکثر لوگوں کو میں نے یہاں کام کرتے دیکھا۔ تو یہ بھی ایک تبلیغ ہے جو پریس کے ذریعہ سے ہمارے نوجوان کر رہے ہیں۔ ان میں بڑا جوش ہے۔ بعض بڑے بڑے اخبارات اور چینل سے رابطے کرتے رہے۔ بعض چینل تو بڑی اچھی رسپانس دیتے رہے۔ بعض کہہ دیتے تھے کہ ہمیں مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے ہم تمہارے جلسے کی خبریں نہیں شائع کر سکتے یا تمہارا خلیفہ اگر آئے ہیں تو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہم کوریج کے لئے نہیں آ سکتے۔ بعض نوجوان اس بات سے بے چین بھی ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ بھی ان کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کے نظارے دکھا دیتا ہے، سامان پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک اخبار یا چینل سے انہوں نے رابطہ کیا تو اس نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک سیرین نے بھی ذکر کیا کہ میں (صحافی) لے کے آیا۔ غالباً یہ وہی صحافی ٹیم تھی۔ ہمارے نوجوان چاہتے تھے کہ یہ (چینل والے) اپنا نمائندہ ضرور جلسہ پر لے کر آئیں تا کہ احمدیت کا صحیح پیغام، اسلام کا صحیح پیغام قوم کو پہنچے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کام کرتا ہے۔ اس چینل نے سیرین ریفیوجیز پر شاید کوئی ڈاکیومنٹری بنانی تھی۔ جب وہ اس کے لئے سیرین ریفیوجیز کی تلاش میں نکلے تو اتفاق سے بلکہ کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا، تقدیر ہی یہی تھی، ان کا رابطہ جن سیرین سے بھی ہوا وہ احمدی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا جلسہ ہو رہا ہے وہاں آ جاؤ اور وہیں سب کچھ پتا چل جائے گا۔ وہیں ہم بات کریں گے۔ تو اس طرح اس میڈیا کو بھی جو پہلے انکار کر چکا تھا وہاں آنا پڑا۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ بھی جماعت کا تعارف وسیع پیمانے پر کسی نہ کسی ذریعہ سے کروا رہا ہے اور میڈیا کا بھی دنیا میں آجکل جو کردار ہے اس سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت احمدیہ کا تعارف ہو رہا ہے اور جو احمدی اس کے لئے والنٹیئر کرتے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ مزید محنت اور عاجزی سے اس کام کو بڑھاتے چلے جائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اصل اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمیشہ شامل حال ہوتا ہے اور اسی فضل کو ہمیشہ تلاش کرنا چاہئے۔

اخبار، ریڈیو اور ٹی وی چینلز کے میڈیا کے کچھ لوگ پہلے دن جمعہ کو آئے ہوئے تھے جو جلسہ کا پہلا دن تھا۔ ایک چھوٹی سی پریس کانفرنس بھی تھی یا انٹرویو لیا انہوں نے اس کی بھی اچھی کوریج ہوئی ہے اور جماعت کا تعارف ہوا ہے اسلام کی حقیقی تعلیم بتائی گئی۔ ان کو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ حالات حاضرہ پر بات ہو یا جماعت احمدیہ پر جس طرح بھی ہو اس کو کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے جوڑوں تا کہ اسلام کی حقیقت ان لوگوں کو پتا چلے۔

بہرحال میڈیا نے جو جلسہ کی کوریج دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کینیڈا کے سب سے بڑے تین اخبارات Toronto Star، The Globe and Mail اور National Post نے وسیع پیمانے پر جلسہ کی خبر کی اشاعت کی۔ ان کے خیال میں 3.9 ملین سے زائد افراد تک یہ پیغام پہنچا۔ تین بڑے اخبارات کے علاوہ پچیس سے زائد دوسرے بڑے اخبارات کے ذریعہ پانچ لاکھ سے زائد لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ اردو کے آٹھ، پنجابی کے دس ہسپانوی عربی اور بنگالی کے تین تین اخبارات کے ذریعہ تین لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ کینیڈا کا سب سے بڑا ریڈیو سٹیشن 680 News جس کے سامعین کی تعداد کہتے ہیں اڑھائی ملین ہے اس کے ذریعہ جلسہ کی خبر پہنچی۔ سماجی روابط کے ذریعے جن میں ٹوئٹر، انسٹا گرام، فیس بک اور periscope شامل ہے اس کے ذریعہ ان کا خیال ہے بیس لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پھر سی ٹی وی، گلوبل ٹی وی، سٹی ٹی وی، راجرز ٹی وی اور سی بی سی سمیت سولہ سے زائد مین سٹریم ٹی وی چینلز نے جلسہ کے حوالہ سے خبر نشر کی جس کے ذریعہ سے ان کے خیال میں پچیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ اردو، پنجابی، بنگالی، عربی، گھانین اور دیگر زبانوں میں ٹی وی نشریات کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی خبر ایک لاکھ لوگوں تک پہنچی۔ بہرحال یہ کہتے ہیں مجموعی طور پر ٹی وی کے ذریعہ سے 6.6 ملین افراد تک، اخبارات کے ذریعہ سے 2.8 ملین افراد تک، ریڈیوز کے ذریعہ سے 3.5 ملین افراد تک، سوشل میڈیا کے ذریعہ سے 2.8 ملین افراد تک اور مجموعی طور پر ان کے خیال میں یہ جو رپورٹ ہے اس کے مطابق سولہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اگر بہت محتاط اندازہ بھی لگائیں تو کم از کم بھی دس ملین تک تو جلسہ کے حوالے سے جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا ہوگا۔ جو خبریں میں نے میڈیا پر دیکھی ہیں یا سنی ہیں اس پر انہوں نے بڑے ایمانداری سے خبر دی ہے۔ جماعت کی خبر دی ہے، جلسہ کی خبر دی ہے، ہماری تعلیم کی خبر دی ہے۔

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو وہ کر رہا ہے اور جماعت کا تعارف پھیل رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات ہماری توجہ بھی اس طرف پھیرتی ہے کہ ہم انہی باتوں پر خوش نہ ہو جائیں بلکہ اپنی روحانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھائیں۔ ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے تو اسے فضل الٰہی جانیں اور تمام عہدیداران بھی اور خدمت کرنے والے بھی اپنے فرائض کو تقویٰ پر چلتے ہوئے انجام دینے کی کوشش کریں اور تمام شاملین جلسہ اور سننے والے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم نے جلسہ پر جو سنا ہے اسے ابھی تک اپنایا ہوا ہے؟ زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور یہ بھی جائزے لیں کہ کس طرح ہم نے نیک باتوں کو ہمیشہ اپنائے رکھنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی شکرگزاری ہے۔ عارضی اور وقتی شکرگزاری نہیں۔

پس اس چیز کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور یہی بات ہے جس سے پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو مزید بڑھاتا چلا جاتا ہے اور ان سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق دے جو حقیقت میں خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے اور اس سے تعلق جوڑنے والے ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی 2016ء
از صفحہ نمبر 4 ....

میسیڈونیا سے آیا ہوں۔ اپنی جماعت کی طرف سے جرمنی کی جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم سب یہاں اکٹھے ہوتے رہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میسیڈونیا میں کیوں نہ اکٹھے ہوں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ انشاء اللہ العزیز

☆......ایک مہمان نے سوال کیا کہ عموماً یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ آخری نجات دہندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو پھر اگر عیسیٰ نے آنا ہے تو کس طرح آنا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح و مہدی کے بارہ میں فرمایا تھا کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی جو آنے والا مسیح و مہدی ہے۔ آپ کے ماننے والوں میں سے ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کام کو آگے بڑھائے گا۔ اس لئے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہیں ٹوٹتی ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔

☆......ایک عیسائی دوست Toni Ajtouski (ٹونی آئے توسکی) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میرا تعلق صحافت سے ہے۔ میں قبل ازیں جلسہ سالانہ جرمنی اور یوکے میں شامل ہو چکا ہوں۔ پچھلے سال جب پہلی بار میں جلسہ میں شامل ہوا تو بہت متاثر ہوا تھا کہ اتنی تعداد میں لوگ ایک بڑے اجتماع میں شامل ہیں اور سب انتظامات احسن طریق پر ہیں۔ سب لوگ ڈسپلن کے ساتھ تھے۔ ایک دوسرے کا احترام کر رہے تھے۔ پہلے میں یہ سمجھا کہ یہ سب کچھ By Chance ہے یا حقیقت میں سب کچھ اچھا ہو رہا ہے۔ مجھے لگا جیسے یہ کوئی خواب ہے۔ یہ جلسہ انسانوں کا عظیم اجتماع ہے۔

جب میں اگست میں انگلینڈ کے جلسہ میں شامل ہوا تھا اب دوبارہ جرمنی میں ہوں تو مجھے یقین ہوا کہ جلسہ کے انتظامات Perfect ہیں۔ میری عمر 52 سال ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس طرح منظم اجتماع نہیں دیکھا۔

جلسہ کے انتظامات میں، میں نے کوئی کمی نہیں دیکھی نہ انگلینڈ میں نہ یہاں۔ میں آخر میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ کل مجھے بہت حیرانگی ہوئی جب ہم نے خلیفہ سے ملاقات کی مجھے ان سے دوسری بار سوال کرنے کا موقع ملا، جس کا جواب انہوں نے بڑے اچھے رنگ میں دیا۔ وفد کی ملاقات کے بعد انہوں نے مجھ سے بات بھی کی اور انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ وہ روزانہ ہزاروں افراد سے ملتے ہیں۔ مجھے ان سے گرمجوشی ملی اور مجھے محسوس ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی روک نہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایسے وجود ہیں جو ہر ایک سے محبت سے ملتے ہیں، کوئی فرق نہیں کرتے کہ کون کہاں سے آیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ان کو عمر دے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔

☆......ایک عیسائی مہمان Mone Jovanov (مونے یووانوو) نے کہا: جلسہ میں شامل ہو کر اسلام کے بارہ میرے کئی شبہات دور ہو رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا یقین ہوا ہے کہ احمدیت ایک بڑی منظم اور مضبوط جماعت ہے۔ امسال میں نے اپنی توجہ خصوصاً حضور کے خطابات کی طرف رکھی۔ آپ کی تمام تقاریر بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے تھیں۔ تمام لوگ آپ کے مخاطب تھے اور یہی تاثر میں نے حضور کی ملاقات کے موقع پر لیا انہوں نے صبر کے ساتھ ہم سب کی باتیں سنیں۔ ہم سب کے پاس جماعت کے بارہ میں جو سوالات تھے ہم نے ان سے پوچھے۔ ان کے جوابات بہت واضح تھے۔ انہوں نے تفصیل سے جوابات دیئے۔ ان کے جوابات نے ہر اس شخص پر اثر کیا جو دل رکھتا تھا۔ ایک اتنا بڑا لیڈر اور اس تک لوگوں کی اتنی آسان رسائی ہے۔ میرا یقین ہے کہ جو لوگ وہاں موجود تھے ان پر حضور کی باتوں کا اثر ہوا اور مستقبل میں وہ حضور کے الفاظ قبول کرلیں گے اور حضور ہم سے جو چاہتے ہیں وہ بننے کی کوشش کریں گے۔

☆......ایک احمدی دوست نے عرض کیا: میسیڈونیا میں 20 سال سے جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا۔ گزشتہ 14 سال سے جماعت مضبوط ہے۔ ہم کرایہ کی جگہ پر ہیں اور وہ بھی کافی پرانی اور بوسیدہ عمارت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جگہ دیکھیں اور اگر وہاں مسجد بن سکتی ہے تو مسجد بنائیں۔

☆......ایک دوسری جماعت سے تعلق رکھنے والے احمدی دوست نے عرض کیا کہ: ہماری جماعت میں بھی جماعتی سنٹر کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: دونوں جماعتیں کوشش کریں۔ دیکھیں کون جیتتا ہے۔ جہاں پہلے جگہ مل جائے وہاں پہلے سنٹر بن جائے گا۔

☆...... ایک غیر از جماعت دوست نے عرض کی کہ: سیریا کے جو مہاجرین میسیڈونیا سے گزر کر جا رہے ہیں جماعت نے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ ان مہاجرین کی 9 ماہ خدمت کی ہے۔ یہاں سے تقریباً آٹھ لاکھ سے زائد مہاجرین گزرے ہیں۔ ہم نے یونان اور میسیڈونیا کے بارڈر پر ان کی خدمت کی ہے جس پر مختلف تنظیموں نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔

☆...... ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ: آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ میں لائن میں ساتویں نمبر پر تھا۔ ابھی تک حضور کی قربت کی حرارت محسوس کرتا ہوں۔ میں حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔ میں گزشتہ سال سے دل سے احمدی تھا لیکن باقاعدہ بیعت نہیں کی ہوئی تھی اور آج باقاعدہ بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سب کو مصافحہ کا موقع ملے گا۔

☆......ایک غیر احمدی مسلمان صحافی Senad Rasimov (صیناد ریسیمو) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ کے انتظامات سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جب میں نے جلسہ میں شامل ہونے کی حامی بھری تو میرا اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کا جلسہ ہوگا اور اتنا کامیاب ہوگا۔ جلسہ کے دوران بہت سی باتیں ہیں جنہوں نے مجھ پر بہت مثبت اثر چھوڑا ہے۔ زندگی میں پہلی بار میں نے دیکھا کہ ایک جگہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ موجود ہیں۔ سب تہذیب یافتہ ہیں، کسی کے چہرے پر غصہ یا نفرت کے آثار نہیں تھے کہ دوسروں کو کم تر سمجھیں۔ تمام لوگوں کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ جہاں تک حضور کا وجود ہے وہ ہمیں ایسا لگا کہ گویا ان میں اللہ نے کوئی ان دیکھی طاقت ڈال دی ہے اور یہ بات تمام لوگوں کو بھی حضور میں نظر آتی ہے جس کی وجہ سے وہ ان کی عزت و احترام کرتے ہیں اور اس بات کو میں نے بھی محسوس کیا۔

خلیفہ کی تقاریر بہت Perfect تھیں۔ بہت طاقتور تھیں جو سب پر اثر ڈال رہی تھیں۔ ان کی تقاریر لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہی تھیں۔ میں صفائی کے معیار سے بھی حیران ہوا تھا۔ ٹائلٹس ہر وقت صاف تھیں جبکہ اتنی

ہر پل ہمارے ساتھ ہیں، تازہ تجلیات

(یوکے اور جرمنی کے حالیہ جلسہ سالانہ پر اللہ کے فضلوں کے نظارے دیکھ کر)

اِس جا کہانیاں ہیں ، نہ ماضی کے واقعات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات
تھاما امامِ وقت کا جس دِن سے ہم نے ہاتھ
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

اپنا خدا کلیم ہے ، جو بولتا بھی ہے
ہر عُقدۂ کٹھن کی گرہ کھولتا بھی ہے
ہم اپنے اپنے رنگ میں سُنتے ہیں اُس کی بات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

ہم نے خدا کی دیکھی ہیں فعلی شہادتیں
سہتے ہیں بس اسی لئے ، ہنس کر ملامتیں
ہم لوگ ڈھا کے آ گئے ، نفسوں کے سومنات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

جلسے ہمارے ، شان و وجاہت لئے ہوئے
ہر سال ، خیر و رحمت و برکت لئے ہوئے
زندہ خدا کی تازہ بتازہ ، نوازشات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

بھوکا تھا اُس کے قُرب کا یہ طفلِ شیر خوار
عرشی خدا نے ، دل کی ہمارے سُنی پُکار
تسخیر اپنے واسطے کر دی ، یہ کائنات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

اُس کے فیوض ، اپنی دُعا کھینچ لاتی ہے
ہم آہ بھی بھریں تو سُوئے عرش جاتی ہے
اس واسطے نصیب ہے ، ہر حال میں ثبات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

ہم دوڑ دوڑ ، آگئے کرنے کو جاں نثار
اللہ کے مسیحؑ کی جونہی ، سُنی پکار
کشتی میں آ کے نوحؑ کی ، ہم پا گئے نجات
ہر پل ہمارے ساتھ ہیں ، تازہ تجلّیات

(ارشاد عرشی ملک)

بڑی تعداد میں لوگ تھے۔اس بات نے ایک خاص اثر مجھ پر چھوڑا تھا۔ میرے ساتھ ایک دوست بھی آئے ہیں جو عیسائی ہیں، جلسہ کے آغاز سے ہوا ہے کہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔اب جبکہ میں اپنے تاثرات قلم بند کر رہا ہوں۔میرا وہ ساتھی اسلام کے بارہ میں کتب کا مطالعہ کر رہا ہے۔اسی طرح وہ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی پڑھ رہا ہے اور میسیڈونیا کی جماعت نے جلسہ پر جو نظم پڑھی تھی وہ سن رہا ہے۔

☆...... ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ کا مقابلہ عیسائیوں کے ساتھ مشکل ہے یا دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مشکل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے۔ یہ اسلام کا پیغام ہے۔ جب لوگوں کے سامنے اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیم پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ ہم نے نہ یورپ کو فتح کرنا ہے اور نہ امریکہ اور نہ کسی اور ملک کو۔ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ لوگ خدا کو پہچاننے والے بن جائیں۔ یورپ میں مادہ پرستی زیادہ ہے۔ آجکل ایشو یہ ہے کہ مسلمان انتہا پسند ہیں ان کو ہمارے ملک میں نہیں آنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ہم یورپین ممالک میں تبلیغی سٹال وغیرہ لگاتے ہیں جہاں بعض لوگ آکر گالیاں بھی دیتے ہیں۔ برا بھلا کہتے ہیں۔ اس پر ہم انہیں صرف یہی کہتے ہیں کہ ہماری تعلیم پڑھو اور ہمارا لٹریچر پڑھو۔ اس پر پھر ان کا رویہ تبدیل ہوجاتا ہے۔

☆...... ایک غیر احمدی مسلمان مہمان Meliha Kujundij (ملیحہ کُن جِچ) نے کہا: اس جلسہ نے مجھ پر بہت مثبت اثرات چھوڑے ہیں۔ جنہوں نے میری روح کو سکون پہنچایا ہے۔ میں مختلف سیمیناروں میں شامل ہوتی رہی ہوں لیکن اس طرح کا اجتماع پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اجتماع کا اہتمام بہت عظیم الشان تھا۔ ہمارے ٹھہرنے کی جگہ بہت صاف تھی۔ دنیا کے کناروں سے اتنی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ سب پُرامن تہذیب یافتہ لوگ تھے۔ امن ہی امن تھا۔ مسکراتے چہرے جو ہر وقت مدد کے لئے تیار تھے۔ سب کچھ اچھا تھا۔ ایک بات جو اہم نہیں وہ کھانا تھا جس کی ہمیں عادت نہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ اپنے تاثرات کو صحیح طرح بیان کرسکوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

☆......ایک غیر احمدی مسلمان مہمان Muhamed Kujundzic (محمد کُن جِچ) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں مقدونیہ کے گروپ میں شامل تھا۔ میں سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ اتنی تعداد میں غیر ملکی لوگ آئے تھے۔ تعداد بہت زیادہ تھی۔ ہمارے میزبانوں کی کوشش تھی کہ ہم ایسا محسوس کریں جیسا گھر پر ہوں۔ جب بھی کسی سے مدد کے لئے کہا گیا اس نے ہماری مدد کی۔ زندگی میں پہلی بار پاکستانی لوگوں کو دیکھا۔ خصوصاً

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

مجھے اس بات کا اعزاز حاصل ہوا کہ خلیفۃ المسیح کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں جس کو قبل ازیں ٹی وی پر دیکھا تھا اور یہاں سب کچھ اس بات کا عملی اظہار تھا کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

☆...... میسیڈونیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Haliti Nasir (حالیتی ناصر) صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ میں جلسہ سالانہ 2016ء میں شامل ہوا اور ہم نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کی تمام دعائیں قبول فرمائے۔ میں اپنے آپ کو اپنے بھائیوں کے درمیان پا کر ایسا محسوس کرتا رہا ہوں گویا ان ایام میں جنت میں رہ رہا ہوں۔ سب کچھ بہت اچھا تھا ہمارے لئے سب سے بڑی اعزاز کی بات حضور انور سے ملاقات کی سعادت تھی۔ اللہ حضور کی حفاظت فرمائے۔

☆...... وفد میں شامل ایک غیر احمدی مسلمان مہمان خاتون Seudielbraimova (سیودیا ابراھیموا) صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ میں آپ کی تنظیم ڈسپلن سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں نے لوگوں کو بہت خوشگوار ماحول میں پایا۔ مجھے سب سے دلچسپ بات یہ لگی کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کاموں میں شامل تھے اور جماعت کی مدد کر رہے تھے۔

☆......اسی طرح ایک اور غیر احمدی مسلمان مہمان Usain Kujundzi (اوسین کُن جِچ) صاحب نے بیان کیا: میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ میں آپ کی تنظیم اور نظام سے بہت متاثر ہوا ہوں اور مطمئن ہوں۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے نظام سے اتنی بڑی تعداد میں لوگ اور پھر ڈسپلن، محبت، مہمان نوازی سب کچھ بہت عظیم تھا۔ خلیفہ کی طرف سے بہت علمی خیالات کا اظہار کیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ اگلے سال دوبارہ بھی آؤں گا۔

میسیڈونین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں ملک ہنگری سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امسال ہنگری سے 17 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان 17 افراد میں سے 6 مہمان تھے اور 11 احمدی احباب تھے۔

☆...... وفد میں ایک مہمان خاتون Mrs Agekjan Ajasztan صاحبہ بھی شامل تھیں۔ ان کا اصل وطن آرمینیا ہے۔ لمبا عرصہ سے ہنگری میں مقیم ہیں۔ انہوں نے اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ کے بابرکت پروگرام میں شرکت کی۔ موصوفہ ہنگری میں Cabinet of the The Armenian Minority کی ترجمان ہیں۔ اپنے شہر کے علاوہ ملکی سیاسی قیادت سے بھی جان پہچان ہے۔ موصوفہ نے بتایا: میں اپنے گروپ کی پہلی ممبر ہوں جو جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ مجھے جلسہ کا انتظام ہر لحاظ سے اچھا لگا۔ ہر کام منظم طریق پر جاری تھا۔ آپ انسانیت کی مدد کرتے ہیں اور انسانیت کی مدد کے لئے مختلف کام کرتے ہیں۔

موصوفہ نے جلسہ میں زیادہ وقت اپنے خاوند کے ساتھ مردانہ جلسہ گاہ میں گزارا۔ ایک شام جلسہ کے اختتام پر خود ہی کہنے لگیں کہ اتنے ہزاروں مسلمان مردوں کے درمیان بلاخوف پھر رہی ہوں۔ مجھے لگا کہ صرف تم اور برادرم عبدالستار (احمدی دوست جن کے توسط سے رابطہ ہوا) ہی مہذب اور شائستہ ہو۔ لیکن یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم و ضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مذہب اور عورتوں سے نامناسب سلوک کرنے والے ہیں کو یہاں آکر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔

میں ایک غیر عورت، غیر مذہب سے تعلق رکھنے والی کو چھوٹے بچوں نے پوچھا نہیں کہ کون ہو کہاں سے تعلق ہے۔ آکر پیار سے پانی آگے کر دیا۔ جب پی لیا تو استعمال شدہ گلاسوں کو لینے کے لئے پیچھے دوسرا آگیا۔ بڑے اور بچے بھی سلیقہ شعار اور محبتوں کے سفیر ہیں۔

جب حضور انور نے مہمانوں کی حاضری بتائی تو کہنے لگی کہ عیسائیوں کو تو اس سے دس گنا تعداد میں شامل ہونا چاہئے اور سیکھنا چاہئے کہ کس طرح مہذب معاشرے میں ایک دوسرے کے ساتھ باہمی احترام کے ساتھ رہا جاتا ہے۔ موصوفہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد بہت خوش تھیں۔ کہنے لگیں کہ اتنا بڑا آدمی اتنے پیار سے دھیمے لہجے میں سنوار سنوار کر سمجھا کر بات کرتا ہے جو میرے لئے ناقابل یقین ہے۔ کسی کو لیڈری مل جائے تو وہ عوام سے ملنا ہی گوارا نہیں کرتا۔ اگر مل بھی لے تو بات کرنے کے لہجے سے پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ ہم تم سے بڑے ہیں۔ لیکن آپ کے خلیفہ بہت پیار سے دل موہ لینے والے طریق پر بات کرتے ہیں جو کسی بھی دنیاوی لیڈر میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

☆......ایک مہمان Mr. Vaganjan Vagan صاحب نے عرض کیا: احمدی قوم کا جو آپس کا تعلق ہے وہ بے مثال ہے۔ مختلف رنگوں، زبانوں کے لوگ، بڑے چھوٹے سب ایک فیملی کی طرح کسی خاص طاقت سے آپس میں مضبوطی سے جڑے ہوئے ہیں۔ ہر بندہ ایک دوسرے سے خاموشی سے تعاون کر رہا ہے اور سب کو اپنا کام پتہ ہے۔ یہ عجیب نظام ہے۔ میرے لئے زندگی کا حیرت انگیز تجربہ ہے۔ کوئی کسی کو کام نہیں بتا رہا مگر سب ایک لڑی میں کوئی مشن مکمل کر رہے ہیں۔ آپ پہلے ہمارے دوست تھے مگر اب ہماری فیملی کا حصہ ہیں۔

☆...... ایک مہمان Mr. Szecsi Josef صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ موصوف مذہبی سکالر ہیں اور لمبے عرصہ سے بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ موصوف جلسہ میں شمولیت کے بعد بے حد شکرگزار تھے۔ کہنے لگے: جس فورم پر بھی مجھے بات کرنے کا موقع ملا آپ لوگ میرے سامنے ہوں گے اور آپ لوگوں کا ذکر خیر ضرور ہوگا کہ ایسے مسلمان بھی ہیں جو غیروں کی خدمت کرکے خوش ہوتے ہیں۔

☆......ایک فلسطینی دوست بھی ہنگری کے وفد میں شامل تھے۔ موصوف نے جلسہ کے شروع میں اپنی علیحدہ نماز پڑھی لیکن بعد میں ہمارے ساتھ ہی نمازیں ادا کرنے لگ گئے۔

ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو اس جلسہ میں کوئی غیر اسلامی چیز نظر آئی ہے؟ تو موصوف کہنے لگے کہ میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔

ہنگری کے مبلغ بتاتے ہیں کہ جلسہ سے قبل موصوف سے مذہبی موضوعات پر کافی گفتگو ہوئی تھی۔ اب جلسے کے بعد ان کے پاس کوئی سوال نہیں رہا اور کافی حد تک بدل چکے ہیں۔

☆...... ہنگری کے وفد میں شامل ایک عیسائی دوست نے ملاقات کے دوران اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلی مرتبہ جلسہ پر آیا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے ہر طرف امن اور محبت اور پیار ہی دیکھا ہے۔ کمیونزم ختم ہونے کے بعد جب مذہبی آزادی ہوئی ہے تو ہم نے مختلف مذاہب سے بات چیت شروع کی ہے اور ان کے ساتھ مل کر پروگرام کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے۔ اسی سے امن، رواداری اور بھائی چارہ کو فروغ ملے گا۔

ہنگری کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات سات بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

کوسووو سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ امسال کوسووو سے 12 افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان میں سے 7 احباب احمدی اور 5 غیر از جماعت تھے۔

☆......اس وفد میں شامل ایک مہمان Besmir Yvejsi صاحب نے ملاقات کے دوران سوال کیا کہ حضور کی شخصیت میں اتنا سکون اور اطمینان کیسے آیا ہے؟ آپ ہمیشہ تازہ دم کیسے رہ سکتے ہیں؟ کیا آپ کو کبھی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں میری ذات کا کوئی کمال نہیں۔ میں بھی انسان ہوں اور تھک جاتا ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اسی کے کام ہیں اور وہی کرواتا ہے۔

☆......اس وفد میں شامل ایک مہمان Bajram Spahiu بائرم سپاہیو صاحب نے ملاقات کے دوران عرض کیا: میں نے بہت سے لوگوں سے جلسہ کے بارے میں سنا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں اب خود شامل ہوکر ان سب باتوں کا عینی شاہد ہوں۔ میں نے یہاں نظم و ضبط اور حسن اخلاق اور جماعت کا ایک مضبوط نظام دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا کہ جماعتی قوت کا راز کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: یہ جماعت کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ رسول کریم ﷺ کی بتائی ہوئی پیشگوئی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور ایک ایسی جماعت آئے گی۔ چنانچہ یہ خدا کی بنائی ہوئی جماعت ہے۔

موصوف نے کہا کہ جلسہ ماشاء اللہ بہت عمدگی کے ساتھ منظم کیا گیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ پر آنے والی اکثریت خدا تعالیٰ کی

خاطر جمع ہوتی ہے۔ان میں سے آپ بمشکل چند لوگوں میں بناوٹ دیکھیں گے لیکن جماعت کی خوبصورتی یہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ خواہ امریکہ ہو، کینیڈا ہو یا افریقہ سب جگہ ایک ہی نظام ہے۔ مثال کے طور پر 2008ء میں گھانا کے جلسہ سالانہ میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے شمولیت کی تھی اور وہاں بھی یہی خوبصورتی نظر آتی تھی۔ ہمارے پاس کوئی دنیاوی وسائل نہیں۔لیکن اللہ جو وعدہ کرتا ہے وہ خود پورا کرتا ہے۔اللہ کا دلوں پر قبضہ ہے۔

☆...... ایک مہمان Jeton Bajra صاحب نے عرض کیا کہ میں تین سال سے احمدی ہوں اور حضور انور سے پہلی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ موصوف احمدیہ مشن Prishtine میں ہاؤس ماسٹر ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسجد میں پانچ وقت نماز کے لئے اذان ہونی چاہئے قطع نظر اس کے کہ کوئی نماز پر آتا ہے یا نہیں؟

☆...... ایک دوست Mr. Rifat Morina صاحب نے اپنا اپارٹمنٹ جماعت کو مشن ہاؤس کے لئے کرایہ پر دیا ہوا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے استفسار فرمایا کہ آپ کو جماعتی سنٹر کی وجہ سے کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟ کیونکہ آپ ہمارے ہمسایہ ہیں اور ہمسائے کا حق زیادہ ہوتا ہے۔اس لئے ہم اس کا خیال بھی زیادہ رکھتے ہیں۔

☆...... میسیڈونیا کی جماعت Peja کے معلم Shkelqim Bytyci صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ نماز سنٹر میں کتنی نمازیں ہوتی ہیں اور کتنے نمازی نماز پر آتے ہیں؟ اس پر معلم صاحب نے بتایا کہ احمدی احباب کی اکثریت دور گاؤں میں رہتی ہے اس لئے حاضری تھوڑی ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو وہاں خود جانا چاہئے اور ان سے ملتے رہنا چاہئے۔

☆...... ایک مہمان Mr. Bleart Zeqiraj بلے آرٹ زیچرائے صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے جلسہ سالانہ میں یگانگت دیکھی ہے۔ جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہوتے دیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ واقعی ایک جسم کی مانند ہے۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ خود بھی اس جسم کا حصہ ہیں؟ اس پر انہوں نے بہت اخلاص اور جذبات سے پُرآواز میں اثبات میں جواب دیا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں قرآنی دعا رب انی لما انزلت الی من خیرٍ فقیر کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

☆......کوسووو سے آنے والے ایک معلم صاحب Alban Zeqiraj البازن زی چیڑائے صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا انہوں نے جلسہ سے کچھ سیکھا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا: جلسہ کے روحانی ماحول میں شامل ہو کر روحانیت ازسرنو تازہ دم ہو جاتی ہے۔ گویا بیٹریاں پوری طرح سے چارج ہو جاتی ہیں۔ جلسہ سالانہ ہماری زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کا مؤجب بنتا ہے۔

☆...... ایک دوست نے سوال کیا کہ قبلہ رخ نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی نہ کسی رخ تو نماز پڑھنی ہے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا قبلہ خانہ کعبہ ہونا چاہئے۔ اس کی طرف توجہ کرو۔ یہ خدا کا پہلا گھر ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے حکم سے قبلہ کی طرف رخ کیا اور کر کے دکھایا۔

☆...... ایک مہمان David Bernadic جو کہ ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جو محبت اور امن کا ماحول جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے دوران ملتا ہے۔ اس کا سہرا جماعت کے سربراہ خلیفۃ المسیح کو جاتا ہے جو دنیا بھر میں امن اور محبت کا پرچار کرتے ہیں۔ دنیا جن خطرات سے اس وقت دوچار ہے اس کا حل یہی ہے کہ سربراہ جماعت احمدیہ کی نصائح کا اور مشوروں کا سنجیدگی کے ساتھ تجزیہ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی دنیا کے مسائل حل ہوں گے۔

☆...... ایک مہمان Ivan صاحب نے کہا کہ: خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں دنیا کو بچانے اور امن کے قیام کے لئے جو توجہ دلائی ہے وہ قابل تحسین ہے اور دنیا کے مسائل کا حل انہی امور سے ہو گا جو خلیفۃ المسیح نے بیان کئے ہیں۔ اس کے مطابق اگر آج کی دنیا مادہ پرست رویہ دور کر دے اور سنجیدگی سے خدا کی عبادت اور انسانی ہمدردی اپنا لے تو دنیا کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

☆...... ایک مہمان خاتون Tina صاحبہ نے کہا: جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد ﷺ کے احسانات کے بارہ میں جو خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا اس نے مجھ پر اسلام میں عورت کے مقام کے بارہ میں بہت عمدہ اثرات مرتب کئے ہیں اور اب میں کہہ سکتی ہوں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ حضور انور کے خواتین کے جلسہ سے خطاب پر بھی وہ بہت خوش تھیں اور حیران تھیں کہ اسلام نے کتنی عمدگی سے عورت کے ساتھ مساوات قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور عورت اور مرد کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ اس خطاب کو سننے کے بعد اس موضوع کے بارہ میں میرے علم میں بہت اضافہ ہوا۔

☆...... ایک مہمان خاتون Ana صاحبہ نے بتایا: میں بدھ اور ہندومت سے بہت متاثر ہوں لیکن جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے مطالعہ کروں گی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ہی مجھ پر حقیقی اسلام کی تصویر بہتر رنگ میں ابھری ہے اور میں اپنے اس مطالعہ کو اب وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

انڈونیشیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق انڈونیشیا سے آنے والے افراد جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس وفد میں سے بعض احباب قبل ازیں جلسہ سالانہ یوکے 2016ء میں شامل ہو چکے تھے اور یہاں لندن سے جرمنی گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باری باری وفد کے تمام ممبران سے گفتگو فرمائی۔

ملاقات کے آخر پر ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

بعدازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم سلمان رفیع، عزیزم ولید احمد، عزیزم عبدالقادر ریحان، عزیزم رانا اسفند احمد، عزیزم تحسین احمد، عزیزم ودود احمد خاقان، عزیزم سلمان منصور، عزیزم محمد منیب خان، عزیزم جاذب احمد، عزیزم تمثیل احمد، عزیزم احمد شہزاد چوہدری، عزیزم حزقیل احمد تیمور، عزیزم راغب اعجاز احمد، عزیزم کاشف احمد، عزیزم ابرار احمد، عزیزم مرتاز احمد، عزیزم جری اللہ ضیاء۔

عزیزہ عمائزہ مرزا، عزیزہ عدیلہ احمد، عزیزہ میرب دعا احمد، عزیزہ طاہرہ احمد، عزیزہ ہالہ سہیل، عزیزہ مشعل رضا، عزیزہ عطیۃ المالک محمد، عزیزہ شافیہ اشرف، عزیزہ ھبۃ النور شاہد، عزیزہ تحریم مبشر، عزیزہ کاشفہ نعمان محمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

کونگو کنشاسا کے چار شہروں میں مقامی ٹی وی چینلز پر جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست کوریج

چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ امیر و مبلغ انچارج عوامی جمہوریہ کونگو

41 واں جلسہ سالانہ جرمنی، کونگو کنشاسا کے چار شہروں میں لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا۔ ان شہروں کے نام یہ ہیں:

بانزانگونگو Mbanza Ngungu

بکاوو Bakavu

کانانگا Kananga

باندوندو Bandundu

ان شہروں میں ناظرین اور سامعین کے تاثرات پر مبنی ایک رپورٹ پیش خدمت ہے:

باندوندو BANDUNDU شہر

یہاں مقامی TV چینل NZONODO پر براہ راست جلسہ کے مندرجہ ذیل پروگرام نشر ہوئے۔

1۔ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
2۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب
3۔ تقریب بیعت
4۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

ٹیلی ویژن سے ساڑھے چھ گھنٹے دورانیے کی نشریات براہ راست دکھائی گئیں جس کے ذریعہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

تاثرات

☆ مبلغ صاحب باندوندو تحریر کرتے ہیں: اس ٹیلی ویژن پر جلسہ سالانہ UK بھی نشر ہوا تھا جب خاکسار ڈائریکٹر پروگرام کے پاس جلسہ جرمنی کے پروگرام براہ راست نشر کرنے کی غرض سے ملاقات کے لئے گیا اور قیمت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں آپ سے کوئی قیمت طلب نہیں کروں گا آپ جو مناسب سمجھیں دے دیں کیونکہ آپ کے پروگرامز امن اور سلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور بہت ہی معمولی قیمت پر پروگرامز نشر کئے۔

☆ ایک عیسائی دوست Patrick کا فون آیا انہوں نے کہا کہ میں کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر سنی جو آپ نے بیان فرمایا وہ بہت قابل ستائش ہے اگر یہ سچ ہے تو اسلام کی تعلیمات بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ ہم آج تک جو کچھ اسلام کے بارے میں سنتے آئے ہیں وہ بہت مختلف تھا۔

☆ مکرم Doudou Manzi جو کہ TV کے Coordinator ہیں نے بیان کیا کہ کافی لوگوں نے ہمیں بھی فون کئے اور آپ کے خلیفہ کے خطاب کو سراہا اور جماعت کے متعلق مزید معلومات مانگیں جس پر ہم نے آپ کا رابطہ نمبر اور ایڈریس دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب پر خاکسار نے صوبائی وزیر معدنیات، پانی اور بجلی کو بھی جلسہ سننے کے لئے مدعو کیا۔ جلسہ میں شاملین کی تعداد سن کر بہت حیران ہوئے اور کہا کہ آپ کی جماعت بہت ہی منظّم جماعت ہے اور آپ کے خلیفہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا تک بہت ہی احسن رنگ میں پہنچا رہے ہیں۔ اس دور میں جبکہ دنیا اسلام اور مسلمان کے نام سے بھی ڈرتی ہے۔

☆ مبلغ سلسلہ بکاوو (Bukavu) تحریر کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوبی کیوو کے شہر بکاوو میں جلسہ سالانہ جرمنی کے آخری سیشن کی لائیو نشریات مقامی چینل RTVGL پر دکھائی گئیں۔ اس کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق چھ لاکھ افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔ اور دیکھنے والوں نے خوب سراہا۔ ہفتے کی شام کو ریڈیو پر جلسے کے حوالے سے خبر نشر کی گئی اور اگلے دن کی لائیو نشریات کے حوالے سے بتایا گیا۔

تأثرات

☆ NGULUMBE صاحب جو کہ BKAWU شہر کے ایک علاقے کے چیف ہیں نے کہا کہ ہمیں جماعت احمدیہ کا آج پتہ لگا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کا اب اندازہ ہوا ہے۔

☆ ROBOYE ALLEN صاحب جو کہ ROBOYE فاؤنڈیشن کے سربراہ ہیں نے کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے مذہب کی ضرورت کے حوالے سے جو بات بیان فرمائی ہے وہ یقیناً ایک حقیقت ہے اکثر لوگ مذہب کی اہمیت کو بھول چکے ہیں اور صرف نام کے عیسائی یا مسلمان ہیں۔ مذہب کی حقیقت سمجھ کر ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔

☆ BUNGUKE NOILA صاحبہ ایک مقامی عیسائی خاتون نے کہا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر بہت متأثر کن تھی۔ ایسا خطاب کبھی کسی پادری سے نہیں سنا۔ آج کے حالات کے عین مطابق خطاب تھا۔ دوسرے مسلمانوں سے بالکل مختلف اسلام پیش کیا گیا۔

☆ ABEDI BIN MUSA صاحب نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب بصیرت افروز تھا اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورۂ کینیڈا 2016ء
..................از صفحہ نمبر 20

مختلف جلسوں کے موقع پر، خاص طور پر یوکے میں یا بعض جگہوں پر جہاں میں خود شامل ہوتا ہوں کارکنان کو کچھ مخاطب ہوتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچ بھی جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک نصائح کا تعلق ہے اگر آپ سب کارکنان، سب کام کرنے والے ایم ٹی اے سے جڑے ہوئے ہیں، اس کو سننے والے ہیں، تو ہر ایک کو اب یہ پتہ لگ جانا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ لیکن بہرحال یاددہانی کے طور پر ذکر کرنا بھی، یاد دلانا بھی، اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسے کے لئے آپ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کسی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آپ نے پیش کیا، کوئی اس میں زبردستی نہیں تھی۔ بلکہ ایک شوق سے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرسکیں۔ انسان کے اپنے گھر میں مہمان آتا ہے تو اس کے لئے جو بھی اس سے بَن پڑتا ہے وہ کرتا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو ہم سب کو بہت پیاری ہے جس نے خاص طور پر جماعت کو یہ توجہ بھی دلائی کہ تم مہمانوں کی خدمت کرو۔ ان مہمانوں کی جو دین کی خاطر سفر کرکے آنے والے ہیں۔ تو ان کی یہ خدمت کس جوش اور جذبے سے کارکنان کو کرنی چاہئے۔ اس کا خود اندازہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک انتظامی معاملات کا سوال ہے میرے خیال میں، گو کہ میں کافی سالوں بعد یہاں جلسہ پر آیا ہوں، کینیڈا کی جماعت کے کارکنان جو جلسہ پر خدمت کرنے والے ہیں۔ اس حد تک اپنے اپنے کام میں ماہر ہوچکے ہیں کہ وہ ہر کام کو باریکی سے سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ مجھے ان سے یہی امید ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض نئے آنے والے بھی کارکنان ہوتے ہیں اور اب تو بہت سارے گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئے ہیں۔ پاکستان سے آنے والے افرادِ جماعت کو جب تک وہاں جلسے منعقد ہوتے تھے جلسے کے کاموں کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا اور خاص طور پر ربوہ کے رہنے والوں کو۔ لیکن گزشتہ تقریباً چوراسی (84ء) سے لے کے اب تک تینتیس چونتیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہوئے۔ اور ایک نسل جو اُس وقت کام کرنے والی تھی وہ بوڑھی ہوچکی ہے۔ اور جو زیادہ بڑی عمر کے تھے وہ شاید اس دنیا سے رخصت ہوچکے ہوں۔ اُس وقت جو بچے تھے وہ جوان ہوکر بلکہ انصار اللہ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے ان کو کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں آنے والے جو پاکستان سے آئے ہیں۔ چاہے وہ ربوہ سے بھی آنے والے ہوں، گو کہ ربوہ میں ہر سال یا سال میں کئی مرتبہ ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں اور ان کارکنان کو خاص طور پر لنگرخانے چلانے کے لئے ٹرینڈ کیا جاتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے تو وہاں کے کارکنان کی ایسی تربیت ہوئی ہو جو فوری طور پر کام کو سنبھال سکیں۔ لیکن بہرحال ایک تربیتی دور سے گزرنا، تجرباتی طور پر کسی کام کو انجام دینا اور حقیقت میں مہمانوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا، ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ اس لئے نئے آنے والے کارکنان کو مَیں کہوں گا۔ بعض بچے جوان ہوئے ہیں جو اب کارکن بنے ہیں۔ بعض نئے آنے والے ہیں جو بطور کارکن کام کر رہے ہیں کہ جلسے میں جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی ہے آپ نے ہر ایک

جلسہ کے کارکنان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

سے جس پہلی بات کو سامنے رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ اچھے طریقے سے ملنا ہے۔ کسی بھی ڈیوٹی پر مقرر فرد کو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ بعض مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر جھگڑے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض کارکنوں کو غصہ دلانے کی کوشش بھی کریں گے۔ بعض حالات ایسے سامنے آجاتے ہیں انسان چڑ بھی جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کارکن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعلیٰ اخلاق ہمیشہ قائم رہیں۔ کسی کا کوئی عمل اس کے اعلیٰ اخلاق چھین نہ سکے۔ اور اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اور بد سے بد حالات میں بھی مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بداخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں! جو معاونین ہیں، کارکنان ہیں، وہ اپنے سے بالا افسر کو بات پہنچا سکتے ہیں اور جو افسران ہیں وہ اپنے امیر کو بتا سکتے ہیں کہ یہ یہ لوگ اس قسم کی بداخلاقی کرنے والے ہیں تاکہ جو تربیت کا نظام ہے، سمجھانے کا نظام ہے، وہ ان کی اصلاح کی کوشش کرسکیں۔ لیکن براہِ راست کسی قسم کا بھی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ ٹریفک کے کنٹرول پر مامور کارکنان ہیں۔ خاص طور پر کاروں کا جب رش پڑتا ہے۔ اب تو اور بھی زیادہ کاریں ہوگئی ہوں گی یہاں کہ کافی رش ہوتا ہے اور ٹریفک کو صحیح طرح اس کی راہنمائی کرنا، ان کو ان کی جگہ پر لے کر جانا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ نہ بھی جگہ ہو، تب بھی بعض لوگ زبردستی اپنی کاروں کو اندر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کو پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں، اور اگر کوئی پھر بھی قاعدہ اور قانون کو توڑتا ہے۔ اس کی بالا افسر کو صرف شکایت کردیں تاکہ جو تربیت کا نظام ہے، وہ خود ہی ان کو سمجھائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح کھانے کے وقت بعض لوگوں کے اپنے اپنے مزاج ہوتے ہیں۔ وہ کھانے میں بڑے نخرے بھی کرتے ہیں۔ لیکن جن کی کھانے پہ ڈیوٹی ہے، ان کو چاہئے کہ اسی طرح ان لوگوں کے نخرے برداشت کریں جس طرح ماں اپنے بچے کو کھانا کھلاتے ہوئے اس کے نخرے برداشت کرتی ہے۔ کسی قسم کی بداخلاقی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح صفائی کا نظام ہے۔ صفائی نہایت اہم چیز ہے۔ جلسہ گاہ کے جو کارکنان ہیں، ان کا صفائی کا اپنا ایک نظام ہے۔ جو ہیلتھ اینڈ سینیٹیشن والے ہیں ان کا اپنا نظام ہے۔ تو ہر نظام کا اپنا ایک نظام ہے۔ کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اور خوش اخلاقی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ہر کارکن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے جو حالات ہیں۔ وہ صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے کہ سیکیورٹی پر نظر رکھیں۔ بلکہ ہر کارکن کو اپنے اپنے علاقے میں، اپنی جگہ پر، جہاں جہاں ان کی ڈیوٹی ہے۔ بہت زیادہ توجہ سے بہت vigilant ہو کے، اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان دنوں میں یاد رکھیں کہ ہمارے کام ہمیشہ دعاؤں سے ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں آپ ڈیوٹی دے رہے ہوں، وہاں دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں۔ اور ہر کارکن یہ بھی یاد رکھے کہ جلسے کی ڈیوٹی، عبادات کی متبادل نہیں ہے۔ جہاں نمازوں کا حکم ہے، باجماعت نمازوں کا حکم ہے، وہ ادا کرنی بھی ضروری ہے۔ اور اگر ڈیوٹی کے دوران مسجد میں یا جو بھی جگہ ہے جلسہ گاہ میں نمازوں کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ہر گروپ اپنی علیحدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اور افسران کو، ناظمین کو، اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی پابندی ہو۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت ہو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد اذان ہوئی۔ ابھی نماز کی ادائیگی میں کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور تشریف فرما رہے اور اس دوران مختلف ناظمین سے ان کے شعبہ کے کاموں کا جائزہ لیا۔

ناظم رہائشگاہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو مہمان آرہے ہیں ان کی رہائش کے لئے کہاں کہاں انتظام کیا ہوا ہے۔ اس پر ناظم نے بتایا کہ مدرسۃ الحفظ میں ہے، عائشہ اکیڈمی ہے، گیسٹ ہاؤسز میں ہے، جامعہ کے ہوسٹل کی ایک عمارت میں ہے۔ اسی طرح پیس ویلج کے مختلف گھروں میں ہے۔ لوگوں نے اپنے گھروں کے مختلف حصّے مہمانوں کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ اس وقت صرف امریکہ سے ہی قریباً پندرہ صد مہمان آچکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کیا تمام مہمان باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اس پر ناظم صاحب نے بتایا کہ تمام مہمانوں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ سے آنے والوں کے تو اپنے Aims کارڈز استعمال ہو جائیں گے۔ اسی طرح جو باقی ملک ہیں ان کے بھی ہوسکتے ہیں۔

شعبہ مہمانوازی کے ناظم صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جہاں جہاں مہمانوں کی رہائشیں ہیں وہاں ان کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افسر صاحب جلسہ گاہ سے ”جلسہ گاہ“ کے انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور استفسار فرمایا کہ مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ دونوں طرف بیت الخلاء اور پھر ان کی ساتھ ساتھ صفائی کا کیا انتظام ہے؟

اس پر افسر صاحب جلسہ گاہ نے عرض کیا کہ باقاعدہ دونوں ہالوں سے ملحق مختلف حصّوں میں بیوت الخلاء موجود ہیں۔ قریباً 80 کے قریب بیوت الخلاء مردوں کی طرف موجود ہیں اور اتنے ہی خواتین کی طرف ہیں۔ اور صفائی کے لئے باقاعدہ شعبہ صفائی کی ٹیمیں کام کررہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صفائی کا اچھا انتظام ہونا چاہئے اور یہ ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو جامعہ کے طلباء یہاں موجود ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو دو تین راتیں جاگنے کا تجربہ ہے؟ یہ آپ کو ہونا چاہئے۔ اگر دن رات کام کرنا پڑے تو آپ کو اس کا تجربہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام طلباء سے ان کی کلاسز اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

چار پانچ طلباء نے جب عرض کیا کہ ہماری ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اتنے زیادہ طلباء کی ڈیوٹی دفتر میں لگادی ہے۔ جامعہ والوں کو ایسی جگہ ڈیوٹی دینی چاہئے جہاں سخت کام ہو۔

اس پر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ ان سب سے آگے مختلف جگہوں پر کام لینا ہے۔ بعض لنگرخانہ میں بھی کام کریں گے۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

ویب سائٹ پر جلسہ کی خبر

ویب سائٹ دا سٹار (thestar.com) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 80 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 6 اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا: انٹاریو میں اکتوبر کو اسلامی ورثہ کا مہینہ قرار دے دیا گیا۔

اس بِل کے پاس کرانے کا مقصد اسلامی تاریخ اور ثقافت کے بارے میں معلومات کو بڑھانا ہے۔ آرٹیکل میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یہ قرارداد ان دنوں میں پاس ہوئی ہے جبکہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد ان دنوں کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کا مقصد جلسہ سالانہ میں شرکت کرنا ہے جس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوگا اور توقع کی جاتی ہے کہ کئی ہزار لوگ شامل ہوں گے اور تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے نشر کیا جائے گا۔

....

7/اکتوبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔

اور آج اس جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے ''انٹرنیشنل سینٹر'' میں بعض بڑے وسیع و عریض ہال حاصل کئے تھے۔ یہ ''انٹرنیشنل سینٹر'' ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا (Mississauga) شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک وسیع و عریض نمائشگاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور متعلقہ تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس سینٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ اور ہال نمبر 3 میں لجنہ کی جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جبکہ دیگر دو بڑے ہالوں میں مرد احباب اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بڑے ہال سے ملحقہ ایک ہال میں جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر اور بک سٹور اور کتابوں کی نمائش لگائی گئی تھی۔ نیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز، شعبہ سلطان القلم، ہیومینٹی فرسٹ، انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی اور شعبہ میڈیا اور پریس کے دفاتر بھی بنائے گئے تھے۔

اس ''انٹرنیشنل سینٹر'' کے تمام ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ مردانہ ہال میں سٹیج بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ہال کی دیواروں پر مختلف بینرز لگائے گئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جو ہال مردانہ جلسہ گاہ کے لئے استعمال ہوا اس کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ایک بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر راستہ کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے، اس کو توڑ نہ سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کینیڈا اس سال اپنے ملک میں قیام کے پچاس سال منا رہی ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہوگی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات آپ علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ علیہ السلام ہم سے بیعت لینے کے بعد ہمارا ایک معیار دیکھنا چاہتے ہیں۔ جلسوں کا مقصد بھی یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا کام جاری و ساری ہے۔ جلسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اپنے اندر پاکیزہ روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے نہایت اہم نصائح فرمائیں۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

....

بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی Live دکھائی گئی۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ کا یہاں براہ راست تین زبانوں انگریزی، عربی اور فرنچ میں رواں ترجمہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں کینیڈا کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت ہزارہا میل کے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنی پچاس سالہ جوبلی کے اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ وہاں امریکہ سے بھی احباب ہزاروں کی تعداد میں اس جلسہ میں شمولیت کے لئے محض اس لئے پہنچے تھے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شمولیت فرما رہے تھے۔

امریکہ سے آنے والی بعض فیملیز بھی ہزارہا میل کے طویل فاصلے طے کر کے جلسہ کینیڈا میں شمولیت کے لئے پہنچی تھیں۔ امریکہ کے علاوہ دنیا کے مزید تیس ممالک سے آنے والے احباب بھی اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کینیڈا کے جلسہ میں اتنی کثرت سے بیرونی ممالک سے احباب آئے تھے۔

ان آنے والے سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

....

پریس کانفرنس کا انعقاد

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ''انٹرنیشنل سینٹر'' کی ایک دوسری عمارت کے کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا، CTV چینل، Tarvis CP24 چینل، مسی ساگا نیوز، ٹورانٹو سٹار، CTV نیوز اور TAG TV کے جرنلسٹس اور نمائندے موجود تھے۔ تین بجے پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

❁......سب سے پہلا سوال سی ٹی وی (CTV) کی جرنلسٹ نائیومی صاحبہ نے کیا کہ ایک امن کے پیغام کی اور دوسری محبت کی سب سے بات کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے بہت ساری تحریکات کینیڈا میں کی ہیں۔ جیسا کہ Meet a Muslim Family ہے۔ اتنی ساری نفرت کے ہوتے ہوئے، آپ یہ کیسے کریں گے؟

اِس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی یہ گروپ کر رہے ہیں، یہ سب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ پس ہم تو قرآن کریم کی پیروی کرتے ہیں اور اس میں کبھی کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ تم ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ جیسا کہ مسلمان کر رہے ہیں۔ سر قلم کرنا کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ خودکش حملہ بھی جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کا بے سبب قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام انسانیت کا قتل۔ قرآن کریم ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ پس مجھے علم نہیں کہ وہ یہ تعلیم کہاں سے لیتے ہیں۔ جو وہ عمل کر رہے ہیں۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی لئے ہم احمدی یہ پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اور یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے جو قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم اپنی تعلیم اور کہیں سے نہیں لے رہے۔ ہم اسلام کے اس حقیقی پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کو اسلام کا تھوڑا سا علم ہے یہاں تک کہ میڈیا کے لوگ بھی، وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ انتہا پسند گروپ حقیقی اسلام پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ بعض میڈیا والوں نے ان انتہا پسند گروپ سے سوالات کئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو حقیقی اسلام کا کوئی علم نہیں۔ پس یہ گروپ والے کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ لیکن ہم وہی کر رہے ہیں جو ہمارے بالا افسروں نے ہمیں حکم دیا ہے۔

❁......اس کے بعد CP24 کے جرنلسٹ Travis نے سوال کیا کہ امریکا کا صدارتی انتخاب ایک ماہ تک ہونے والا ہے۔ جس کا نتیجہ پوری دنیا کو متاثر کرے گا۔ اس مہم سے بہت سارے نازک معاملات ظاہری طور پر کھل کر سامنے آئے ہیں۔ جیسا کہ racist اور مذہبی مسائل۔ Donald Trump جو کہ ریپبلکن نمائندہ ہے کہتا ہے کہ اگر وہ منتخب ہو گیا تو وہ تمام مسلمانوں پر کچھ مدت کے لئے پابندی لگا دیگا۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے اور کیا آپ کسی خاص نمائندہ کا ساتھ دے رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسے جیتنے دیں، پھر مَیں جواب دوں گا۔ آپ ان مسلمانوں کے بارہ میں کیا کریں گے جو امریکا میں رہتے ہیں۔ یہ تمام امور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا یہ ایک قسم کی انتخابی چال ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر وہ منتخب ہو جائے گا تو ویسا کرے گا جیسا اس نے کہا ہے۔

❁......بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ میں سوچ رہی تھی کہ امت مسلمہ میں امام کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت بہت سارے انتہا پسند گروپس ہیں، جو اپنے مقاصد کے پیچھے کئی سالوں سے لگے ہوئے ہیں۔ وہ مسلمان ممالک میں اپنے ہی لوگوں کے ساتھ ہی بہت وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں اور مسلم ممالک کے باہر بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اِس لحاظ سے امام کی ضرورت بہت واضح ہے۔ امت مسلمہ کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو ان کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ آخری وقت میں ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا دیں گے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو مہدی ہوگا۔ اُسے مسیح کا بھی خطاب دیا جائے گا۔ اس مصلح کے آنے کے بارہ میں بہت سارے نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بتائے تھے۔ وہ سب نشان اب پورے ہو چکے ہیں۔ ہم یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ شخص آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ آپ نے سو سال پہلے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں یا کسی مذہبی شخص یا عالم جس کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہے، ان تمام مسائل کا حل جن کے سبب مسلم ممالک میں پریشانی یا فساد برپا ہے اور تمام دنیا بے چینی میں ہے، فقط یہی ہے کہ اُس شخص کو مان لیا جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے اور جو اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ ہم احمدی یہ مانتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے فضل سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا کے اکثر لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں گے تاکہ کامل امن اور انصاف قائم ہو جائے۔

Morden Motor (UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

✿......اس کے بعد مسی ساگا نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کینیڈا کبھی کبھار آتے ہیں۔ آج آپ یہاں پیل ریجن مسی ساگا میں ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں یہ میرا چوتھا یا پانچواں کینیڈا کا دورہ ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا، اپنا پچاس سالہ جشن منا رہی ہے۔ تقریباً پچاس سال پہلے یہاں جماعت کا آغاز ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت اچھی طرح سے قائم ہوچکی ہے۔ وہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ لیکن یہ سال جماعت کے یہاں پچاس سال مکمل ہونے کی وجہ سے خاص ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی کہ میں جماعت کے افراد کو مخاطب کروں۔ پس یہ وجہ ہے کہ میں ادھر آیا ہوں۔ مسی ساگا میں جلسہ اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ اور کوئی وسیع جگہ نہیں مل سکی، جہاں یہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس لئے انہوں نے کچھ ہال یہاں کرائے پر لئے ہیں۔ ہر سال یہ کرائے پر ہال لے کر یہاں جلسے کا انعقاد کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ میں یہاں ہوں۔

آج جمعہ ہے اور ہر جمعہ پر میں خطبہ دیتا ہوں جس میں اپنی جماعت کے افراد کو مخاطب ہوتا ہوں جو کہ تمام دنیا میں ہمارے ٹی وی چینل سے مختلف زبانوں میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میں آج یہاں مسی ساگا میں ہوں۔

✿......اِس کے بعد سی ٹی نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں جانتی ہوں کہ احمدیہ جماعت ان الفاظ پر قائم ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس پیغام کو آج کے معاشرے میں پھیلانے کی کیا اہمیت ہے؟ میں تھوڑی تاخیر سے آئی ہوں اور معذرت خواہ ہوں اگر یہ سوال پہلے پوچھا گیا ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں یہ بات کافی واضح ہے کہ یہ پیغام آج کے دور میں کتنا اہم ہے، جہاں انتہا پسند گروپس بہت سارے مظالم اور وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً امت مسلمہ کی نمائندگی نہیں کرتے۔ یہ ایک چھوٹا گروپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ داعش کی ممبر شپ فقط چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ مسلم امّہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ نمبر بہت تھوڑا ہے۔ لیکن ان کا بڑھتا ہوا اثر بہت زیادہ ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں خودکش حملے سے یا اور ایسے ظالمانہ فعل سے فساد برپا کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں جو پیغام پوری دنیا میں پھیلانے والا ہے وہ یہی ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نہ صرف یہ کہ مسلمان اس کو پھیلائیں بلکہ سب کو یہ پھیلانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں محبت کو بڑھانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں سلامتی اور امن سے رہنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ بس یہی پیغام ہے جو ہر طرف پھیلانا ضروری ہے۔ ہم نے یہ نعرہ کس مقصد سے بنایا ہے۔ کیونکہ بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کا خلاصہ ان دو فقروں میں نکالا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے خالق اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو۔ پس اگر تم ایسا کرو گے تو سب ٹھیک رہے گا۔ اگر مسلمان اس بات کو سمجھ لیں تو میرا نہیں خیال کہ دوسرے لوگ ان پر انگلی اٹھائیں گے کہ یہ انتہا پسند ہیں اور ظالم ہیں اور یہ ایسے ہیں اور یہ ویسے ہیں۔

✿......بعد ازاں سی ٹی وی کی جرنلسٹ نیومی صاحبہ نے سوال کیا کہ میں آپ کے بارہ میں پڑھ رہی تھی کہ آپ پاکستان میں احمدیت کی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے۔ یہ بات کینیڈا میں رہتے ہوئے عجیب لگتی ہے۔ ہمارا ملک ایک مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کا ملک ہے۔ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں جب آپ کینیڈا آتے ہیں اور آپ کا کینیڈا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب سے مجھے اس مقام پر منتخب کیا گیا میں پاکستان میں نہیں رہتا بلکہ لندن یوکے میں رہتا ہوں۔ وہاں بھی مذہب کی آزادی ہے۔ ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں مانیں اور عمل کریں۔ تمام مغربی دنیا میں یا تمام ممالک میں جہاں جمہوریت اچھی طرح قائم ہے۔ وہاں مذہب کی اور کئی قسم کی آزادی ہے۔ پس جب میں کینیڈا آتا ہوں تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ میں پہلے سے ہی اس کا عادی ہوں۔ کیونکہ پچھلے تیرہ سال سے میں یوکے میں رہ رہا ہوں۔ میں دوسرے یورپین ممالک میں بھی سفر کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ آسٹریلیا اور دوسرے ممالک میں بھی گیا ہوں۔ ان سب ممالک میں اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ جو میں کرتا ہوں اس کی میں تبلیغ بھی کر سکتا ہوں اور اس کو بیان بھی کر سکتا ہوں۔ کینیڈا میں بھی ایسا ہی ہے۔ میں خوش ہوں کہ کینیڈا ملٹی کلچرل ملک ہے۔ اور آپ کو مذہب کی آزادی کے ساتھ ساتھ اظہار رائے اور ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

✿......اس کے بعد Tag TV کی جرنلسٹ حلیمہ سعدیہ صاحبہ نے سوال کیا کہ ہم آپ کو مسلم دنیا میں بہت با اثر وجود سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی ہوں کہ بحیثیت مسلمان ہم کس طرح اس دنیا کے شہری کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں اور یہ کہ کن وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کا تنزل ہوا ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آج کے مسلمان اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ اپنے آپ میں بہتری لا سکتے ہیں۔ انتہا پسند مُلّاں نے قرآن کریم کی اصلی تعلیم کو غلط پیش کیا ہے۔ امت مسلمہ کی اکثریت قرآن کی حقیقی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ قرآن کریم اور تفاسیر نہیں پڑھتے۔ بے شک بہت سے علماء گزرے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی تفصیلی تفاسیر تصنیف کی ہیں۔ ان کی تفاسیر میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ پس جس کی اصلاح کرنی ہے وہ مُلّاں ہے۔ مُلّاں کی اصلاح ہوگی تو پھر امن ہوگا۔ اَتاترک نے ترکی میں جو قدم لیا تھا وہ یہ تھا کہ فسادی مُلّاں کو سمندر میں غرق کر دیا۔ پس جب تک حکومتیں ان مُلّاں کے خلاف سخت اقدام نہیں لیتیں تب تک مسلمانوں کی اصلاح نہیں ہوسکتی کیونکہ وہی ہیں جو لوگوں کو اسلام کی غلط تعلیمات دیتے ہیں اور پھر ان کو فضولیات میں بھڑکا رہے ہیں۔

✿......بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کے خلاف جماعت احمدیہ کیا اقدام کر رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کر سکتے۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کریں۔ امت مسلمہ میں سے وہ لوگ جو اس تعلیم سے باخبر ہیں اور وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم احمدی جو تعلیم دے رہے ہیں وہ حقیقی اور صحیح اسلامی تعلیم ہے تو بعض اوقات وہ احمدیت کے سفیر بن جاتے ہیں یا وہ احمدی ہو جاتے ہیں۔ بس یہ ایک slow process ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم و ستم ختم ہو جائے گا۔ پس کچھ ہمت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔ جس ایک شخص نے امت مسلمہ اور تمام دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا تھا وہ انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا واحد اور اکیلا شخص تھا۔ تقریباً 108 سال آپؑ کو گزرے ہوئے ہو چکے ہیں۔ آپ کے دعویٰ کے بیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی۔ جب آپ نے دعویٰ کیا، آپ اکیلے تھے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت تک 4 لاکھ احمدی ہو چکے تھے۔ اب ہم تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ افریقہ میں لاکھوں ہیں۔ ہر سال کئی لاکھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس اس طرح ہم ترقی کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح ہم ان مسائل پر غلبہ پائیں گے۔ ہاں! یہ ایک وقتی سلسلہ ہے۔ لیکن اسی طرح مذہبی جماعتیں ترقی پاتی ہیں۔ 300 سال تک عیسائیت نہیں پھیلی تھی۔ یہاں تک کہ آخر کار جب بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تو پھر وہ پھیلی۔ بانی جماعت احمدیہ کی پیشگوئی ہے کہ 300 سال نہیں گزریں گے کہ تم کہہ سکو گے کہ لوگوں کی اکثریت احمدیت کے دامن میں آچکی ہے۔ پس بفضلہٖ تعالیٰ ہم اسی کی امید کرتے ہیں۔ نہ صرف امید بلکہ ہمیں اس بات پر کامل یقین ہے۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے ساتھ پریس کانفرنس کا ایک منظر

....

صوبہ اونٹاریو کی Premier کی حضور انور سے ملاقات

صوبہ اونٹاریو کی Premier حضور انور سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور بعض سٹاف ممبران کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ جلسہ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا آج یہاں 20 ہزار سے زائد لوگ تھے۔ آئندہ دنوں میں توقع ہے کہ یہ تعداد 25,24 ہزار ہو جائے گی۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہمارا اونٹاریو صوبہ ملک کی آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ملک کی 40 فیصد آبادی اس صوبہ میں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ جو اس وقت امن کی خرابی کے حالات سامنے آرہے ہیں اس بارہ میں حضور ہماری رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کامل انصاف کرو اور عدل کرو اور ہر ایک کو اس کا حق دو، کسی قوم ملک سے ناانصافی نہ کرو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ جو ویسٹرن ممالک میں گروپس حملے کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بڑی طاقتیں ان کے ملک کے اُن لیڈروں کی مدد کر رہی ہیں جو اپنے ملک میں عوام کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ تو یہ بھی ایک وجہ ہے کہ پھر یہ گروپس انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔ ان گروپس کی بے چینی کی یہ وجہ صحیح ہے یا غلط ہے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی حکومتوں کو بڑی طاقتوں سے مدد مل رہی ہے۔ پس آپ لوگوں کو حکمت کے ساتھ پلاننگ کرنی پڑے گی اور اصل یہی ہے کہ عدل و انصاف سے کام لیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

موصوفہ نے اس بات پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ ہمارے اس صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں اچھا کام کر رہی ہے اور صوبہ کی ترقی کے کاموں میں جماعت کا کافی حصہ ہے۔

اس ملاقات کے بعد یہاں ''انٹرنیشنل سینٹر'' سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں واپس پیس ویلج کے لئے روانہ ہوئے اور ساڑھے چار بجے تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے ”مسجد بیت الاسلام“ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

....

پریس و میڈیا کوریج

جلسہ کے حوالہ سے 7/اکتوبر کو جو میڈیا اور پریس میں کوریج ہوئی۔

❁......**سٹی ٹی وی نیوز** نے خبر دی: کئی ہزار احمدی آج انٹرنیشنل سینٹر میں جمع ہوئے ہیں کہ اپنے خلیفہ کا خطاب سنیں۔ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ یہ کینیڈا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا جلسہ ہے۔ اور اس میں 20 ممالک سے ہزاروں احمدی شامل ہو رہے ہیں۔ ایک اور دوست نے بتایا کہ یہ ایک حیران کن بات ہے کہ ایک شخص سے ہزاروں لوگ ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ ہر کسی کے پاس اپنی ایک کہانی ہے کہ کیسے خلیفہ کے سبب اُن میں روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔

❁......**سی ٹی وی ٹورانٹو ویڈیو نے خبر دی کہ** خلیفہ مسرور احمد، جو کہ احمدیوں کے لئے بمثل پوپ ہیں، کینیڈا میں سب سے بڑی مسلمان جماعت کو انہوں نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم امن پر مبنی ہے اور احمدی چاہتے ہیں کہ یہ پیغام دنیا میں پھیلے۔ یہ کینیڈا جماعت کا چالیسواں جلسہ سالانہ ہے۔ احمدی مسلمانوں نے بہت سی تحریکات شروع کر رکھی ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ اسلام کی اصل حقیقی تعلیم کیا ہے، جیسا کہ Meet a Muslim Family Campaign اور ISIS کے خلاف بھی مختلف Campaigns کی ہیں۔ کئی سیاستدانوں نے جماعت کا اس حوالہ سے شکریہ ادا کیا ہے کہ وہ Syrian Refugees کی مدد کرتے ہیں۔ اس دورہ میں خلیفہ کی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات بھی ہے۔

❁......**احمدیت کے خلیفہ کی انتہاپسند نام نہاد علماء پر تنقید:** خلیفہ نے بتایا کہ اسلام کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ۔ انتہا پسندی کے خلاف جہاد کا یہ بھی طریقہ ہے کہ اسلام کی اصلی تعلیم کی اشاعت کی جائے۔ اس کام کو وقت ضرور لگے گا لیکن ایک دن بالآخر ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم کے دور کا خاتمہ ہوگا۔ کسی کو بھی کوئی تکلیف نہ دو۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ کسی کا جو بھی مذہب ہو اس کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔

...................................(باقی آئندہ)

بقیہ: کونگو کنشاسا میں جلسہ جرمنی کی کوریج

از صفحہ 11

ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ DANTON JANVER صاحب جو کہ مقامی ٹیلی ویژن RTNK کے جرنلسٹ ہیں نے کہا کہ آج پتہ لگا کہ اسلام کی اصل تعلیم کیا ہے اور مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو صرف امن پیار اور باہمی انصاف کی بات کرتا ہے۔

☆ BIEN FAIT صاحب جو کہ مقامی ٹیلی ویژن RTVGL کے ڈائریکٹر ہیں نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت ایسی بھی ہے جو ایک ہاتھ پر متحد ہے۔ ان کے اصرار پر خاکسار کو جلسے کی نشریات کے بعد 20 منٹ زائد وقت دیا گیا جس میں خاکسار نے خلافت کا مقام اس کا مطلب اور اس کی اہمیت بیان کی۔ ٹوٹل تین گھنٹے کی نشریات دکھائیں۔

3) مبانزا نگونگو Mbanza Ngungu

مبلغ سلسلہ باکونگو لکھتے ہیں: پروگرام ڈائریکٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب سننے کے بعد کہا: اتنا واضح اور خوبصورت پیغام کبھی سننے کو نہیں ملا۔ آج معلوم ہوا کہ اسلام دہشت گردی اور جبر کی تعلیم پیش نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ آج حقیقی اسلام پر عمل پیرا اور امن کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں کوشاں ہے۔ میری طرف سے جماعت کو سلام اور مبارکباد پیش ہے“

4) کانانگا Kananga

مبلغ سلسلہ کانانگا تحریر کرتے ہیں: صوبہ کسائی سنٹرل کے دارالحکومت کانانگا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب لوکل ٹیلی ویژن RTM پر لائیو نشر کیا گیا۔ اندازاً دس ہزار افراد تک پیغام حق پہنچا۔ اس سلسلہ میں نشریات کے دوران رابطہ کے لئے جماعتی نمبر بھی درج کیا گیا، جس کے ذریعہ سے الحمدللہ 3 نئے رابطے ہوئے۔

تاثرات:

Brunch Ngoyi: یہ مقامی ریڈیو چینل کے ڈائریکٹر ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ سننے کے بعد اپنے تاثرات دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ”آج حضور کا خطاب سننے کے بعد مجھے محسوس ہوا ہے کہ اسلام سے اچھا کوئی مذہب ہی نہیں اور ایسی پُرکشش نصائح میں نے آج تک کسی بھی پادری سے نہیں سنی۔ خدا کرے کہ آپ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں، نیز اگلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب آدھی قیمت پر نشر کروں گا۔“

☆Design 4 Build Services☆

تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات

تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر و توسیع و آرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔

ہماری خدمات: ☆ ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆ پلاننگ پرمشن، درخواست و اپیل ☆ سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی

We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.

Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

FOUR VACANCIES

Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Urdu Speakers (2 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following FOUR posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR.
They should have the further main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Urdu speaker	Research, edit preaching literature and religious periodicals	London SW18
Urdu speaker	Lead prayers and deliver sermons	Cambridge

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; enter into correspondence with members and the general public; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; attend promotional events for our faith community, conferences and social functions; and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu and Arabic languages and as specified, in respect of the first two vacancies, with a good understanding of Indonesian or Bangla languages. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years except in the case of the third vacancy above where strong academic qualification supplemented by a minimum of 6 months' experience as a trained Minister of Religion shall be considered.
For all vacancies you must have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:

a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college; OR at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:

Stipend of £4,200/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed); 25 days holidays per annum.)

Closing Date: 18 November 2016
Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر200)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدّت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرّ پسند عناصر کا عبرت ناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں ماہ اپریل، مئی اور جون 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم / مخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

ایک احمدی کے قاتل کا اقبالِ جرم

کوٹلی؛ آزاد جمّوں و کشمیر؛ 30/ اپریل 2016: کوٹلی آزاد جمّوں و کشمیر میں پاکستان پیپلز پارٹی کی ایک ریلی میں پاکستان کے سابق وزیرِ اعظم راجہ پرویز اشرف نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف پنجابی زبان میں درج ذیل نفرت آمیز الفاظ کہے: "پاکستان پیپلز پارٹی دا دوستو کوئی مقابلہ نہیں کر سکدا، کوئی نئیں کر سک ریا، جے اسلام دی خدمت کیتی تے شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کیتی صرف۔ نوّے سال پرانا مسئلہ، قادیانیاں دا مسئلہ، جنہاں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دی نبوّت نوں چیلنج کیتا، اونہاں دا منہ بند کیتا، اونہاں دی گردن مروڑی، اور فتنہ نوں دفن کر دِتا۔" یہ تقریر انٹرنیٹ پر حسب ذیل لنک پر موجود ہے۔

http://www.yootube.com/watch?v=rsjuLtR3XJ8

راجہ پرویز اشرف کی یہ تقریر 30/ اپریل 2016ء کو اے آر وائی نیوز ٹیلی وژن چینل پر بھی نشر کی گئی۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو اور دیگر لیڈرز بھی موجود تھے لیکن کسی میں بھی اتنی اخلاقی جرأت نہ تھی کہ اس جلسہ میں ہی راجہ پرویز اشرف کے اس نفرت آمیز بیان کو ردّ کرتے۔

بعد میں جب معاملہ نے کچھ سنجیدہ صورتِ حال اختیار کی اور اس بیان کو سوشل میڈیا پر تنقید کا نشانہ بنایا جانے لگا تو بلاول بھٹو نے اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے ٹویٹر پر درج ذیل ٹویٹ کی:

"Politicians have no right to comment or question peopls' faith. History has taught us politicization of faith has lethal consequences for all."

(سیاستدانوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی کے مذہب کو تنقید کا نشانہ بنائیں یا اس پر سوال اٹھائیں۔ تاریخ ہمیں یہ سبق سکھا چکی ہے کہ مذہب پر سیاست کرنے کے تباہ کن نتائج ہوتے ہیں۔)

بزرگ احمدی اسیرِ راہِ مولیٰ کی گرتی ہوئی صحت

فیصل آباد؛ 12/ مئی 2016ء: ہمارے قارئین کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ قبل اسّی سالہ شکور بھائی المعروف چشمے والے کو ربوہ سے احمدیہ کتب و لٹریچر فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں آٹھ سال قید کی سزا سنا دی گئی تھی۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ جماعتِ احمدیہ جو ساری دنیا میں اسلام کی پرامن اور زندگی بخش تعلیمات کی عکاس کہلاتی ہے، پاکستان میں اس کی کتب فروخت کرنے پر 'انسدادِ دہشت گردی' کی دفعات عائد کی جاتی ہیں۔

یہ بزرگ احمدی لگ بھگ ایک سال سے انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں اسیر ہیں۔ ان کی ضمانت کی اپیل ہائی کورٹ میں سماعت کی منتظر ہے۔

کالج کے پروفیسر کی مخالفت

جھنگ؛ مئی 2016ء: جھنگ کے ایک مقامی کالج میں پڑھانے والے پروفیسر میاں منور احمد کو عرصہ دراز سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ گزشتہ 15/ سال سے جنرل اینڈ ماڈرن فزکس لیبارٹری کے انچارج ہیں اور اپنے شعبہ میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ کالج کا پرنسپل جو کہ مخالفینِ احمدیت کے دباؤ میں بتایا جاتا ہے چاہتا ہے کہ ان کے ایک جونیئر پروفیسر کو لیبارٹری کا انچارج بنا دے جبکہ اس جونیئر کا اس شعبہ میں تجربہ بھی بہت تھوڑا ہے۔ کالج کے سٹاف کے بعض ممبران جو جماعتِ احمدیہ کے مخالف بھی ہیں چاہتے ہیں کہ کسی طرح منور احمد کا تبادلہ یہاں سے کروا دیا جائے۔ چنانچہ کالج میں بہت تناؤ کی صورتحال ہے۔ اور منور احمد کو ان حالات میں بہت احتیاط سے کام لینا پڑ رہا ہے۔

فرقہ واریت کو ہوا دینے کے لئے ٹریننگ کورس

چنیوٹ، 9/ مئی 2016: ایک جہادی اخبار روزنامہ اسلام نے اپنی 9/ مئی کی اشاعت میں ایک ٹریننگ کورس کا ایک اشتہار شائع کیا۔ یہ کورس 14/ تا 26/ مئی کو منعقد کیا جانا تھا۔ اس کا مقصد شاملین کو 1۔ تحفظِ ختمِ نبوّت، 2۔ حیاتِ عیسیٰؑ 3۔ دیگر عناوین پر کورس کروانا تھا۔ یہ کورس ادارہ مرکزی دعوت و ارشاد چنیوٹ کے زیرِ سرپرستی و زیرِ انتظام کروایا جا رہا تھا۔ یہ ادارہ مولوی منظوری چنیوٹی نے شروع کروایا تھا۔ اگرچہ بظاہر اس کورس سے کسی کو کوئی خطرہ کی بات محسوس نہیں ہوتی لیکن حقیقت کیا ہے، آیئے دیکھتے ہیں۔

پاکستان میں ختمِ نبوّت کے تحفظ کے نام پر چلنے والی تنظیمیں کھلے عام شدّت پسندی، فرقہ واریت حتیٰ کہ تشدّد کی ترغیب و تعلیم دیتی ہیں۔ دو دہشتگرد حملہ آور جنہوں نے 28/ مئی 2010ء کو لاہور میں احمدیہ مساجد پر حملہ کر کے 86/ احمدیوں کو شہید کیا تھا یہ لوگ بھی اس حملے کے دوران 'ختمِ نبوّت' کے نعرے ہی لگا رہے تھے۔ پھر کچھ ہی عرصہ قبل انگلینڈ کے شہر بریڈ فورڈ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص تنویر احمد نے کئی سو میل کا سفر طَے کر کے گلاسگو کے ایک احمدی سیّد اسد الاسلام شاہ کو خنجروں کے وار کر کے شہید کر دیا۔ اس نے اپنے بیان میں ان کو 'گستاخِ رسول' کہا اور اس واقعہ کی مزید تفتیش کے دوران لندن کے علاقہ سٹاک ویل (Stockwell) کی گرین مسجد سے جماعتِ احمدیہ کی مخالفت پر مبنی لٹریچر کی ایک بڑی مقدار برآمد کی گئی۔ اور اس کا تعلق بھی ختمِ نبوت کی تنظیم سے ہی بتایا جاتا ہے۔

چنیوٹ کے روزنامہ میں شائع ہونے والے جس اشتہار کا ذکر اس خبر میں کیا جا رہا ہے اس میں بھی تشدّد کو فروغ دینے کی واضح تلقین موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اس کورس کا مقصد خلیفہ اوّل سیّدنا صدیقِ اکبر کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ ملّاں کے مطابق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدّعیانِ نبوّت کے خلاف جہاد کیا تھا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جہاد اسلامی حکومت کے باغیوں کے خلاف تھا۔ اگرچہ یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے کچھ جتھوں کے سربراہان جھوٹی نبوّت کے دعویدار بھی تھے۔

اس کورس کا ایک اور مقصد یہ بھی بیان کیا گیا کہ تا کہ اسلام کے بنیادی عقیدہ ختمِ نبوّت کی حفاظت کی جا سکے۔ کورس کے شاملین کو شاید یہ نہیں بتایا جاتا کہ احمدی بھی ختمِ نبوّت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اختلاف ختمِ نبوّت کی تعریف میں ہے۔

اس کے ساتھ اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ایک سال کا ردِّ قادیانیت کورس بھی کروایا جاتا ہے۔ جس میں بورڈنگ ادارہ کے ذمہ ہونے کے ساتھ ساتھ شاملین کو دو ہزار روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

مشہور اخبار میں احمدیوں کے خلاف سرگرمیوں کے لئے کھلے عام چندہ کی اپیل

لاہور؛ 17/ جون 2016ء: روزنامہ جنگ نے اپنی 17/ جون 2016ء کی اشاعت میں عالمی مجلس ختمِ نبوّت کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا تھا: "مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے مشن کی تکمیل کے لئے" یہ وہی مولانا صاحب ہیں جو لندن کے علاقہ سٹاک ویل میں موجود ایک مسجد سے برآمد ہونے والے نفرت آمیز پمفلٹ کے مصنف ہیں۔ اس اشتہار میں تحریک کرنے والے ملّاؤں کے نام بھی درج ہیں، ان کے بینک اکاؤنٹ نمبرز بھی اور رابطہ نمبرز وغیرہ بھی دیے گئے ہیں۔

اس اشتہار میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ یہ تنظیم 'دنیا بھر میں مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدِّ باب کے لئے کوششیں' کر رہی ہے۔

حکومتِ وقت ایک طرف نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کروانے کی دعویدار ہے تو دوسری جانب احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے والے ملّاؤں کے مشن کو جاری رکھنے کے اشتہارات ملک کے بڑے اخبارات میں شائع کیے جا رہے ہیں۔

گوجرانوالہ میں مخالفت

گوجرانوالہ، اپریل 2016ء: بعض نامعلوم افراد نے عبدالمجید احمدی کی دکان کے شٹر پر دھمکی آمیز پوسٹر لگا دیے۔ پوسٹر پر تحریر تھا کہ 'قادیانی واجب القتل ہیں، مرزائی کافر ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ایک معصوم احمدی کا قاتل ضمانت پر رہا

لاہور؛ 26/ مئی 2016ء: مارچ 2012ء میں پولیس نے ایک معصوم احمدی پرائمری ٹیچر ماسٹر عبدالقدّوس کو بہیمانہ تشدّد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجہ میں وہ جان کی بازی ہار گئے۔

ماسٹر عبدالقدوس شہید پر جب تشدّد کیا گیا تو شجاعت ملہی انچارج تفتیشی آفیسر تھا۔ اور آپ اسی کی حوالگی میں تھے۔ چنانچہ اسی شخص کو آپ کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ حال ہی میں لاہور ہائی کورٹ نے اسے ضمانت پر رہا کر دیا۔

دوسری جانب ایک معصوم احمدی طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ہیں جو کہ احمدیہ پبلیکیشنز کے پرنٹر ہیں۔ انہیں 30/ مارچ 2015ء کو گرفتار کیا گیا۔ ان پر ایک ملّاں کی جانب سے جھوٹے طور پر بعض الزامات لگائے گئے۔ جس رسالہ میں 'قابلِ اعتراض' مواد شائع کیا جانے کا الزام تھا وہ رسالہ بھی برآمد کر لیا گیا، مگر آج تک کسی نے وہ 'قابلِ اعتراض' مواد عدالتِ عالیہ کے سامنے یا ملزم یا ملزم کے کسی وکیل کے سامنے پیش نہیں کیا جس سے ثابت ہوتا ہو کہ نعوذ باللہ اس رسالہ میں کسی بھی طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی گئی ہو۔ طاہر مہدی نے رہائی کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی۔ ہائیکورٹ کے دو رکنی بینچ نے اس پر کارروائی کرتے ہوئے اس درخواست کو خارج کر دیا۔ بلکہ اس مقدمہ پر انسدادِ دہشتگردی کی دفعہ 8-W بھی عائد کر دی۔ اور نوٹ لکھ دیا کہ ان کا مقدمہ اب انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں سنا جائے۔ پھر ایک طرف ملزم کے وکیل کی طرف سے استدعا ہے کہ جو الزام ان کے موکل پر لگایا گیا ہے وہ سرے سے ثابت ہی نہیں ہوا لہٰذا مقدمہ خارج کیا جائے تو دوسری جانب مدّعی درخواست دائر کرتا ہے کہ دفعہ 295-B اور دفعہ 295-C بھی طاہر مہدی کی چارج شیٹ میں شامل کر دی جائیں۔ اور حیران کن امر یہ کہ عدالتِ عالیہ نے انتہائی غیر منصفانہ طور پر ملزم کی مدلل درخواست کو مسترد اور مدّعی کی انتہائی غیر معقول درخواست کو قبول کر لیا۔ اور وہی عدالت جس نے ایک قاتل کو ضمانت پر رہا کر دیا، ایک معصوم احمدی کی ضمانت لینے سے انکاری ہے۔

..................................(باقی آئندہ)

دو آسمانی امان

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے دو امان نازل ہوئے تھے ایک تو ان میں سے اٹھ گیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود مگر دوسری امان قیامت تک باقی ہے اور وہ استغفار ہے۔ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال: 34) پس استغفار کرتے رہا کرو کہ پچھلی برائیوں کے بدنتائج سے بچے رہو اور آئندہ بدیوں کے ارتکاب سے۔" (ارشادات نور جلد اوّل صفحہ 69)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 دسمبر 2011ء میں مکرمہ امۃ الواسع ندرت صاحبہ (ا۔ و۔ ندرت) کے قلم سے اُن کی والدہ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ کا تفصیلی ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ نے حضرت اماں جانؓ کی سیرت کے حوالہ سے دہلی کے سفر کے دوران کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک گاؤں کے گیسٹ ہاؤس کی اونچی سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر جاتے وقت محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حضرت امّاں جانؓ کو سہارا دے رہے تھے جبکہ مَیں اور میری بہن امۃ الباسط بھی ساتھ تھے۔ کچھ دن بعد مکرم غلام محمد اختر صاحب کا (جو اُن دنوں ریلوے میں ملازم تھے) محترم صاحبزادہ صاحب کو خط آیا کہ مَیں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے کہ اس طرح کی اونچی سیڑھیاں ہیں اور آپ امّاں جان کو سہارا دے کر اوپر لے جارہے ہیں۔ آپ کی بیوی اور امۃ الباسط پیچھے سیڑھیاں چڑھ رہی ہیں۔ اتنے میں کوئی کہتا ہے یا غیب سے آواز آتی ہے کہ یہ ابراہیم کا خاندان ہے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ میری اُمّی میں خدا کے فضل سے خاندانِ ابراہیم والی صفات پورے طور پر پائی جاتی تھیں۔ خداتعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی مخلوق سے محبت ہی آپ کی زندگی تھی۔ یہ محبت اُس وقت بھی آپ کے چہرے سے ٹپکتی تھی جب آپ صبح صبح پرندوں کو کھانا ڈالا کرتی تھیں۔ سب سے بڑھ کر خداتعالیٰ کی محبت جو آپ کی ساری زندگی پر محیط تھی۔ جو نہ صرف خوشیوں میں شکرگزاری کی صورت میں نظر آتی تھی بلکہ غم کی حالت میں تو اَور بھی مضبوطی سے اپنے ربّ کا دامن پکڑ لیتی تھیں۔ زندگی میں آپ نے بڑے بڑے صدمے دیکھے۔ سولہ سال کی عمر میں اپنی اُمّی کی وفات کا صدمہ، پھر تقریباً جوانی کی عمر میں ہی جبکہ ابھی کوئی بچہ بھی بیاہا نہیں گیا تھا ابّا کی وفات۔ پھر اپنی بیٹی نصرت کے خاوند مرزا غلام قادر صاحب کی شہادت جبکہ ان کے بچے بہت ہی چھوٹے تھے۔ ان کے علاوہ بھی کئی آزمائشیں جن سے بڑے مضبوط لوگوں کی کمریں بھی ٹوٹ جاتی ہیں آپ نے نہ صرف برداشت کیں بلکہ اپنے ربّ کے ساتھ مکمل راضی رہ کر برداشت کیں۔ بظاہر ہنستی مسکراتی اور راتوں کو اٹھ کر نمازوں میں اپنے اللہ کے حضور اس کا رحم، مدد اور پیار مانگتی تھیں۔ ابّا کی وفات سے لے کر اپنی شادی تک مَیں ہی اُمّی کے ساتھ سوتی تھی۔ میں نے کوئی رات ایسی نہیں دیکھی جب وہ اٹھ کر اپنے اللہ کے حضور حاضر نہ ہوتی ہوں اور یہ سلسلہ ان کی وفات تک رہا۔ بلکہ آخری چند سالوں میں اُمّی کئی دفعہ ICU میں داخل ہوئیں تو وہاں بھی رات کو تہجد کے لئے سٹاف کو درخواست کر دیتی تھیں اور اُن میں سے کوئی آکر آہستہ سے ان کو جگا دیتے تھے اور آپ اپنے بیڈ پر لیٹے لیٹے نوافل ادا کرلیا کرتی تھیں۔ ماہِ رمضان میں حقیقتاً کمر کس لیتی تھیں۔ روزے تو معدے میں السر کی وجہ سے نہیں رکھ سکتی تھیں مگر رکھوانے اور کھلوانے کا اہتمام ضرور کرتی تھیں۔ نمازوں اور قرآن کی تلاوت میں دن اور رات کا اکثر حصہ گزرتا تھا۔ اشراق اور چاشت کے نوافل بھی ادا کرتی تھیں۔ اس طرح صحت بہت متأثر ہوتی تھی۔

رمضان میں اللہ کے فضل سے قرآن شریف کے تین دَور مکمل کرتی تھیں۔ قرآن شریف کے علاوہ جو کتاب میں نے ان کو زیادہ پڑھتے دیکھا وہ ''تذکرہ'' تھا جو بہت باقاعدگی سے پڑھتی تھیں۔ جب ابّا (محترم سید میر داؤد احمد صاحب) نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات مختلف موضوعات کے تحت اکٹھے کئے اور وہ ''مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات کی رو سے'' کے نام سے طبع ہوئے تو اس میں اُمّی نے ابّا کا بہت ہاتھ بٹایا۔

خلفاء کے ساتھ قریبی رشتوں کے تعلق کے باوجود روحانی تعلق ہی اَور تھا۔ ہم نے اپنے گھر میں خلفاء سلسلہ کی محبت اور اطاعت کے وہ نمونے دیکھے ہیں جو بیان سے قاصر ہیں۔ ان کو صرف محسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے آپ کی وفات پر اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ''خلافت سے بے انتہا محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ خلافت کے بعد وہ احترام دیا جو خلافت کا حق ہے۔ ...... خلافت کے بعد میری سب سے پہلی ملاقات شاید ان سے ہوئی اور ان کی آنکھوں میں، الفاظ میں، بات چیت میں جو فوری غیرمعمولی احترام مَیں نے دیکھا وہ حیران کن تھا''۔

اُمّی نے زندگی کے ہر مرحلہ پر ہمیشہ خلفاء سلسلہ سے راہنمائی حاصل کی اور ان کے مشوروں سے ہی تمام کام اور فرائض انجام دیئے۔ لیکن کبھی یہ وہم بھی ہو جاتا کہ کہیں خلیفۂ وقت میرے سے ناراض تو نہیں تو پھر بے چینی اور بیقراری انتہا کو پہنچ جاتی۔ ہم کہتے کہ آپ کو وہم کیوں ہو رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔ مگر جب تک آپ کو خود خلیفۂ وقت کی طرف سے تسلی نہیں ہو جاتی تھی کسی کل قرار نہ آتا تھا۔

خدمت دین کی لمبا عرصہ توفیق ملتی رہی۔ 42 سال سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ کے فرائض بہترین انداز میں ادا کئے۔

آپ کی سیرت کا ایک بہت اہم پہلو مہمان نوازی تھی۔ اگر کھانے کا وقت ہے اور اچانک کچھ لوگ آگئے ہیں تو ان کو پھر کھانا کھلائے بغیر نہیں جانے دیتی تھیں۔ خواہ گھر میں صرف دال بنی ہو۔ اگر ہم کہتے کہ بالکل معمولی کھانا ہے اور مقدار میں بھی اتنا نہیں کہ مہمانوں کو پیش کیا جائے مگر آپ زور دیتی تھیں کہ کوئی بات نہیں چٹنی اور اچار ساتھ لگالو گزارہ کرلیں گے اور مہمانوں کو بھی بڑی بے تکلفی سے ساری بات بتا کر کھانے کی میز پر لے جاتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں گھر کے ہر کمرہ میں دس پندرہ مہمان ضرور ٹھہرے ہوتے تھے اور دوپہر کو تو کئی دوسرے لوگوں کو بھی آکر کھانے میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہوتی تھی۔ آپ یہ سارے انتظامات اکیلے ہی کرتی تھیں۔ ابّا تو افسر جلسہ سالانہ ہونے کی وجہ سے اتنے مصروف ہوتے تھے کہ کئی دن تو تقریباً گھر ہی نہیں آتے تھے۔ ہم سب کی بھی ڈیوٹیاں ہوتی تھیں۔ خود اُمّی کی بھی سٹیج پر ڈیوٹی ہوتی تھی اس کے باوجود صبح ناشتہ سے لے کر رات کے کھانے تک کا سارا انتظام۔ پھر ٹھہرے ہوئے مہمانوں کی ہر ضرورت کا خیال۔ ناشتہ تو سب کے کمروں میں ٹرالیاں لگا کر بھیجتی تھیں کھانے بھی مردوں، عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام، پھر اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کے لئے ڈاکٹر کو بلانا، پرہیزی کھانے وغیرہ کا خیال، چھوٹے بچوں کی ضرورتوں کا خیال، غرض انتھک محنت تھی جو کئی دن پہلے سے شروع ہو جاتی تھی اور بعد میں سمیٹنے میں بھی کئی دن لگ جاتے تھے۔ انتہائی خوشی اور بشاشت سے سب کام کرتی تھیں بلکہ اگر کسی جلسہ پر مہمان کسی وجہ سے کچھ کم ہو جاتے تو اداس ہو جاتی تھیں۔

ابّا کی وفات کے بعد تو اُمّی کے اپنے کمرے میں بھی بہت سی خواتین ٹھہری ہوتی تھیں۔ ان میں خصوصی طور پر حیدرآباد دکن کی ایک معزز فیملی تھی جو کہ دراصل قادیان میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہؓ کے گھر مہمان ٹھہرتے تھے۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اُمّی کے پاس لے کر آئے اور فرمایا باچھی یہ تمہاری اُمّی کے مہمان ہیں آئندہ تم نے ان کو سنبھالنا ہے۔ اس دن کے بعد وہ فیملی نسل در نسل اُمّی کی مہمان رہی۔ جلسہ سالانہ کے علاوہ بھی ربوہ آنا ہوتا تو اُمّی کے ہی مہمان رہے۔

اسی طرح ایک اور عہد جو آپ کی اُمّی (حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہؓ) نے وفات کے وقت آپ سے لیا کہ اپنے بھائی (حضرت مرزا طاہر احمدؒ) اور بہنوں (محترمہ بی بی امۃ الحکیم صاحبہ اور محترمہ بی بی امۃ الجمیل صاحبہ) کا خیال رکھنا۔ یہ عہد بھی آپ نے تادمِ وفات نبھایا۔ گوکہ محبت اُمّی نے سارے ہی بہن بھائیوں سے بے انتہا کی مگر ان تینوں کو تو اپنی ذمہ داری سمجھتی تھیں۔ بی بی جمیل کی بعض وقت طبیعت خراب ہو جاتی تھی تو رات کو دو تین بجے آدمی بلانے آجاتا تھا اور اُمّی اسی وقت اٹھ کر ان کے گھر چل پڑتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد ان کی بیٹیوں سے بہت ہی تعلق رکھا اور کہتی تھیں کہ اب تو میری سات بیٹیاں ہیں۔ ویسے حضرت مصلح موعودؓ کے ماشاء اللہ 13 بیٹے اور 9 بیٹیاں تھیں۔ ان سب کا اور اُن کے بچوں کا بھی اُمّی سے ایک خاص تعلق تھا۔ بہت سے لوگ اپنی باتیں اُمّی سے شیئر کرتے تھے۔ اور ان کو انتہائی محبت اور دیانتداری سے مشورے دیتی تھیں اور ان کی بات کو مکمل راز میں رکھتی تھیں۔ جن بچوں کے والدین یا کسی ایک کی وفات ہو جاتی تو ان کے لئے تو اُمّی کے پیار کا دامن اتنا وسیع ہو جاتا تھا کہ جیسا ایک حقیقی ماں کا۔

اپنی اولاد سے تو والدین محبت کرتے ہی ہیں مگر جس عورت کا خمیر ہی محبت سے اٹھا ہو اس کا اندازہ لگائیں کہ وہ اپنی اولاد سے کتنی محبت کرتی ہوگی۔ ابّا کی وفات کے وقت ہم کافی چھوٹے تھے خاص طور پر مَیں اور نصرت۔ ہمارے لئے تو اُمّی دعاؤں کا خزانہ بن گئیں اور خدا کی مدد اور توکل سے ہماری ساری ذمہ داریاں، تعلیم کی ہوں یا پھر شادیوں کی ادا کیں۔ ہمارے لئے اُمّی کا پیار یہ تھا کہ ہر وقت یہ بیقراری ہوتی تھی کہ کہیں نمازوں میں تو کمزوری نہیں آرہی؟ جماعت اور خلافت سے وابستگی تو ابّا، اُمّی نے ہمیں گھول کے پلا دی تھی۔ اخلاقی لحاظ سے بھی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر نظر رکھتی تھیں۔ ابّا کے بعد 33 سال اُمّی زندہ رہیں اتنا لمبا عرصہ انتہائی صبر اور ہمت کے ساتھ گزارا۔ ہمارے لئے انہوں نے کبھی دنیا نہیں چاہی بلکہ ہمیشہ اللہ کا پیار اور اس کے دین کا راستہ ہی مانگا۔ جب بھائی (مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب) نے اور پھر بعد میں میرے بیٹے نے وقف کیا تو بہت ہی خوش تھیں۔ بھائی کے بیٹے ارسلان نے جب قرآن شریف حفظ کیا تو اُمّی کی خوشی دیکھنے والی تھی۔ اس بات پر بھی بہت خوش تھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بعد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا پہلا لڑکا ہے جس نے حفظ کیا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے یتیم کی پرورش اچھے انداز میں کی وہ اور مَیں جنت میں (آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو اٹھا کر فرمایا) اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ ابّا اُمّی کو اس کی بھی توفیق ملی۔ ابّا کی زندگی میں بھی دونوں نے دو تین بچوں کی پرورش کی اور بعد میں بھی اُمّی کے گھر وقتاً فوقتاً ایسے کئی بچے پرورش پاتے رہے جن میں سے بعض تو اب بڑی کامیاب زندگیاں گزار رہے ہیں۔ اپنی خاص دعاؤں میں ان کو ان کے بچوں کو ہمیشہ یاد رکھتی تھیں اور ان کے بچوں کو کہتی تھیں کہ میں تمہاری نانی یا دادی ہوں۔ اپنی وفات سے چند سال پہلے اُمّی نے کچھ پرائز بانڈز اس نیت سے لے کر رکھے تھے کہ ان سے غریب اور یتیم بچیوں کے جہیز تیار کراؤں گی۔ ان میں ایسی برکت پڑی کہ تقریباً ہر دفعہ ہی انعام نکل آتا تھا۔ اس طرح کئی بچیوں کے جہیز اس رقم سے تیار ہوئے۔ امداد لینے کے لئے تو روزانہ ہی عورتیں آپ کے پاس آیا کرتی تھیں۔

آپ کا عام احمدی عورتوں سے بہت گہرا تعلق تھا۔ اس بارہ میں خاص طور پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آپ کو اُس وقت ایک خط کے ذریعہ نصیحت فرمائی تھی جب حضرت امّاں جانؓ اور حضرت امّ ناصرؓ کی وفات کے بعد ایک خلا محسوس کیا جانے لگا۔

اس خط نے یقیناً اُمّی کی زندگی میں بہت اہم رول ادا کیا اور اُمّی کا گھر بھی ان گھروں میں سے ایک تھا جو نسوانی مرکز کہلا سکتا تھا۔ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد پاکستان کی خواتین کے لئے اُمّی ایک سہارا بن کے رہیں۔ محبت کا ایک سمندر تھا جو افراد جماعت کے لئے ٹھاٹھیں مارتا تھا اور اس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ واقفین زندگی کا اپنا ایک خاص مقام تھا۔ ابّا کے زمانے کے جامعہ احمدیہ کے بعض شاگردوں سے تو بالکل اپنے بچوں جیسا تعلق تھا جو ساری زندگی رہا۔ ایک دفعہ کسی سے تعلق بن گیا تو ساری عمر اس کو نبھایا۔ اگر کوئی تکلیف میں ہوتا تو بڑی بیقرار ہو کر دعائیں کرتیں جب تک اللہ کے فضل سے تسلی نہ ہو جاتی۔

اُمّی کے گھر ایک لڑکی رہتی تھی جو ذہنی طور پر کمزور تھی اس کی بیٹی بالکل معذور تھی وہ اچانک آکر اُمّی سے چمٹ جایا کرتی تھی۔ اس کے کپڑے اور ہاتھ چہرہ وغیرہ بعض دفعہ اتنے گندے ہوتے تھے کہ حقیقتاً جھرجھری آجاتی تھی مگر اُمّی اس کو اس طرح پیار سے اپنے ساتھ لگا لیتی تھیں اور چہرے پر تأثر تک نہیں آنے دیتی تھیں کہ کوئی کراہت آرہی ہے حالانکہ خود بہت ہی صاف اور نفیس تھیں۔ اُمّی کا یہ تعلق ہر عمر کی خواتین، جوان بچیوں بلکہ چھوٹی عمر کے بچوں سے بھی بہت گہرا تھا۔ ایسے بہت سے غیراز جماعت بلکہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 دسمبر 2011ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی غزل شائع ہوئی ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

ہم عبث گھومے پھرے شہرِ یقیں سے پہلے
کن سے ہم ملتے رہے ایسے حسیں سے پہلے
خامشی ظلم پہ جب حد سے گزر جاتی ہے
آسماں بولنے لگتا ہے زمیں سے پہلے
بستیاں یونہی تو تاراج نہیں ہوتی ہیں
ایک آواز سی آتی ہے کہیں سے پہلے
عین ممکن ہے کہ وہ قادر مطلق ہستی
عدل و انصاف شروع کردے یہیں سے پہلے
شکر صد شکر ہے سمتوں کا تعین قدسی
بے جہت لوگ تھے ہم حبلِ متیں سے پہلے

غیر مذاہب سے بھی تھے جو ایک دفعہ مل لیتے تو پھر اُمّی کے اخلاق کو ہمیشہ یاد رکھتے۔ بہت دعا گو تھیں سب کے لئے دعائیں کرتیں مگر اپنے لئے جس کو بھی دعا کے لئے کہتیں یہی زور ہوتا کہ میرے انجام بخیر کے لئے دعا کریں۔

ایک دفعہ ہمارے خاندان کے ایک بزرگ صبح صبح ہمارے گھر آئے۔ ان کے ہاتھ میں مٹھائی کا ایک ڈبہ تھا جس میں تین گلاب جامن اور دو بالوشاہیاں تھیں۔ انہوں نے اُمّی کو دیتے ہوئے کہا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پلیٹ میں تین گلاب جامن اور دو بالوشاہیاں ہیں اور مجھے کہا گیا ہے کہ یہ مٹھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھجوائی ہے اور یہ آپؐ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی طرف سے باچھی کے لئے ہیں۔ تو میں صبح صبح یہ مٹھائی خرید کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ یہ خواب سن کر اُمّی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس مٹھائی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ہم سب کو کھلائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا پیغام آیا کہ مجھے بھی اس میں سے کھلاؤ تو اُن کے لئے بھی لے کر گئیں۔ اسی طرح ماموں طاری (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) آئے اور اُن کے کہنے پر اُن کو بھی کھلائی۔

وفات سے کچھ عرصہ پہلے اُمّی نے خواب دیکھا کہ میں سڑک پر چلتے چلتے تھک کر کنارے پر بنی ہوئی چھوٹی دیوار پر بیٹھ گئی ہوں اتنے میں ایک کار آ کر رکی ہے اس میں سے حضرت مصلح موعود اترے ہیں اور مجھے کہتے ہیں باچھی تھک گئی ہو؟ آؤ میرے ساتھ کار میں چلو۔

ان کی وفات پر سارے پاکستان سے لوگ سخت گرمی کے باوجود ربوہ پہنچے۔ ہزاروں کی تعداد میں خواتین کی اکثریت ایسی تھی جو اپنا ذاتی دکھ محسوس کرتے ہوئے مسلسل رو رہی تھیں۔ سخت گرمی اور پیاس کے باوجود لمبی لائنوں میں اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ انتہائی صبر سے صرف آخری دیدار کے لئے کھڑی رہیں۔

سعداللہ پور میں احمدیت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 22 دسمبر 2011ء میں مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب نے ایک مضمون میں اپنے گاؤں سعداللہ پور (سابق ضلع گجرات) میں احمدیت کے قیام کی مختصر تاریخ اور اس حوالہ سے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی تبلیغی کاوشوں کا ذکر کیا ہے۔

راجیکی سے تین کوس کے فاصلہ پر موضع سعداللہ پور وڑائچاں دریائے چناب کے کنارے پر ہیڈ خانکی اور ہیڈ قادر آباد کے درمیان واقع ہے۔ اس وقت یہ گاؤں ضلع منڈی بہاؤالدین کا حصہ ہے۔ کسی زمانہ میں گاؤں کا ماحول بہت بہتر تھا اور آپس میں بھائی چارہ کی فضا قائم تھی۔ قدرتی چراگاہ، پُرفضا ماحول، گھنے جنگل اور وافر شکار۔ دریا کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے پتن بھی تھا اور آمد و رفت بذریعہ کشتی ہوتی تھی۔ 1982ء تک مسجد بھی اکٹھی تھی۔ پھر احمدیوں نے علیحدہ تعمیر کر لی جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی خلافت سے چند ماہ قبل کیا۔ پہلے قبرستان بھی اکٹھا تھا۔ 1966ء میں میرے دادا محترم خان محمد صاحب نے سڑک کنارے اپنی ذاتی زمین میں دفن کئے جانے کی وصیت کی۔ بعد میں یہی جگہ سرکاری طور پر احمدیہ قبرستان قرار پائی۔ جبکہ 2004ء میں مشترکہ قبرستان میں ایک احمدی کی تدفین پر 18 احمدیوں کو مقدمہ کا سامنا کرنا پڑا۔

سعداللہ پور میں 3 دسمبر 1848ء کو سکھوں اور انگریزوں کے درمیان جنگ رام نگر لڑی گئی جس میں راجہ شیر سنگھ نے انگریز جرنیل لارڈ گلف کو شکست دی تھی۔ انگریز فوج کے 23 افسر مارے گئے اور 56 شدید زخمی ہوئے۔ آج بھی ایک سنگ مرمر کا صلیب کے نشان والا لمبا پتھر سعداللہ پور میں اُن مرنے والوں کی یاد میں نصب ہے۔ جنگ کے وقت میرے پڑدادا چوہدری عبداللہ خان وڑائچ اس گاؤں کے نمبردار تھے۔ اور انہوں نے سکھوں کی ہر طرح سے امداد کی تھی۔ انگریزوں سے نفرت کی وجہ سے لوگ اُن سے بہت محبت کرتے تھے۔ علاوہ ازیں پتن کی وجہ سے مسافروں کی دیکھ بھال بھی وہی کیا کرتے تھے۔ اُن کا لنگر بھی جاری رہتا تھا۔ اُن کی وفات کے تقریباً 4-3 ماہ بعد میرے دادا پیدا ہوئے۔ جس زمانہ میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ سعداللہ پور گئے تھے اس وقت میرے دادا خان محمد نمبردار تھے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ (بیعت 1897ء) کے چچا حضرت نظام دینؓ کے بیٹے حضرت میاں غلام علی صاحبؓ سعداللہ پور میں ٹیچر تھے۔ دونوں باپ بیٹا نے 1898ء میں بیعت کر لی تھی۔ حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ ان کے ہاں اکثر آتے رہتے تھے۔ سعداللہ پور کے امام مسجد مولوی غوث محمد تھے جو کہ اہل حدیث تھے۔ ایک دن حضرت مولانا صاحبؓ نے اُن کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت سمجھانے کی کوشش کی تو وہ غصے میں آ گئے اور مولانا صاحبؓ اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ مولانا صاحب نے وہ رات مسجد میں گزاری اور خدا کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہوئے سو گئے۔ اس رات کھانا بھی نہ کھایا۔ صبح منہ اندھیرے غوث محمد صاحب وہاں آئے اور معافی کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ مَیں ابھی بیعت کرتا ہوں۔ راجیکی صاحب نے معاملہ پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ رات مَیں نے خواب دیکھا کہ قیامت کا دن ہے اور مجھے دوزخ میں ڈالے جانے کا حکم ہوا۔ فرشتے آگ کی بنی ہوئی گرزیں لے کر کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے مسیح موعود کی شان میں گستاخی کی ہے، لہٰذا اب چلو جہنم اور سزا بھگتو۔ مَیں نے کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں آپ مجھے چھوڑ دیں۔ لہٰذا میں اسی وقت جاگ گیا اور سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد سعداللہ پور میں کئی لوگ احمدی ہو گئے۔ لیکن مولوی غوث محمد صاحب کا داخلہ مسجد میں بند کر دیا گیا اور پھر وہ اپنے گھر کی بیٹھک میں ہی احمدی احباب کے ساتھ نمازیں پڑھنے لگے۔ 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفرِ جہلم کے دوران چند احباب نے جہلم میں حاضر ہو کر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں مضمون نگار کی دادی اپنے ایک چھوٹے بیٹے (مضمون نگار کے چچا) کے ہمراہ بھی شامل تھیں جنہوں نے اپنے خاوند کی سخت طبیعت کی وجہ سے بعد میں بھی کافی عرصہ اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا اور چندہ بھی خاموشی سے ادا کرتی رہیں۔ مضمون نگار کے دادا محترم چوہدری خان محمد صاحب کو اصحابِ احمدؑ میں شامل ہونے کی سعادت نہ مل سکی اور وہ 1914ء میں احمدی ہوئے۔ سعداللہ پور میں صحابہ کی تعداد قریباً 22 تھی۔

محترم چوہدری محمد خاں چٹھہ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 17 دسمبر 2011ء میں مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب نے اپنے نانا محترم چودھری محمد خان چٹھہ صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

چٹھہ قوم کے ضلع گوجرانوالہ میں 84 گاؤں ہیں اور پانچ ریلوے سٹیشن ہیں۔ مدرسہ چٹھہ بھی ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس کے تقریباً تمام زمینداروں کا مذہب شیعہ تھا۔ باقی اہل سنت میں چند غیر کاشتکار لوگ آباد تھے اور عیسائیوں کی بھی کافی تعداد تھی۔ اس گاؤں میں ایک خوبی یہ تھی کہ یہاں پر علمی بحث تو ہوتی رہتی تھی لیکن کبھی مذہب کی بنیاد پر خون خرابہ نہیں ہوا۔ آج بھی ایک ہی قبرستان ہے جس میں سب کے مُردے دفن ہوتے ہیں۔

یہاں کے واحد احمدی محترم چودھری اللہ دادا ولکھ تھے جنہوں نے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کو بلا کر شیعہ مناظر علامہ فضل الدین مجتہد العصر (لکھنؤ) سے ایک مناظرہ کروایا۔ اس مناظرہ کی کامیابی کے نتیجہ میں 8 افراد نے احمدیت قبول کر لی جن میں محترم چوہدری محمد خاں چٹھہ بھی شامل تھے۔ بعد ازاں حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کا دوسرا مناظرہ سید ذوالفقار علی کے ساتھ ہوا جس کے نتیجہ میں 12 مزید افراد نے بیعت کر لی اور اس طرح گاؤں کے تمام معتبر افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

مکرم لدھے خاں چٹھہ کے بڑے بیٹے محترم چودھری محمد خاں چٹھہ صاحب 1891ء میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک محنتی زمیندار تھے اور چھ جماعت تک پڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے احمدیت قبول کر کے اس پر بھرپور عمل بھی کیا۔ پانچ وقت نماز کے پابند، تہجد گزار اور بڑے غریب پرور تھے۔ کتنی ہی مصروفیت ہو نماز کو اوّلین مقام حاصل تھا۔ جلسہ سالانہ پر بڑی باقاعدگی سے جاتے تھے۔ اہلیہ پہلے شدید مخالف تھیں مگر بعد میں بڑی مخلص احمدی ہو گئیں۔ آپ کی دو شادیاں ہوئیں جن سے کُل اولاد تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔

محترم چودھری محمد خاں صاحب بیحد محنتی انسان تھے۔ اپنے گاؤں سے پیدل وزیر آباد چلے جاتے تھے۔ بڑی محنت سے اپنے مقدمات لڑے اور زمینوں کا قبضہ حاصل کیا۔ جماعت کے لئے بڑے غیرتمند تھے۔ احمدی ہونے کے بعد اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو ناراض کر لیا مگر بچوں کی شادیاں احمدیت کی بنیاد پر ہی کیں۔ 6 ستمبر 1986ء کو تقریباً 95 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

محترم چودھری خورشید احمد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15 دسمبر 2011ء میں مکرمہ ع۔ب صاحبہ نے اپنے والد محترم چودھری خورشید احمد صاحب کا مختصر ذکر خیر تحریر کیا ہے۔

محترم چودھری خورشید احمد صاحب میں خدمت دین اور خدمت خلق کا بہت جوش تھا۔ تقسیم ہند کے وقت حفاظت مرکز کے لئے قادیان بھی گئے لیکن درویشان کی تعداد پوری ہو چکی تھی اس لئے ان کو گھر بھیج دیا گیا۔ پھر آپ پاکستان آنے والے مہاجرین کی خدمت میں لگ گئے۔ مختلف فیملیوں کو گھر کے مختلف حصوں میں رہائش دی اور ایک دو ماہ کا خرچ بھی دیا۔ گھر کا ہال نما کمرہ مسجد کے لئے مخصوص کر دیا تھا جس میں پردہ ڈال کر مردوں اور عورتوں کے لئے نماز کی ادائیگی کا اہتمام کیا۔ ایک بار حضرت مصلح موعودؓ جب کراچی سے لاہور بذریعہ ٹرین تشریف لا رہے تھے تو آپ کو راستہ میں قافلہ کو کھانا پیش کرنے کی سعادت بھی ملی۔

آپ قریباً بیس سال رحیم یار خان میں امیر جماعت رہے۔ پھر گوجرانوالہ منتقل ہوئے تو وہاں بھی سالہا سال امیر جماعت مقرر رہے اور احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین میں شامل تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ تبلیغ بھی بہت کرتے۔ جلسہ سالانہ پر اپنے خرچ پر غیر از جماعت دوستوں کو ربوہ لایا کرتے۔ وہ برملا کہا کرتے تھے کہ اگر آپ احمدی نہ ہوں تو بڑے کام کے آدمی ہیں۔

عمر کے آخری حصہ میں آپ ربوہ منتقل ہو گئے تھے۔ حضرت چھوٹی آپاؒ نے ایک نیک خاتون سے آپ کی دوسری شادی کروادی۔ ربوہ میں آپ کئی بیواؤں کا خرچ اٹھاتے رہے۔ بہت رحمدل اور صاف گو انسان تھے۔ غریب ریڑھی والوں کی بھی خاموشی سے مدد کرتے۔

محترم مریم خاتون صاحبہ کی شہادت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 13 دسمبر 2011ء کی ایک خبر کے مطابق محترمہ مریم خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ذکری صاحب آف چوبارہ ضلع لیہ نے اُس وقت موقع پر ہی جام شہادت نوش کیا جب 5 دسمبر 2011ء کی شام تقریباً پانچ بجے چند غیر احمدی افراد نے ایک احمدی فیملی پر حملہ کیا۔ مرحومہ کا گھر مربی ہاؤس سے ملحقہ ہے اور اس رقبہ میں دیگر چند احمدی گھرانے بھی آباد ہیں۔ چند سال قبل اسی جگہ مخالف فریق نے مشترکہ کھاتے سے زمین خریدی اور بعد میں محکمہ مال سے ساز باز کر کے مرحومہ کے خاندان کا انتقالِ اراضی منسوخ کروا دیا۔ اس کا مقدمہ عدالت میں زیرِ سماعت بھی ہے۔ تاہم پہلے بھی مخالف فریق نے قبضہ کرنے کے لئے حملہ کیا تھا لیکن کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ واقعہ کے روز اس گروہ نے رقبے پر قبضہ کرنے کی دوبارہ کوشش کی تو مزاحمت کرنے پر بظاہر اینٹ مار کر جبکہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق کسی کے دستے کے وار سے محترمہ مریم خاتون صاحبہ شدید زخمی ہو گئیں اور موقع پر ہی جام شہادت نوش کیا۔ ان کے خاوند کی دو بہنیں بھی زخمی ہوئیں۔

مرحومہ مریم خاتون صاحبہ کی عمر قریباً 25 سال تھی۔ یہ پورا خاندان پیشے کے لحاظ سے زمیندار رہے۔ ان کے خسر نے 1992ء میں جب یہ رقبہ خریدا تو اُس میں سے احمدیہ مسجد کے قریب واقعہ ایک کنال کا پلاٹ جماعت کو پیش کیا جس پر اب مربی ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ مخالف فریق کافی عرصے سے اس رقبہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور ہائی کورٹ تک ناکامی کے بعد انہوں نے ساز باز کر کے اُس کے ریکارڈ کو اپنے نام تبدیل کروالیا۔ لیکن بہر حال مقدمہ ابھی چل رہا تھا۔

مریم خاتون صاحبہ کی تدفین قریبی جماعت شیر گڑھ ضلع لیہ میں کی گئی ہے۔ ان کے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں جن کی عمر نو سے ساڑھے پانچ سال کے درمیان ہیں۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 دسمبر 2011ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کا دعائیہ کلام شائع ہوا ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

اے مِرے پیارے، مرے پیارے خدا
اے مرے مالک، مرے مشکل کشا
تیرے بِن تو کچھ نہیں کچھ بھی نہیں
کچھ نہیں، کچھ بھی نہیں تیرے سِوا
جانتا ہے تُو سبھی کے بھید کو
کیا سراء ہے اور کیا تحت الثریٰ
چار سُو پھیلے ہیں سائے خوف کے
امن ہے نہ عافیت کی کوئی جا
اے خدا تُو پھیر دے تقدیر کو
بخش دے اس قوم کو اک رہنما
پاسبانی خود جو ملّت کی کرے
قید سے اغیار کی کر دے رہا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 04, 2016 – November 10, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 04, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars Majmooa Ishteharaat
01:05 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 61.
01:30 Huzoor's Reception At Mahmood Mosque: Recorded on May 14, 2016.
02:25 Spanish Service
02:55 Pushto Service
03:10 Open Forum
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 160-168 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 63, recorded on June 22, 1995.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 244.
06:00 Tilawat: Surah Al An'aam, verses 40-50 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 62.
07:15 Stockholm Reception: Rec. May 17, 2016.
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on October 29, 2016.
09:55 Indonesian Service
11:00 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:40 Tilawat: Surah Hood, verses 66-77 and 78-85.
11:55 Seerat-un-Nabi
12:30 Live Transmission From Baitul Futuh
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Transmission From Baitul Futuh
14:35 Shotter Shondane
15:35 Report IAAAE Convention
15:50 In His Own Words
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 Sach To Ye Hai
18:00 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
18:30 World News
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday November 05, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
01:00 Sach To Ye Hai
01:35 Report IAAAE Convention
02:10 Friday Sermon
03:20 Rah-e-Huda
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 245.
06:00 Tilawat: Surah Al An'aam, verses 51-58 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 05.
07:00 Jalsa Salana Germany Address: Rec. June 26, 2010.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: Programme no. 37.
08:55 Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on June 15, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Rec. November 04, 2016.
12:15 Tilawat: Surah Hood, verses 86-94 and 95-106.
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intekhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Maidane Amal Ki Kahani
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 In His Own Words
18:00 Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05 World News
20:25 Jalsa Salana Germany Address [R]
21:20 Rah-e-Huda [R]
22:35 Story Time [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday November 06, 2016

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:35 In His Own Words
01:00 Al-Tarteel
01:35 Jalsa Salana Germany Address
02:30 Story Time
02:50 Friday Sermon
04:00 Maidane Amal Ki Kahani
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 256.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 59-68 with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 62.
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam: Recorded on October 10, 2015.
07:55 Faith Matters: Programme no. 190.
09:00 Question And Answer Session: Recorded on May 12, 1996.
09:55 Indonesian service
11:00 Friday Sermon: Recorded on May 22, 2015.
12:00 Tilawat
12:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
12:40 Yassarnal Quran [R]
13:00 Friday Sermon: Rec. November 04, 2016.
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on June 01, 2013.
15:15 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam [R]
16:30 Quranic Archeology
17:00 Kids Time: Programme no. 38.
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam [R]
19:30 Live Beacon Of Truth
20:25 One Minute Challenge
21:00 Tehrik-e-Jadid
21:40 Friday Sermon [R]
23:00 Question And Answer Session [R]

Monday November 07, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
00:50 Yassarnal Quran
01:15 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam
02:15 One Minute Challenge
03:00 Friday Sermon
04:15 In His Own Words
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 247.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 69-76 with Urdu translation.
06:10 Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 05.
06:55 Huzoor's Visit To Roehampton University: Recorded on April 16, 2007.
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55 French Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. November 24, 1997.
10:00 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on June 03, 2016.
11:20 Seerat-un-Nabi
12:00 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 1-9 and 10-19.
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Rec. December 10, 2010.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Seerat-un-Nabi [R]
15:35 Aao Urdu Sekkhain
15:55 Rah-e-Huda: Recorded on November 05, 2016.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Huzoor's Visit To Roehampton University [R]
19:25 Somali Service
20:00 Chef's Corner
20:30 Rah-e-Huda [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:05 Seerat-un-Nabi [R]
23:35 Aao Urdu Sekhain [R]

Tuesday November 08, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Visit To Roehampton University
02:25 Kids Time
02:50 Friday Sermon
04:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:25 In His Own Words
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 248.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 77-85 with Urdu translation.
06:15 Darse Majmooa Ishtihirat
06:45 Yassarnal Quran: Lesson no. 63.
07:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam Class: Rec. October 10, 2015.
08:00 Philosophy Of The Teachings Of Islam
08:55 Question & Answer Session
09:55 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on October 28, 2016.
12:05 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 20-25 and 26-33.
12:20 Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:50 Yassarnal Quran [R]
13:20 Faith Matters: Programme no. 190.
14:25 Bangla Shomprochar
15:30 Spanish Service
16:05 Philosophy Of The Teachings Of Islam [R]
16:30 Noor-e-Mustafwi: A discussion about the different aspects of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:00 Braheen-e-Ahmadiyya
17:30 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam Class [R]
19:05 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 30, 2016.
20:10 The Bigger Picture
21:00 Noor-e-Mustafwi
21:20 Australian Service
21:40 Faith Matters [R]
22:55 Question And Answer Session

Wednesday November 09, 2016

00:00 World News
00:15 Tilawat
00:25 Dars Majmooa Ishteharaat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Atfal And Khuddam Class
02:10 Braheen-e-Ahmadiyya
02:45 In His Own Words
03:35 Philosophy Of The Teachings Of Islam
03:55 Noor-e-Mustafwi
04:15 Australian Service
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 249.
06:00 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 86-94 with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 05.
07:05 Jalsa Germany Address: Rec. June 27, 2010.
08:40 Urdu Question And Answer Session: Recorded on June 15, 1996.
09:50 Indonesian Service
10:50 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on November 04, 2016.
12:00 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 34-41 and 42-48.
12:15 Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:35 Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Recorded on October 29, 2010.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Kids Time: Prog. no. 38.
16:10 Muslim Scientists
16:30 Faith Matters: Programme no. 188.
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Germany Address [R]
19:55 French Service
21:00 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:35 Kids Time [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan: Rec. November 05, 2016.

Thursday November 10, 2016

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 In His Own Words
01:10 Al-Tarteel
01:40 Jalsa Salana Germany Address
03:15 Deeni-o-Fiqahi Masail
04:00 Faith Matters
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 250.
06:05 Tilawat
06:15 Yassarnal Quran: Lesson no. 63.
06:50 Jalsa Salana USA Address: Rec. June 22, 2008.
08:20 In His Own Words
08:50 Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 169 - 177 and Surah Al-Maaidah, verses 1 - 6, by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 64. Rec. June 28, 1995.
09:55 Indonesian Service
11:00 Japanese Service
12:10 Tilawat: Surah Yoosuf, verses 49-53 and 54-64.
12:20 Dars Majmooa Ishteharaat
12:45 Yassarnal Qur'an [R]
13:20 Beacon Of Truth: Rec. November 06, 2016.
14:05 Friday Sermon: Rec. November 04, 2016.
15:10 Aaina
15:40 Persian Service
16:15 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:15 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Baitul Ikram Mosque [R]
19:50 Faith Matters
20:45 Aaina [R]
21:15 Open Forum [R]
21:50 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:05 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 23 Friday 04 November , 2016 Issue No. 45

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ، رضا کارانِ جلسہ سے خطاب میں کارکنان کو اہم ہدایات۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 40ویں جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے آغاز۔ خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ کی غرض و غایت کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب کو اہم نصائح

❁......کسی انسان کا بے سبب قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام انسانیت کا قتل۔ قرآن کریم ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ ہم احمدی یہ پیغام پھیلا رہے ہیں اور یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے۔ ❁......امت مسلمہ کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو ان کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ آخری وقت میں ایسا زمانہ آئیگا کہ مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا دیں گے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو مہدی ہوگا۔ اُسے مسیح کا بھی خطاب دیا جائیگا۔ ہم یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ شخص آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ ❁......اس زمانہ میں جو پیغام پوری دنیا میں پھیلانے والا ہے وہ یہی ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نہ صرف یہ کہ مسلمان اس کو پھیلائیں بلکہ سب کو یہ پھیلانا چاہئے۔ (الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس اور نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس)

صوبہ اونٹاریو کی Premier کی حضورانور سے ملاقات، میڈیا کوریج۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

6/ اکتوبر 2016ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری اُمور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق لنگر خانہ کا معائنہ اور اس کے بعد جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ لنگر خانہ Peace Village کے ایک حصّہ میں کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر تیار کیا گیا ہے۔ کُل چھ لنگر خانے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں اور ان میں کل 240 چولہے موجود ہیں۔

لنگر خانہ میں اس وقت پانچ شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ گوشت سپلائی، فوڈ لوڈنگ اور اَن لوڈنگ، سٹوریج، فوڈ کوالٹی اور صفائی۔ ان شعبہ جات میں دو سو کارکنان کام کر رہے ہیں۔

لنگر خانہ میں مختلف اشیاء کو محفوظ طریقے سے سٹوریج کرنے کے لئے کل آٹھ ٹریلرز موجود ہیں۔ ان میں سے تین ٹریلرز میں ریفریجریٹر (Refrigerator) کی سہولت موجود ہے۔ کارکنان کی آسانی کے لئے لنگر خانہ میں ہی نماز کی ادائیگی کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لائے تو افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ناظم صاحب لنگر خانہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کارکنان نے نعرے بلند کئے۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ نے لنگر خانہ کے تمام انتظامات کے بارہ میں اور مختلف کنٹینرز میں سٹور کی گئی اشیاء کے بارہ میں بتایا۔

حضور انور ایک لنگر خانہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ یہاں آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے اس کے معیار کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح تیار ہو چکا ہے۔ حضور انور نے دیگ سے ایک آلو نکال کر اس کے مختلف حصّے کئے اور فرمایا ابھی کچھ سخت ہے۔

حضور انور نے نان کا بھی جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور کب منگواتے ہیں۔ نان تازہ اور فریش ہونے چاہئیں۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ یہ ایک روز قبل کے ہیں اور کل منگوائے تھے اور یہ Whole Wheat کے ہیں۔

حضور انور نے ایک دیگ میں گوشت اور آلو کی مقدار کے بارہ میں دریافت فرمایا: اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک دیگ میں وزن کے حساب سے 40 پونڈ گوشت اور 25 پونڈ آلو ڈالے جاتے ہیں۔ منتظمین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جلسہ گاہ میں ایک دن میں 24 ہزار لوگوں کو کھانا پیش کیا جائے گا۔ اور شام کو پیس ولیج میں آٹھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا آمد کے ساتھ ہی لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام شروع ہو چکا ہے اور مہمانوں کی پہلے سے آمد کی وجہ سے روزانہ چار سے چھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

لنگر خانہ کے اس معائنہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جو سارا سال جاری رہتا ہے اور مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ہوسٹل میں مقیم طلباء کا کھانا یہیں تیار ہوتا ہے اس کے علاوہ روز مرّہ آنے والے مہمانوں کے لئے بھی اسی لنگر خانہ میں کھانا تیار ہوتا ہے۔

لنگر خانہ کی انتظامیہ نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کیک کے مختلف حصّے کئے جو بعد ازاں کارکنان نے آپس میں تقسیم کئے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے۔ تمام ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین ایک ترتیب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔

شعبہ جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ اور خدمت خلق کے نائب افسران کی تعداد 16 ہے، ناظمین کی تعداد 116 ہے، جبکہ معاونین کی تعداد 3200 ہے۔

خواتین کی انتظامیہ ناظمات اور کارکنات کے بیٹھنے کا انتظام ایوان طاہر میں کیا گیا تھا۔ لجنہ میں 9 ناظمہ اعلیٰ، 41 ناظمات، 80 نائب ناظمات اور کارکنات کی تعداد 1760 ہے۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

جلسہ کے کارکنان سے حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور جلسے کے انتظامات کے لئے ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان بھی مہیا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام وہ جماعتیں جہاں ایک لمبے عرصے سے جلسے منعقد ہو رہے ہیں وہاں کے کارکنان بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے خوب ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ بڑے منجھ چکے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں